الحمد للہ علی احسانہٖ کہ

ترجمہ اردو

شرح حزب البحر

المسمّٰی بہ

ہوامع

دعائے حزب البحر

دعائے حزب النصر

جسکو

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بزبان فارسی بطور الہام تحریر فرمایا تھا خاکسار محمد عبد الاحد غفر الصمد نے اسکا اُردو ترجمہ نہایت پاکیزہ صورت میں اپنے دینی بھائیوں کے نفع کے لئے باضافہ دعائے حزب البحر مع اعتصام واختتام وطریقہ ادائے زکوٰۃ وبیان اشارات و بیان فقرات حزب البحر جو واسطے حصول حاجات کے اسماء جلالی وجمالی پڑھے جاتے ہیں مطابق حضرات نقشبندیہ خصوصًا اکابر اولیاء اللہ خاندان حضرت مولانا شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب قبلہ منقول از بیاض حضرت مولانا شاہ ولی النبی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی احمدی رامپوری

ابنائے حاجی عبد الغنی مولوی عبد الاحد مجتبائی دہلوی

نے

در مطبع مجتبائی واقع کراچی مطبوع شد

الحمد للہ علی احسانہ کہ

ترجمہ اردو

شرح حزب البحر

المسمی بہ

ہوامع

دعائے
حزب البحر

دعائے
حزب النصر

جسکو

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بزبان فارسی بطور الہام تحریر فرمایا تھا خاکسار محمد عبد الاحد غفر لہ الصمد نے اسکا اردو ترجمہ نہایت پاکیزہ صورت میں اپنے دینی بھائیوں کے نفع کے لئے باضافہ دعائے حزب البحر مع اعتصام واختتام وطریقہ ادائے زکوٰۃ وبیان اشارات و بیان فقرات حزب البحر جو واسطے حصول حاجات کے اسماء جلالی وجمالی پڑھے جاتے ہیں مطابق حضرات نقشبندیہ خصوصًا اکابر اولیاء اللہ خاندان حضرت مولانا شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب قبلہ منقول از بیاض حضرت مولانا شاہ ولی النبی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی احمدی رامپوری

ابنائے حاجی عبد المتین مولوی عبد الاحد مجتبائی دہلوی

نے

در مطبع مجتبائی واقع کراچی مطبوع شد

مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس کراچی

قیمت =/13

مختصر فہرست مضامین ہوامع شرح حزب البحر اردو

اعتذار

افسوس ہے کہ اس کتاب کا کوئی صحیح نسخہ دستیاب نہوا جو اس کتاب کو درست کیا جاتا اور شائقین اسی پر راضی ہو گئے اس لئے اس کتاب کو چھاپا گیا امید کہ خاکسار کو معذور رکھیں گے

محمد عبد الاحد عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد کہتا ہے فقیر **ولی اللہ** کہ یہ چند کلمے ہیں کہ میرے دل میں حزب البحر کے پڑھتے وقت الہام ہوئے ہیں اور وہ ایک مشہور دعا ہے جو شیخ عالی مرتبہ حضرت **ابو الحسن شاذلی** قدس اللہ سرہ کو الہام ہوئی ہے اور ان کلموں کا میں نے **ہوامع** نام رکھا ہے اسمیں ایک مقدمہ اور ایک **مقصد** اور ایک **خاتمہ** ہے حسبنا اللہ و نعم الوکیل **مقدمہ** اسمیں کئی نکتے یعنی باریک باتیں ہیں جنکے جان لینے سے حزب البحر کے معنے بھی سمجھ میں آجاتے ہیں، اور عارفوں کے کلام کا سمجھنا بالکل آسان ہو جاتا ہے۔

پہلا ہامعہ تدبیر کے کمال کے پہچان کا

یہاں سے دعا کے قبول ہونیکا سبب معلوم ہو جاتا ہے اور حزب البحر مقبول دعا ہے اللہ تعالی کی بڑی بڑی معرفتوں میں سے کہ بہت طرق سے ہیں ایک یہ ہے کہ ہر چند اللہ جل شانہ کے کمال بے نہایت ہیں کہ جو شمار میں نہیں آسکتے مگر انکی کلیات چار قسم میں منحصر ہیں ایک تو کمال ابداع اور دوسری کمال خلق تیسری کمال تدبیر چوتھے تدلی اور ان چاروں قسم کی شرح و تفصیل ہماری اور تصنیفات سے معلوم کرنی چاہیئے یہاں تو ہم فقط ایک علم تدبیر کے کچھ رمز بیان کر دیتے ہیں اور بعد اس کے ایک شعبہ تدلی کا جو تدلی کے بڑے بڑے شعبوں میں سے ہے اُسے لکھ دیتے ہیں اسواسطے کہ یہاں اول قصد دو چیزوں کا ہے۔ ایک تو دعا کی قبولیت کا سبب کہ حزب البحر اُسی قسم سے ہے۔ دوسرے یہ امر کہ حضرت شیخ ابو الحسن قدس سرہٗ کی ہمت کا قبلہ اللہ کی تجلیوں میں سے کونسی تجلی تھی۔

جاننا چاہیئے کہ جب نفس رحمانی مبدع ہوا تو سب سے پہلے اُسمیں تجلی اعظم ظاہر ہوئی۔ کہ اُس نے سورج کی شعاع کی طرح اپنا قہر یعنی غلبہ اپنے سب نقطوں میں بھیجا۔ یعنی اُس کا غلبہ سب طرف ہو گیا۔ اس کے بعد جو عقل کے رتبہ میں پیدا ہوا تھا۔ اُسکا عکس مادہ میں پڑنے لگا۔ اور مادہ کی قابلیت

سے قدر تو بنو استعدادوں کے سبب وہ عکس کی صورتیں معہ اپنی اپنی قوتوں اور لوازموں کے ایک
کے بعد ایک ظاہر ہوئیں. تو جب متفرق طبیعتیں علوی اور سفلی ہو چکیں تو یہ سب ایک شخص ہو گیا
اور اُس نے مبدأ المبادی سے اور ایک حاجت پیش وہ حاجت یہ ہے کہ یہ حقائق متکثرہ
یعنی یہ سب بہت سی چیزیں وحدت ترتیبی کے طور واحد ہو کر ایک شخص ہو گیا اب یہ شخص بھی
ہو سکتا ہے کہ محض خیر سے تشبیہ پیدا کرے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اُس تشبیہ سے تخلف پیدا
کرے یعنی محض خیر سے خلاف ہو جائے. اب جود مطلق درکار ہوا اور اُس کو خیر محض سے مشابہ کیا
تو کسی کو کسی کے مشابہ کرنا جبھی ہوتا ہے کہ جب بعضی چیز کو بڑھائے اور بعضی کو گھٹائے یہ گھٹانا اور
بڑھانا جو فعل ہے اس کا نام تدبیر ہے اس فعل کی اصل اس اعتبار سے کہ ایک ہی جگہ سے صادر
ہوا ہے ایک ہے اور اس اعتبار سے کہ اس کے محل بہت ہیں اور اُس کے قابل بہت ہیں کہ اُنمیں
طرح طرح سے ظہور کرے اصلیں بے نہایت ہوئیں. اس اعتبار سے قوت وجوبیہ نے عالم میں تصرف
فرمایا عالم کے تمام حقیقتوں کو قبضہ میں لائے اور کسی حقیقت کو خواہ وہ جوہریہ ہو یا عرضیہ ہو۔ یا
علویہ ہو یا سفلیہ نہ چھوڑا اس لئے اُس کی قوتیں سیدھی سیدھی کامل ہو جائیں شرع شریف نے
اس باریک بات کو یوں بیان کیا ہے کہ مؤثر حقیقی سوا قدرت وجوبیہ تنہا بلا واسطہ کے کوئی نہیں اور
سببیت اسباب کے ایک سنت اللہ ہے کہ اُس کے بموجب سب کام ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ ہر جائے
خلاف عادت ظہور میں آئے اور سببوں کی کمی و زیادتی اور ہونے نہ ہونے کے طریقے بہت ہیں اور
اُسکی مختصر تقریر یہ ہے کہ ہم کہیں جس ممکن کو جہاں چاہے پیدا کر سکتا ہے تو تجلی اعظم بہت سی
صفتوں سے متصف ہوئی اور اُس کے تام بیشمار ہو گئے اُن بہت ناموں کے امہات تین ہیں
ایک تو اللہ ہے اُس تشخص اور تعین کے طور سے جو اس تجلی کی جہت سے ہوا اور دوسرے قادر یہ
اس وجہ سے کہ تمام ممکنات پر جو نفس رحمانی ہیں صورت پکڑیں اُس کو غلبہ اور قدرت ہے۔ اور
تیسرے علیم یہ اُس اعتبار سے کہ تمام حقیقتیں عالم کی جو مرتبہ عقل ہیں ثابت ہونیوالی ہیں۔ اس
تجلی کے روبرو حاضر ہیں اور حقیقتوں کے پیدا ہونیکے اسباب کے کلیات چار ہیں ایک تو قوت
عنصریہ اور دوسرے قوت فلکیہ اور تیسری ہیئات مثالیہ اور ملاء اعلیٰ کی دعائیں اور جو افضل بشر
ملاء اعلیٰ میں ملجائے اور علم الہی کی ہیئتیں اور جو ان سے متعلق ہو قصہ مختصر بعضے وقت محض خیر
کی مشابہت مختص ہوتی ہیں. پاکیزہ نفسوں کی دعائیں یہ گروہ اپنی ہمتوں کی کوشش سے
کسی مطلوب کو طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کہ مدبر یعنے تدبیر کرنیوالا ہے اُنکی ہمتوں میں قبض

وبسط کے ساتھ تصرف کرتا ہے اور عالم کو اُس طلب کا تابعدار کر دیتا ہے قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ

دوسرا لمعہ اس بیان میں ہے کہ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرہٗ کی ہمت کا قبلہ کونسی تجلی تھی

جب اللہ تعالیٰ نے عالم کی کمال تدبیر کو مدبر اور تربیت کر لیا تو آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین میں ہے سب تاریک تھی جیسی اندھیری رات حکمت الٰہی نے چاہا کہ اس نقصان کو دور کرے اور اس پریشانی کو انتظام سے بدل دے تو عالم مثال میں ایک ایسی تجلی ہوئی جس سے حقیقت واجبہ ظاہر ہو جائے تو اُسی نورانی تجلی سے افلاک اور ملائک اور افضل انسان ان سب کے نفسوں میں سے حجر بحت کو نکال لیا اور لباس مثال پہنایا اور اس نورانی تجلی کا جو ایک آگ کے مانند تھی. ایندھن مقرر کیا کہ آگ کے واسطے ایندھن چاہیئے تو ہر ایک حجر بحت اس آگ پر پروانہ کیطرح گرنے لگا اور آگ کے درمیان پڑنے لگا اور وہاں سے اپنی خودی سے مبرا ہو کر ناپید ہونے لگا اور ہمیشہ کی سعادت کا نصیبہ لینے لگا اور اُس آگ کا شعلہ اور بھڑکنا دو چند ہونے لگا۔ اور آگ کی سطح میں حجر بحت زمانیت خاصہ جتنے تھے اُنمیں کچھ تمیز نہ تھی سب ایک ہی تھے لیکن بعد ناپیدا ہونیکے ایک راکھ سفید اور چمکتی ہوئی اُس حجر بحت کی آگ کے قریب نیچے بیٹھتی جاتی تھی جیسے تنور میں کوڑا ڈالتے ہیں تو اکثر تو آگ اُسے کھا لیتی ہے اور کچھ تنور کی تہ میں بیٹھ جاتا ہے تو اُس راکھ کے اجزا میں تمیز ایک کی دوسری سے ظاہر ہوئی کہ سب جدا جدا معلوم ہونے لگے عالم کا کارخانہ ان تمیزوں اور تغائروں سے یعنی ہر ایک کے جُدا جُدا ہونے سے منتظم ہو گیا۔ اصل طینت کلیہ نے جیسا کہ اس تجلی کا تقاضا کیا اسی طور اس اُمور کا تقاضا کیا کہ ان حجران بحت کو اپنے میں کھینچے اور اپنی سطح وحدانی ناپید کرے۔ اور اُن راکھ کے اجزا چمکتے ہوؤں کو جو آگ کی تہ میں بیٹھ گئے تھے امر بسیط کا خادم کرے تاکہ جو کلیہ امر غیب سے نازل ہوں اُن نفسوں میں لباس جزئیت کا پہنیں اور اس طرح عالم محسوس میں تاثیر کریں جیسے کوئی چیز محسوس جزئی کرتی ہے ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ یعنی اندازہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ عزیز و علیم کا اس جماعت سے جو ایسے ہیں کہ اُن اُمور کلیہ غیب سے نازل ہوئی۔ انواع حیوان کا ٹھکانا بن گئے وہ حاملان عرش ہیں اور جو ان سے کم ہیں اور کسی قدر اُن اُمور کو اُٹھایا ہے وہ حافین حول العرش ہیں اور بہت سے وہ نفوس ہیں اُنکے سوا جو اصل فطرت ہیں ان حافین حول العرش

کے مشابہ ہوگئے ہیں مگر انکو وہانتک سعادت نے نہیں پہنچایا کہ آگ میں جاکر ناپید ہوجائیں اور پروانہ
کی مانند اُس میں جا پڑیں بلکہ اُنکی مثال ایسی ہے جیسے عاشق شیدا دور سے گھورے تو یہ تجلی
اعظم میں اپنی خودی سے کسی قدر غائب ہو کر سرگشتہ ہوں یہ گروہ ایسی ہے جیسے آگ کے قریب
کی ہوا روشن ہوتی ہے اور جو آگ کے قریب ہوتا ہے وہ آگ سے اُسے جدا جانتا ہے اور جو شخص کہ آگ
سے دور ہو کہ اُسمیں اور آگ میں دوری اور ظلمت ہو وہ شعلہ کو ضعیف جسقدر کہ ہے دیکھتا ہے بسبب
ملجانے اُس ہوا روشن کے اور آگ کے جوہر کے اسکی نظر میں کچھ تو یگانگی واتحاد معلوم ہوتا ہے اور کچھ
بیگانگی وجدائی یا جیسے آفتاب کی شعاع سے ہوا روشن ہوجاتی ہے اسطرح اپنے مقام میں مضبوطی
سے کھڑے ہیں اور اُن سے کم رتبہ کے اور لوگ ہیں بہت بے نہایت کہ اُنکی مثال کالبدوں اور گمان کی ہے
سوائے حقائق واسرار کے اور یہ گروہ مانند اُس ہوا کے ہے جو آفتاب کی روشنی سے عکس پڑنے کے سبب
پردے میں نورانی ہوجاتی ہے بقدر اپنے اپنے مرتبے کے اور جیسے ایک شہد کا گھڑا ہے کہ اُس میں سے
کچھ شہد رستا ہے اسپر مکھیاں آجاتی ہیں تو یہ گروہ بھی سعادت رکھتے ہیں ان گروہوں کا نام علیون
ہے جس جائے ان علیوں کا سایہ پڑا وہی بہشت ہے خواہ وہ جائے زمین پر ہو خواہ مثال میں کوئی
جائے ہو اور علیین کے مقام میں اسقدر رحمت ورضا اور سرور اور خوشی اور اطمینان برستا ہے جسکو آدمی
کی طاقت نہیں کہ بیان کرسکے اور جہاں اُس مقام علیین کا سایہ پڑا ہے وہاں اُس مقام نے وہ رحمت
ورضا وخوشی وسرور بھیجدیا ہے جیسے اس بہشتی کے اچھے اچھے اعمال ورفیق اسواسطے کہ بہشتی جب اپنی
اصل صورت نوعیہ کی طرف رجوع ہو تو اُس کے لئے آنکھ بھی ہے کان بھی ہے زبان وغیرہ سب ہیں اور
ہر ایک قوت لذت رکھتی ہے اور رحمت وسرور کا مقتضا ہے کہ ہر ایک لذت کا ایک قبلہ پیدا ہو کہ
اسکی طرف متوجہ ہونے سے وہ رحمت سرور پورا پورا ہوجائے اور جیسے اولیاء اللہ کو کشف سے معلوم
ہوا ہے کہ عالم میں ہمیشہ بہت نفوس علی سبیل التبدیل پیدا ہوتے ہیں یعنی ایسے کہ جب انمیں سے
کوئی مرجائے تو ویسا ہی دوسرا پیدا ہو۔ کچھ ابدال اور کچھ اخیار کہ عالم کا انتظام اُنکے ہونے سے ہے
اور اُنپر موقوف ہے علی سبیل تعدد وامثال وتبدیل اغراض اسیطرح نظام الہی میں طرح طرح کے بہت
درجے ہیں اور ہر درجے میں واجب ہے کہ ایک جماعت ہو اور جسوقت جود الہی کسی فرد کو اُس کے رتبہ
سے بلند کرے اور اُس کو نور اعظم میں ناپید ہونے سے مشرف فرمائے تو واجب ہے کہ اُس فرد کے
جائے کوئی دوسرا قائم ہو کہ وہ مرتبہ خالی نہ رہجائے جیسے ایک چھت چار ستونوں پر ہو اور ایک حکیم باہر
اُن ستونوں کی جائے اور ستون لگادے اور پہلے ستونوں کو نکال لیوے بعض حکیموں نے کہا ہے کہ

اہل زمین بعضے بردانوں کو اسطور ہے کہ فلاں بن فلاں ہی بھول جاتے ہیں اور تدبیر غیب میں اُنکے
پائے جاتے ہیں اقامت کرتے ہیں تو اُنکے اوصاف کاملہ میں کسی وصف کے موافق نام رکھ لیتے ہیں
جیسے جبرئیل و اسرافیل سو یہ مقولہ اُن کا ایسی ہیئت کے ساتھ فقیر کے نزدیک مسلم نہیں ہے لیکن
اس کا منشا اور ماخذ فقیر کے نزدیک مسلم ہے غرض یہ تجلی بطریق حقائق وجوبیہ ہے اور اجمال تجلیات
الٰہیہ و طلسم حکمت رحمانیہ کا ہے اگر یہ تجلی نہوتی تو ارادہ متجددہ ظاہر نہوتا اور عالم طبیعت کے مشابہ
ہو جاتا یعنی ایک ہی حال پر رہتا اور اللہ جلشانہ کسی فرد سے دریافت نہیں ہوتا اس واسطے
کہ ہر انسان کا ادراک اللہ تعالیٰ کی حقیقت کو صورت خیالیہ و وہمیہ کی آمیزش سے خالی اسطور سے
کہ اجمال کی شرح کردی ٹھیک ٹھیک نہیں قائم کرسکتا اور اُس صورت خیالیہ کو ایک منبع اور پشت
پناہ چاہیئے اور سوائے اس تجلیات کے امام کی صورت خیالیہ و وہمیہ کا کوئی پشت پناہ نہیں اور
اگر یہ نفوس و دواعی کلیہ یعنی مقتضیات کلیہ میں نہوتے تو رسولوں کا بھیجنا بطور بدل اور کتابوں کا اور قائم کرنا
شریعتوں کا اور فرعونوں یعنی متکبروں کا ہلاک کرنا جو شریعت نہیں مانتے نہوتا اور اگر یہ گروہ نفوس تجلی
الٰہی کیطرف نہ کھینچے جاتے تو حشر جواب و سوال۔ حساب ثواب و عذاب ظاہر نہوتا اور اگر یہ اطمینان
و سرور علیین میں نہ ہوتا تو اہل جنت کو طرح طرح کی نعمتیں عالم جنت میں نہ ہوتیں اور ہر تجلی الٰہی اسما
اعتبار سے کہ اُس سے حقیقت واجبہ کشف ہو تو ہر شخص کی نظر میں تجلی الٰہی ہے اُس کے واسطے
اُس کے حق میں اُس کے نعت ہیں اور وہ جو حقیقت ممثلہ ہے جس سے شرح و کشف
ذات ہوتا ہے عرش رحمان ہے واجب کے واسطے اُس کے حق میں اُسکے اعتبار کی رو سے پس یہ ہے
حقیقت عرش مثال کی جو مستوی رحمان کا ہے یہاں جاننا چاہیئے کہ جو مادہ سے مجرد ہے اُسکو بعضے
رنگ و شکل کی طرف راہ ہے بطریق مقابلہ کے نہ اُس سے متصف ہونے یا مشتبہ ہونیکے یعنی
وہ مجرد رحمت کی تقسیم میں عالم تجرد میں ایسے جائے واقع ہوا ہے کہ عالم محسوس میں رنگ و شکلیں
اور آوازیں اُس جائے واقع ہوئے ہیں اور پہلے حکماء کے اصطلاح میں صنم و اقنوم کہتے ہیں۔
محسوس اُس مجرد کا صنم ہے اور مجرد اقنوم اُس محسوس کا ہے اور شریعت میں اُسے عرش اور
استوا العرش کہتے ہیں اور اگر اس کی مثال چاہیئے تو موتیوں کی لڑی کے ساتھ اعدا کی ترتیب کو اور
روئیدگی کے صورت کو اس رنگ و شکل سے جس سے درخت بنے دیہان میں لا ضرور جو کاغذ پر درخت کی
صورت لکھی ہوئی ہے یہ شرح و تفسیر اُس صورت نباتیہ مجرد کے کر رہی ہے قصہ مختصر شیخ کی ہمت کا
قبلہ یہی تجلی ہے اُسے دیکھتا ہے اور تیز نظر سے اسمیں غور کرتا ہے اور اسمیں سرگشتہ ہے اور اُس سے سوال کرتا ہے اور اس

انجام رکھا ہے۔

تیسرا لمعہ بعضے رمز کے کلموں کی شرح میں جو طلسم الٰہی کے بیان میں ہیں

موافق گنجائش وقت کے ضرور شمار کیے جاتے ہیں اور سالک کے اختلاف کا میز عقل کی وجہ سے معارف النہیر میں اس مقابلہ سے ظاہر ہوتا ہے اور اہل ملت کے مخالف قولوں کی تطبیق کی وجہ اجمالی یہاں ظاہر ہوتی ہے اور مبدء میں طلسم الٰہی کے صادر ہونے کی وجہ یہاں مقرر کی جاتی ہے۔ جن لوگوں کے نفس ناطقہ کو طبیعت کے پردوں سے رہائی ہوئی اگرچہ کسی وجہ سے ہوئی ہو اور غیب کی طرف مطلع ہوئی انہوں نے کمالات حقیقۃ الحقائق کے کچھ دریافت کر لئے اور کچھ سے غافل رہے اسواسطے کہ بشر کا مقدور نہ تھا کہ ان سب کمالات کو دریافت کر سکے ہر ایک اپنی استعداد جبلی اور کسبی کے موافق اللہ کی تجلیوں میں سے کسی تجلی کی طرف اور اس کے کمالات وجوبیہ میں سے کسی کمال کی طرف متوجہ ہوا وہ تجلی اسکی ہمت کا قبلہ ہو گئے پھر اس نے جو کہا اس تجلی سے کہا اور جو اشارہ کیا اس کا ٹھکانا وہی تجلی تھی تو ایک گروہ تو اللہ تعالیٰ کے کمال ابداع کی طرف متوجہ ہوا تو نفس کلیہ کو دیکھا کہ وہ بہت مظاہر میں ظاہر ہوا ہے جیسے دریا موجوں میں انکے باطن سے وحدت وجودی کا ترانہ جوش زن ہوا اور ایک گروہ اللہ کے کمال خلق کے میدانمیں دور دور ہو گئے اور ہر صورت نوعیہ کو دیکھا کہ اپنے اپنے لوازم کا تقاضا کر رہی ہے کیا صورت عرضیہ وجوہریہ اور کیا اجرام فلکیہ اور کیا اجسام عنصریہ تو وہ لوگ حکمت طبیعیہ کے دقیقوں میں پڑے اور علم نجوم و طلسم ان کے دل میں ظاہر ہوا اور ایک فرقہ نے کمال تدبیر میں غور کی تو عالم کو تدبیر وجدانی میں وابستہ پایا اور دیکھا کہ اس تدبیر نے صور نوعیہ کو بالکل گھیر لیا ہے اور قبض و بسط سے انمیں تصرف کر رکھا ہے اجرام علویہ کو مطلق العنان چھوڑا ہے کہ اس کے احکام اس کی وجہ پر موالید میں ظاہر ہوں اور نہ اجسام کو چھوڑ رکھا ہے کہ انکے مقتضاء اپنی وجہ پر سیدھی سیدھی ظاہر ہوں ہر نجومی و طبیب دیکھا کہ اسکی پیشانی پر لکھا ہے کہ حَفِظْتَ شَیْئًا وَغَابَتْ عَلَیْکَ اَشْیَآءُ اس سے بھی بلندی پر گئی اور مدبر کی حقیقت کو ثابت کیا اور ایک گروہ مدبر السموات والارض نے بے ان کے کوشش و فکر کی تجلی اعظم سے آگاہ کر دیا کہ انہوں نے اثبات واجب کیا اور فردیت خصوصیت اور ارادہ متجددہ اور رسولوں کے اور شریعتوں کے اور اللہ کے دیدار کے بعد موت کے جس طریق سے کہ وہ قائل ہوئے بہ رشتہ انبیاء کا ہے صلوٰۃ اللہ علیہم اور یہ سب سرشتی و فطرتی ہے کہ اللہ نے بشر کی طبیعت میں پیدا کیا ہے اور اس سے مکلف کیا ہے اگر مراتب اولی یعنے کمال ابداع

وکمال خلق وکمال تدبیر اُس شخص کو معلوم ہوں اور اُس مقام یعنی تجلی اعظم کی بحثوں میں غور کرے تو اُسکو مبارک اور اُسکو خوشخبری ہو اور اگر مراتب اولی نظر میں نہ ہوں تو یہ جہل بسیط ہے الجہل البسیط اقرب للخلاص من الجہل المرکب یعنی جہل بسیط بہت قریب ہے رہائی کیواسطے جہل مرکب سے کہ جہل مرکب نہایت بُرا ہے شریعت محمدی نے کہ سب شریعتوں سے بہت کامل ہے تدلی کی بحث کو شریعت بنایا ہے کہ اُسپر مواخذہ جاری ہے اور تدبیر کی بحثوں کو شریعت کا باطن بنایا ہے ولوح بھالا ھلھا یعنی جو اُس کے لائق ہیں اُنکو ظاہر کردیا ہے اور کمال ابداع اور کمال خلق سے سکوت کیا ہے کہ خلقت کی مصلحت اس میں ہے اور عالم کا یہ ارشاد اچھی طرح سے کمال کو پہنچے یہ ہی ہمارے اشارے کے بٹھرنے کی جائے جو ہم نے کہا ہے کہ شیخ کی ہمت کا قبلہ کونسی تجلی ہے اور یہاں سے ظاہر ہو گئے وجہ مطابق ہونیکی دونوں فرقوں کے جو باہم جھگڑتے ہیں وہ کیا ہے کہ ایک فرقہ کہتا ہے کہ اختیار فعل اور پیدا کرنا فعل کا خدا کے اختیار میں ہے اور ایک فرقہ کہتا ہے کہ بندہ اپنے فعل کا آپ خالق ہے کہ پہلے فرقہ نے صاحب شریعت کے اشارہ کرنے سے تحت تدبیر سے آگاہ ہو کر مدبر السموات والارض کا قہر اور غلبہ تمام مخلوقات پر جانا اور دوسرا فرقہ صاحب شریعت کی تصریح کرنے سے بسبب اسباب ذاتی کے جیسے بادشاہ اپنی رعیت کو مکلف کرے بعد اُس کے رعیت اپنی عقل و اختیار میں مستقل ہو تو وقفت رہا اور صنع الٰہی کہ خلقت کی حقیقت سے فوارہ کی طرح جوش زن ہے اس کی ذات کے حوالہ کیا جس طرح تدبیر وجود کی بحث میں صور نوعیہ و ماہیات اور اُنکے لوازم مدبر اور مربا اور ظرف قابل گنے جاتے ہیں مانند اُس کے کہ حکمت خلق میں تعدد اور تمایز موجودات میں ثبات کیا جاتا ہے بعد اس کے کہ غلبۂ ابداع نے سب کو لپیٹ دیا ہے اور گنجائش یہ کہنے کی کہ اُس کا یا میرا یا تیرا کچھ نہیں رکھی ہے ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ؛ یعنی ہر بات کو ایک وقت چاہیئے اور نکتہ کو اُسکے مقام سے کہنا چاہیئے اور وہ جو ہم نے کہا ہے کہ حکمت الٰہی کہ اس تدلی کے مقتضی ہوئی مراد اُس سے دو چیزیں ہیں ایک تو من حیث تمام المبدء ہے کہ مبدا کل نے جو ممکن کی وضع پر پورا کمال کیا ہے اس نکتہ کو بھی خالی نہ چھوڑا کہ ایسے فرد کا لباس پہنکر جو عالم کے سب افراد سے بہت کامل ہو تصرف بادشاہانہ فرمائے تمہارے خیال میں یہ نہ آئے کہ وہ فرد جو مبدء کے ظہور کی جائے ہو سکے وہ زید و عمرو ہے لا واللہ یعنی نہیں نہیں وہ فرد ایسی چاہیئے کہ جس کا حکم تمام ممکنات میں جاری ہو ہر ہر ممکن اُس کے سامنے حاضر ہو اور ملکوت ہر شئے کی جدا جدا یکبارگی اس کی نظر میں متمثل ہو

اور سب کامل صفتوں سے بالفعل متصف ہو۔ فردیت اور شخصیت اسکی اسیقدر ہے کہ حدوث وامکان کے بعضے احکام میں اُس سے جلوہ کیا ہے اور دو قوسین وجوب وامکان کی ملگئی ہیں اور یہ صفت اُس حقیقت جامعہ کی اور میں نہیں ہو سکتی۔ ہاں اس حقیقت جامع کے عکس اور آئینہ بہت ہیں کہ بقدر استعداد مادہ کے وہاں طرح طرح سے ظہور کیا ہے اور اس حقیقت جامعہ کا نام شیخ ابن عربی کے نزدیک تو حقیقت محمدیہ ہے اور اس فقیر کے نزدیک تدلی کل ہے سوایک تو یہ طرح ہوئی اور دوسرے نمط میں حیث التدبیر ہے کہ عالم غیر حقیقی سے تشبیہ پیدا کرے جیسا کہ تدلی کے حکموں کی قسموں میں ہمنے بیان کیا ہے۔ یہاں جاننا چاہیئے کہ جس جاگہ تجلی صوری کسی کے خیال میں متمثل ہو یا تجلی معنوی کسی کے وہم میں آوے اسی تجلی کا نمونہ ہے۔ اور آخرت میں جس جاے تجلی ہوگی وہ ایسے طلسم کا ظل ہوگا اور یہ جو ہمنے کہا کہ تجربہ بہت پروانہ کی مانند اس آگ میں ناپید ہو جاتے ہیں اُس سے ہماری غرض یہ ہے انا کا علم مطلق انا سے بدل جاتا ہے ایسی غیبت ہوتی ہے جسمیں ہوش نہیں آتا اور ایسی غفلت کہ جسمیں ہوشیاری نہیں بلکہ اُنکے جوہر کا منقلب ہونا ایسی حقیقت سے ہے کہ جوہر عرش ہو سکے خارج ہیں یعنی ظاہر میں اور یہ جو ہم نے کہا ہے کہ شعلہ زنی اور بھڑکنا آگ کا دو چند ہوتا ہے اس بات کا اشارہ ہے کہ ایک حقیقت بسیط طرح طرح کے رنگ مختلف دکھلاتی ہے اور جو غیب الغیب میں اُس کے واسطے کمال ہے اُسکی شرح کرتی ہے۔

چوتھا لمعہ اُس نسبت کے بیان میں کہ شیخ ابوالحسن شاذلی کو رحمت الٰہی کی تقسیم میں ملی تھی

اور وہ عبارت التجا سے ہے اور کلام اللہ میں بجو نہم سے پہلے ہیم کیوں ہے اس کا اسرار یہاں ظاہر ہوتا ہے اور صوفیہ کے قولوں کی مطابقت اس میں ہے کہ درویشی کیا ہے یہاں ظاہر ہوتی ہے اور شہود کے اشکال کا حل کہ حرکت ارادیہ سے پہلے مراد کی معرفت ہے ایسی وجہ سے جو معتبر ہو اس مقالہ سے ہوتا ہے سالک جانتا ہے جب مصلحت کلیہ نے چاہا کہ پاکیزہ نفسوں کے گروہ پروانہ کی طرح نور عرش میں ناپید ہوں کہ نور عرش کی روشنی کمال کو پہونچی اور ارادہ کلیہ کے خادم کہ اللہ اور اسکی خلقت کے درمیان واسطہ ہیں ظہور میں آئیں اور ان نفسوں میں تبدل اشکال جاری رہے مانند بدلنے چھت کے ستونوں کے تو مشابہ ہو اُن نفسوں کا حال

لکڑیوں کے حال جیسے جو آگ کے بھڑکانے کے واسطے ہوتے ہیں یا تیل کے جو چراغ کی روشنی کے
ہوتا ہے اور ہر نفس اس قابل نہ تھا کہ اس دولت کو پہنچے ایسا نفس چاہیے جو نہایت پاکیزہ ہو اور
کمال طہارت رکھتا ہو کہ اس دولت کے لائق ہو تو بس ضرور ہوا اس مصلحت کلیہ سے نقاط
جبیہ جدا ہوئے اور ہیولی میں جس جائے استعداد نفسی پائی وہاں نزول کیا جیسے خدا
فرماتا ہے واصطنعتك لنفسی اور جیسے ہر نفس کو استعداد نہ تھی اسی طور ہیئتوں اور
احوال کو استعداد اُنکی نہ تھی بلکہ چند ہیئتیں اور حال ہیں اس مقام کے لائق مدبر السموات
والارض اُن نفسوں کو اوّل ظہور سے مدبر اور مربا کرتا تھا اور ایک حال سے دوسری اُس سے اچھے
حال میں پہنچاتا تھا جیسے پانی کو دیگ میں جوش کریں اور وہ نابید ہوتا ہے اور جوہر ہوا سے بدل
جاتا ہے تو جب سے وہ پانی یخ تھا اور جب تک کہ خالص ہوا ہو گیا بہت سے درجہ واقع ہوئے
اسی طرح وہ نفس اوسوقت سے کہ ہیولانیہ تھی اور اُسوقت تک کہ سطح عرش میں نابید ہوئی اور
اپنی انانیۃ کو بھول گئی بہت سے درجے واقع ہوئے کہ گنتی سے زیادہ ہیں اور وہ درجے بعضے
اس قسم سے ہیں کہ ان نفسوں کو علم اُن حالوں کا نہ تھا اور اُن نفسوں میں سلوک کا ارادہ متمثل
نہ ہوا تھا اور بعضے ایسی قسم کے تھے کہ ان انقلاب خارجی کا اُن نفسوں میں ارادہ شیخ ہوا تھا
اور بعضے علم کو جدا جدا اثر کرتا تھا جیسا کہ تم نے جان لیا ہوگا کہ نفسوں میں ہر جائے جستجو ایک علم
کے ہوتی ہے الحاصل بہ درجہ بدرجہ جانا ارادہ سے جو ہے اس کا نام سلوک ہے اور اس حالات
مختلفہ کا نام نسبت ہے ایک حالت ہے کہ اُس کا نام عشق ہے اور ایک حالت ہے کہ اُس کا نام
استغراق ہے یادداشت میں ہوتا ہے اور ایک حالت ہے کہ اُس کا نام التجا اور صدق انقیاد ہے۔
اور ایک حالت ہے کہ اُس کا نام تخلق باخلاق اللہ ہے اور یہ سب لقب ہر چند امر جامع میں برابر
ہیں پر ایک کے معنی فی نفسہ ایسے ہیں کہ دوسرے کے نہیں جب ازل میں ہر ایک کا نصیب مقرر
کیا تو یہ نسبتیں بھی مصلحت کلیہ کی وجہ سے تقسیم ہوئیں اور یہ بیان بہت دراز ہے۔ قصہ
مختصر نسبت شیخ ابوالحسن شاذلی کی التجا کی نسبت ہے اور غرض التجا سے ایک ایسی حالت ہے۔
جیسے شبنم کی کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو وہ پھٹ جاتی ہے اور بوند بوند اُس کی مر جاتی ہے
اس حالت میں اگر شبنم کو علم ہوتا تو یہ نابید ہونا اُس کے علم میں ایک صورت ظاہر کرتا کہ وہ
اپنی حول قوت سے مبرا ہوتا ہے اور آفتاب کے کمال التعظیم سے اپنے میں گھلتا ہے اور اُس کے دیکھنے
کی تاب نہ لائے جیسے بیہوشی کی حالت میں ہوتا ہے اپنے سے ساعت بساعت نظر پوشی کرے

اور اگر کوئی محرک خارج سے اُس میں خواہش ڈالے تو ایسے شخص کی مانند ہے کہ چلتے چلتے کوئی تھک جائے اور اپنے میں قوت چلنے کی نہ دیکھے اور چلنے کا محتاج ہوا اپنے میں عجز دیکھتے یہ اوج نسبت التجا کی ہے اور چونکہ آدمی کو اس نسبت کے دوام کی طاقت نہیں ہے اکثر اوقات اس سے تنزل کرتے ہیں اور التجا کی عوض اُس کا نمونہ اختیار کرتے ہیں اور وہ نمونہ کیا ہے سوال میں الحاح کرنے اور جس میں دنیا اور عقبیٰ کی بہتری ہو اُس کی طلب کرتے ہیں جیسے جونک کہ آدمی کے جسم میں اپنے مُنہ کو لگا دیتی ہے اور خون چوستی ہے اسی طرح رحمت اللہ میں کہ مینہ کی طرح تدلی کل سے برستی ہے اپنے تئیں داخل کرتا ہے انسان ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا کہ طلب و سوال و الحاح و الحاح کے سوا کچھ اسکی حقیقت ہی نہیں یہ جو بیان کئے یہ ہیں کنایہ حقیقت نسبت التجا کے اگرچہ وہ عبارت میں نہیں آ سکتے حاصل کلام یہ کہ یہاں کچھ طلب دہشت نہیں اور مراد کی صورت سوا ضرورت اس حالت کے تخلیہ میں رکھنے کے نہیں ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسبت سب نسبتوں سے بہت فائق ہے اس وجہ سے کہ اسکو تدلی اعظم سے قریب ہے اگرچہ ہر نسبت ایک وجہ سے ترجیح رکھتی ہے حدیث کی کتابوں میں جو کتاب الدعوات روایت کرتے ہیں اُس کی حقیقت اور اُسکی الحاح اور اپنے سے گذرنے کی کیفیت اُسی کی سمجھ میں آتی ہے جو اس نسبت کا صاحب نسبت ہے جب یہ امر جان لیا کہ ولایت کی حقیقت ایک کشش ہے کہ تدلی اعظم کے بیچ میں سے مصلحت کلیہ کے واسطے سے کل بنی آدم کی نسبت جوش زن ہے اور انہیں تشنگی پیدا کرتی ہے۔ یحبہم و یحبونہم پر کلام اللہ میں مقدم ہے اور ہر ایک اولیاء اللہ میں سے ان نسبتوں میں سے جو جسکو نصیب ہوتی ہے بیان کرتا ہے بس یہ حقیقت ولایت کی اور تصوف کی اور درویشی کی اور یہ سب بیان ایک طرف ہے لوازم حقیقت ولایت کا کچھ کہنا ولایت کا نہیں ہے وہاں حرکت طبع مقدم ہے۔ جیسے خاک کے نیچے کو اور آگ کے اوپر کو اور مراد کا تصور وجود قوت علمیہ کے ضرورت سے ہے۔ اس لئے کہ جہاں قوت علمیہ ہے وہاں ضرور حال کا ظل بھی واقع ہوگا۔

پانچواں ہامعہ ہیکل کلیہ کے بیان میں

کہ التجا کی نسبت پیدا کرتے ہیں کہ کاملوں کے نفسوں میں جو انبیاء کے وارث ہیں وہ کون قطب ارشاد ہیں اور یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حزب البحر کا الہام شیخ ابوالحسن شاذلی رح کی روح کے معراجوں میں سے ایک معراج ہے جو اور الہام حزبیہ میں اُنمیں سے نہیں ہے اور یہاں خوب معلوم ہوتا ہے بہت سی دعاؤں کا اسرار اور تصرفوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان مبارک سے

اوقات مختلف اور حالات مختلف میں نکلتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جس نے نسبت التجا میں تربیت پائی ہے خلقت کے ارشاد کے واسطے مقرر کرتا ہے اور اُس سے لوگ کوئی رد کرنے میں اور کوئی قبول کرنے میں مختلف معاملے کرتے ہیں حاجتیں بشری اور طبیعت کے ضروریات کے کشاکش ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اُس کو ہر حالت کی نسبت ایک التجا خاص ہوتی ہے اور نہیں تو وہ اپنے اوج نسبت میں از خود رفتہ ہے اور از خود رفتہ کو حاجت سے کیا کام تو ہم حاجتوں کے کلیہ بیان کرتے ہیں سوان میں ایک تو طلب عصمت ہے اور طلب عصمت کے معنی یہ ہیں کہ اُس کو جو بصیرت نصیب ہوئی ہے اُس بصیرت سے وہ جانتا ہے کہ اُس کی پاک روح کو قید خانہ میں قوائے بہیمہ اور سبعیہ اور گریزی کے کسی مصلحت کے واسطے قید کیا ہے اور یہ قوی ہر طرف سے خطروں اور خواہشوں کے تیر او سپر پھینکتے ہیں اور وہ اس تیر باران میں عاجز و بیچارہ ہو کر کریم مطلق جل مجدہ سے التجا کرتا ہے اور اپنے حول و قوت سے بالکل پاک صاف ہو کر کہتا ہے کہ نسئالک العصمۃ فی الحرکات والسکنات الخ اور ایک انہیں سے طلب کرامت ہے اور طلب کرامت کے یہ معنی ہیں کہ ملا اعلیٰ کی ہمتیں خطوط شعاع کی مانند اس عارف کے نفس کو اپنا محفوظ کر لیتے ہیں اور دم بدم اُس کے نفس میں الہام ایسے ڈالتے ہیں جن سے لوگوں کے دل کا حال معلوم ہو جائے اور فراست صادق ہو اور اُس کے رفیقوں کے نفسوں میں اُسکی نسبت بہت لطیف الہام کرتے ہیں یا عالم مثال سے اُس کو نمایشیں دکھلاتے ہیں عالم شہادت و عالم مثال جو مختلط ہو جاتے ہیں تو خرق عادت پیدا ہوتا ہے یعنی ایسی باتیں جو خلاف عادت ہوں جیسے ہوا ہر طرف سے چلتی ہے راحت تو دیتی ہے پر آپ نہیں دکھائی دیتی اور اُس کے چلنے کا سبب عوام لوگوں کو دریافت نہیں اسی طرح الہام ملا اعلیٰ کے اور نمایشیں عالم مثال کی خود نہیں دکھائی دیتیں اور اُس کے بالفعل موجود ہونیکے سبب یاد نہیں مانند اتفاقاً کے ہے اور آثار اُس کے عالم میں ظاہر ہیں پس اُسکو ذبح طیبہ کہنا بہت خوب ہے تو یہ عارف ہمت کا منہہ مقصود کے قبلہ کی طرف کرکے زبان الحاح سے سوال کرتا ہے۔ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً الخ اور ایک اُنہیں سے علوم الٰہیہ طلب کرنے اور اچھے مقام مانگتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا قوت عقلیہ علمیہ اس عارف کے بہت بھوکے کی مانند مبدا فیاض سے اپنا رزق مانگتی ہے اور اُسکی گفتگو سے اُس کی طلب حال تراوش کرتی ہے لیکن ظاہر سوال کرنے سے عدول کرکے جو آیت کہ نزول کتاب کی مبین ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پردہ غیب سے ایسی وجہ سے

کہ اُمہات اسماء وصفات اسمیں ظاہر ہوں تلاوت کرتا ہے یعنی کہتا ہے کہ ایسا فیض چاہتا ہوں کہ ظہورات ولایت میں نمونہ ہو بہترین کتب آسمانی کے نزول کا جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اور وہ فیض جامع ہو امہات اخلاق ربوبیۃ کے تخلق کا اور ہر اسم کا نمونہ وہاں نظر آئے ہو اور اللہ اور عزیز اور علیم اور منزل الکتاب غافر الذنب وقابل التوب وشدید العقاب وذی الطول کہ الوہیت سے متفرد اور مرجعیت سے متفرد ہے اور یہ گیارہ اسما کا تخلق اون اکمل اولیاء کا ہے اور یہ بیان بہت دراز ہے الحاصل سجدۂ عجز بجا لاتا ہے اور پڑھتا ہے تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۔ گویا زبان حال سے کہتا ہے ع نی النفس حاجات وفیکم فطانۃ ۔ سکوتی سوال وعندکم وبیانہ ۔ یعنی میرے دل میں حاجتیں ہیں اور تم میں دانائی ہے میری خاموشی سوال ہے تمہارے نزدیک اور بیان ہے اور ایک اُن حاجتوں میں سے آسانی کی طلب ہے معاش کی کیونکہ جانتا ہے کہ اُس کو معاملے ضرور کرنے چاہئیں سوداگری یا کھیتی یا قرض لینا دینا اور وکالت اور کھانا پکانا اور کھانا اور دوستوں سے صحبت رکھنی وغیرہ اور طرح طرح کی اور اُس شخص کی مرادیں بر نہیں آسکتی جبتک عالم کے قوائے طبعی وارادے کا مدبر مطلق ارادہ کی وجہ سے توجہ نکرے تو ناچار عاجزی کرتا ہے آسانی کی طلب کرتا ہے اور چار حالتوں کو جنکا بڑا اندیشہ ہے ذکر کرتا ہے ایک تو مشقت کی جو نفس وبدن کو اس امر میں ہوتی ہے اور دوسری غلطی کی جو خیر کے سوچنے میں ہو جائے تیسرے عجز کہ اُسکو اور اُسکے کارندوں کو کام میں ہو چوتھے مزاحمت بنی نوع کی جو حصول نفع یا دفع ضرر میں کرتے ہیں تو کہتا ہے ۔ اَللّٰهُمَّ یسرلنا امورنا آخر اور ایک اُن حاجتوں میں سے پناہ مانگنی ہے ظلمت اور آسمانی بلاؤں سے اور پناہ کی حقیقت یہ ہے کہ عارف تدلی اعظم کو یاد کرتا ہے اور اُس کے نوروں کو خیال کرتا ہے جو عالم میں پھیلے ہوئے ہیں اور اُن نوروں کو اپنی چادر بناتا ہے گویا اُس نور نے اس کے ظاہر وباطن کو ڈھانک لیا ہے اور ہر بلا کا علاج اُن نوروں سے اپنی کوشش ہمت سے طلب کرتا ہے چونکہ عالم نفس اور عالم شہادت دونوں باہم مقابل ہیں اور یہ امر مقرر ہے تو بقدر قوت اس نفس وشہادت کے اور اُس کے پناہ اور نور میں ہو جانے کے ملاء اعلیٰ سے اُسکے ضرر دور کرنے کو الہام نازل ہوتے ہیں تو عارف محقق تین مرتبہ اس دریا میں غوطہ لگاتا ہے پہلے تو اُن نوروں میں جو زمین میں نازل ہیں ہو جاتا ہے دوسرے حقیقت عرش میں نکلتا ہے اور تیسری بار حقیقت واجبہ میں من حیث تجلیہ بالتدلی الاعظم عاجزی کرتا ہے اور کہتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ بابنا آہ اور اُن حاجتوں میں سے تسخیر عالم کی طلب ہے اور ارشاد خلق

کے لیے اسکو مقرر کرتے ہیں جس کا نفس خلق انسانی مدنی کا رکھتا ہو یعنی اُس کے نفس سے دمبدم بنی آدم کے نفسوں میں شرارہ پڑیں کہ اُنسے فرمانبرداری اور اطاعت ظہور میں آئی اُس خاص نفس کے اور حقیقت میں یہ شرارے اُس کے طالع کے ستارے کے ہوں گے خواہ اس کے طالع کا ستارہ شمس ہو خواہ مشتری خواہ زہرہ اور ہر ایک کا رنگ الگ الگ ہے اور اُسمیں بڑا طول طویل کلام ہے اور بنی آدم میں نفس کے شراروں کی تاثیر کی اصل تدبیر الٰہی ہے خواہ وہ انسان مدنی ہو کہ جسکی نظر کی تائید سے عالم ایک شہر بندوبست والا اور انتیام والا ہو جائے خواہ وہ نفس خبیثہ ہو کہ مریخ محترق اوسمیں مستمر ہو اور اسکو عرف میں عاشق کہتے ہیں خواہ نفس تیز ہو کہ جسمیں شمس مریخ کی قوتیں ملجائیں اور اُسکو عرف میں صاحب نعمت اور صاحب عزیمت کہتے ہیں جس نے اُس کو ہو واسطے تدبیر موثر کے جانا وہ حقیقت کام کو نہ پہنچا پس تدبیر الٰہی کی بنا تعدیل و تقوی عالم پر ہے اور ایک کی تربیت دوسرے سے کرنی اس لئے کہ خیر مطلق سے نسبت حاصل ہو جب یہاں موثر تا کے کسر سے ہوا تو حکمت مطلقہ کا اقتضا ہوا کہ موثر تا کے فتح سے بھی حاضر ہو تا حکم تاثیر جاری ہو پس الہام اندازہ حالت کے اور از روئے تقریب کے موافق کرنے میں دو باہم نسبت والوں کے تصرف کرتے ہیں اور ظاہر میں اس نفس سے منسوب ہوتا ہے جیسے کوئی کھیتی کرتا ہے اور اس کو زارع یعنی کھیتی کرنے والا کہتے ہیں زمین اچھی بالطبع اوگنے کے واسطے ہے اور بیج بھی بذات خود پیدا ہونے کو ہے اور اپنی مثل کا خواہاں ہے اور پانی میں خاصیت اوگانے کی ہے روئیدگی کی اس شخص نے جسے زارع کہتے ہیں کیا کیا ہاں وجود مراد کی بعضی شرطوں کی تقریب کرتا ہے اسی قدر سے اُس کا نام زارع ہے اسی صورت سے جمیع تاثیرات عالم کے قیاس کر لینے چاہئیں۔ خاصیت طبائع رغبت شباہت ہے اور نور تدبیر درمیان رکھکر قدرت وجوبیہ کی تاثیر سب کی گردنیں باندھ دی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ افرئیتم ما تحرثون أ انتم تزرعونہ ام نحن الزارعون اور کھیتی کے ذکر میں اُنکے فعل میں اور اللہ تعالیٰ کے فعل ایک نکتہ ہے نہایت دقیق تو اُسے خوب غور کرو قصہ مختصر صاحب ارشاد کا نفس ایسا ہے جیسے دیگ میں مچھلی پڑی ہوئی آپ ہی آپ تڑپتا ہے۔

اور مبدء فیاض سے زبان حال سے تسخیر طلب کرتا ہے اور الحاح کیوقت اپنی قوم کے واسطے بھی تاکید طلب کرتا ہے اور اس حال کو ظہور مقال میں اپنے سایہ کے بھیجتا ہے اور زبان عجز سے کہتا ہے فثبتنا وانصرنا وسخرلنا ھذہ البحر آہ تا کلیہ اور اپنی ذات ایک دریا ہے بسبب وسعت رکھنے جمیع افراد مختلف الآثار کے اور تسخیر طلب میں درجہ بدرجہ تعمیم کرتا ہے کہ سخرلنا

کل بحر وبحرنا کل شئی اور منجملہ اُنکے بددعا ہے منکروں کے واسطے اور منافقان طریقت کے واسطے اور دعائے نیک ہے اپنے مخلصوں کے واسطے جو اُسکی تہذیب سے مہذب ہوئے ہیں کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ جب خدا تعالیٰ ولی کو وارث انبیا خلقت کے ارشاد کے واسطے فرماتا ہے اُس کے دل میں ارشاد کا داعیہ ڈالتے ہیں اور اُس کی کوشش سے طریقہ برپا کرتے ہیں۔ اور اُسپر خانوادوں کو جمع کرتے ہیں اور جو اُس کے طریقہ سے مہذب ہو جائے اور اُسکی نصیحت و نیک خواہی کرے اُسکی اُسکو منصور و مدد یافتہ اور توفیق دیا گیا کرتے ہیں اور جو منکر ہو اور دشمن اُس کے طریقت کا یا منافق اور کھوٹا ہو کہ شک اور شبہے جمع کرے اُس کو رسوا اور سرگشتہ اور نکما کر دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ معنی لوح ذہن میں مجسم ہوتے ہیں اور موافق جاری عادت اللہ کے اُس سے دعا طلب کرتے ہیں یکبارگی دشمنوں کے مقابلہ میں ہمت کے پاؤں زمین میں جما کر پانچ آیتیں جنمیں نزول قرآن حکیم کا ذکر طریقہ کا ہے افضل انبیا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُس رسوخ رسالت اور ہدایت میں صراط مستقیم کے اور منشعب ہونا انزال و ارسال کا اور عزت الٰہی و رحمت متناہی سے واسطے مصلحت ایک قوم کے جو بیان میں گمراہی اور غفلت کے پڑی ہے اور اپنی قوت سے اُس مہلکہ سے نہیں رہا ہو سکتے چاہتا ہے اور بطریق مقالہ کے معاملہ اپنا اور اپنی قوم کا مستحضر کرتا ہے اور بعد اُس کے ہمت باندھتا ہے اُس جماعت کی پریشان کرنے پر اور اُنکی گردنوں میں طوق خدا تعالیٰ کے عذاب کے ڈالنے کے اور اُنکے کان اور آنکھیں و دل کو بیکار کرنے کے اُن مکروں سے جو اس ولی کے واسطے وہ کریں اور اُنکی شکل بُری ہو جائے گی۔ جب اس ولی کے مقابلہ کو آئیں اور ذلت و حقارت کا غبار اُنکے منہ پر پڑنے کو اور اُن لوگوں کے لیے جو اُس کے طریقے میں ہیں اور وہ آپسمیں نزاع کرکے چاہتے ہیں کہ اُس کے طریقہ کی رونق کھوئیں تو سوال کرتا ہے کہ ایک دوسرے بغاوت و سرکشی نکریں تو تلاوت کرتا ہے حٰم والقرآن الحکیم۔ پھر اپنے مخلصوں اور مطیعوں کو اپنے ضمن میں لیتا ہے اور اپنی حمایت میں لاکر اُن کا نائب بنکر عاجزی اور زاری کرتا ہے اور بحکم جوامع اُنکے دین و دنیا کے بہتری کو شش ہمت سے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے وانصرنا فانک خیر الناصرین دعا و التجا کے مسئلوں میں اہل اللہ اُن امور میں جو اُنکو پیش آتے ہیں مختلف تین مذہب ہیں ایک تو مبتدی جنہوں نے ہمت جمع کی ہے یاد کرنے میں مدبر السموات والارض کی اور اُس کی قدرت کاملہ کے اثبات میں اور تعظیم میں اور ابھی راز تقدیر و مضمحل ہونے حوادث کا نقطہ قدیم ازلیہ میں اچھی طرح ان پر کھُلا نہیں۔

سوال میں مبالغہ کرتے ہیں اور ہر حاجت کیواسطے مجیب کی طرف ہمت سے رجوع کرتے ہیں اور
بہت عجز کرتے ہیں اور جو درمیان کے درجہ کے ہیں جن پر راز تقدیر کھل گیا ہے اور کثرت حوادث
کو وجوب کے رسّے میں بندھا ہوا دیکھتے ہیں اور اس رسّیوں اور ترتیبوں کو مانند ایک
شئے کے متحد ہوا لازم ہیئت وجود مطلق سے اور مقتضائے وجوبی طبیعت کلیہ کا جانتے ہیں گویا
ایک نقطہ بسیط جو پھیلا ایک بڑا کرہ بنگیا اور منطقہ اور محور قطبین بطریق وجوب کے طبیعت کرہ سے
ظاہر ہوا اُس کرہ کے طبیعت نے خاص حرکت کو طلب کیا اور وہ حرکات مختلفہ وحدت
نوعیہ سے ایک ہو کر اُسکی جبلت کی مقتضا ہوئیں تو انہوں نے ضرور زبان کو دعا سے روکا
یعنی وہ دعا نہیں کرتے اور اسی نکتہ پر اکتفا کرتے ہیں کہ حسبی من سوالی علما بحالی اور جو خاص
الخاص ہیں وہ اس علم تفصیلی سے مشرف ہوئے کہ معلول کے لئے علت تامہ ضرور ہے اور وہ حادث کے
حق میں سوائے اُمور متعددہ کے نہیں ہو سکتی بعضی اُس قسم سے جنہیں اہل زمین اختیارات ذات
الانفس کہتے ہیں اور بعضے خواص طبعیہ ہیں اگر دیدۂ وجوب حقیقت الامر میں سب کو یکساں
شامل ہے یہ سب اختیارات ایک ایجاب صرف ہے مبداء فیاض سے بطریق وجوب کے نکلا گویا اپنے
پیچ لپٹ کر گرہ پڑ کر خطرے اور داعیہ اور ارادہ متشکل ہو گیا ہے جیسے پانی کا بلبلا دریا سے جوش
میں آیا یا اولا اور یخ اور برف کہ پانی کا ٹکڑا منجمد ہو کر نام دوسرا ہو گیا ہے وہی وجوب حقیقی ہے اس
وقت میں سے نکلا اور اُس کا عزم و ارادہ نام ہو گیا اگرچہ اہل حق کی اصطلاح میں اُس کا حوالہ افراد
انسان کی طرف ہے اور یہ داعیہ و ہمت و سوال افراد انسان کے سوا ذم ہے علت تامہ کی عارف
محقق جب علت سوال کے اور اپنے عزیمت اس طرح ملاحظہ کرتا ہے اس باب میں غوض کرتا ہے
لیکن اس کا حق دعا بسبب خلق فشار بشر کے نہیں ہو سکتا مگر اس وقت کہ اس تحقیق سے کسی
وجہ سے نسیان اختیار کرے اور دلیرانہ اپنی طرف منسوب کرے ناچار جمع کیا ہر قدر سبب وسیلہ
الحاج کو اس واسطے عارف محقق شروع کرتا ہے ساتھ حوالہ جمیع مقاصد و مطالب پر تو یا ولی و علم
واجب کے اور بعد اُس کے تنزل کرتا ہے ایفائے حق الحاج میں بعد سوال کرتا ہے تو اول مبحث میں کہتا
ہے یا علی یا عظیم آہ غرض یہ ہیں نو ہیکلیں جو جزئیات التجا کی اُمہات ہیں شیخ کو استعداد اجمالی
حاصل تھی اس کی کہ ان نو مقاموں کو اچھی تفصیل سے بیان کرے وہ بالفعل اس کے لئے حاضر
نہ تھی ناگہاں غیب سے اُسے آگاہی ہوئی جیسے خواب کہ بیداری میں جس کی طرف التفات نہ تھی وہ
وہاں واضح ہو گئی بسبب استعداد پوشیدہ کے کسی سبب خفیہ سے مثلاً حواس کا معطل ہونا اور

ہیئت فلکیہ اور آئینہ نفس کا رواں حقائق کی طرف ہو جاتا اور وہ معرفتیں کہ عارف کا معراج روحانیہ ہے وہی ہے کہ استعداد پوشیدہ کچھ معرفتوں اور مقاموں کو شامل تھی لیکن علم تفصیلی سے نہیں جانتا تھا اور اس کی ہمت اس طرف مستقل متوجہ نہوتی تھی ناگہاں حادثہ سلسلہ جنبان ہوا اور اسباب خفیہ فیض کے مبدا ہوئے اور یہ سب ظہور میں پہونچا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

چھٹا لمعہ اُس حادثہ میں جو بسبب تدبیر ظاہر کے سلسلہ جنبان ہوا

اس دعا کے الہام نازل ہونے کو شیخ ابوالحسن شاذلی کے نفس پر اور یہاں معلوم ہوتی ہیں ہیکلیں کلیہ علوم کی اور فیوض الٰہیہ کسی قسم اسباب کے مانند زمین پر نازل ہوئے اور عام علوم کس طریق سے تشخیص و تقیید سے مبدل ہوتے ہیں اور لباس متنکر پہنتے ہیں اور نامحرموں کی نظر سے چھپ جاتے ہیں مرد سر بین تشخص علوم خمسہ قرآن کے قیاس سے مقابلہ شبہات عرب اور انکی عادتوں کے اس نکتہ کو منتخب کر سکتا ہے ثقہ لوگوں نے نقل کیا ہے کہ شیخ ابوالحسن شاذلیؒ قاہرہ میں تھے کہ حج کے دن قریب آگئے اس حالت میں اپنے یاروں سے فرمایا کہ غیب سے اشارہ ہوا ہے کہ اس سال میں ہم حج کریں جہاز تلاش کرو یاروں نے ہر چند تلاش کیا کہیں نہ ملا مگر ایک جہاز بوڑھے نصرانی کا ملا۔ اُس پر سوار ہو گئے جب لنگر اُٹھایا اور قاہرہ کی عمارت سے آگے نکل گئے ہوا مخالف چلنے لگی ایک جمعہ قاہرہ کے نزدیک اس طور کہ قاہرہ کے پہاڑ نظر آتے تھے توقف ہوا جو لوگ منکر تھے وہ طعنے دینے لگے کہ حضرت کہتے تھے ہمیں حج کا حکم ہوا ہے اور وقت آگیا اور ہم ابھی یہیں پڑے ہیں ہوا مخالف چل رہی ہے اس سبب شیخ کو رنج ہوا لیکن قوت بردباری سے اُسے پی گئے اتفاقاً شیخ قیلولہ میں تھے کہ اس دعا کا الہام ہوا جب بیدار ہوئے اس دعا کو پڑھنا شروع کیا اور جہاز کے ناخدا کو بلا کر فرمایا کہ علی برکت اللہ لنگر اٹھاؤ وہ اُس نے کہا حضرت اگر ہم لنگر اٹھائیں تو اُسی وقت ہوا ہمارے سامنے آئے اور ہمیں قاہرہ میں پہنچا دے شیخ نے فرمایا دل میں وسواس نہ لا اور جو ہم کہتے ہیں اسے عمل میں لا اور خدا تعالیٰ کی عجیب صنعت دیکھ۔ لنگر کا اُٹھانا تھا اور موافق ہوا کا چلنا اور اس زور سے ہوا موافق چلتی تھی کہ میخ سے جو رسّے باندھے تھے وہ کھول نہ سکے اُسے کاٹ ڈالا اور نہایت جلد خیر و عافیت اور آسانی و سلامتی سے مقصد مبارک کو پہنچ گئے بوڑھے نصرانی کے لڑکے مسلمان ہو گئے اور وہ نصرانی آزردہ خاطر ہوا رات کو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ شیخ ایک بڑی جماعت کے ساتھ بہشت کو جاتے ہیں اور اُس کے فرزند بھی شیخ کی ہمراہ بہشت کو جاتے ہیں اُس نے چاہا کہ یہ بھی اپنے فرزندوں کے ساتھ جائے ملائکہ نے جھڑک دیا تو اُن کے دین کا نہیں ان کے

ساتھ یکجے کیا صبح کے وقت اللہ نے اُس کو ہدایت دی کلمۂ اسلام پڑھا مسلمان ہو گیا اور رفتہ رفتہ یہ نوبت ہوئی کہ وہ صاحب مقامات عالیہ ہو گیا اور اُس اطراف کے لوگ اُس سے تقرب طلب کرتے تھے وہ ہیکلین کلیہ اس حادثہ کے رنگ سے رنگین ہوئیں اور اُس کے عوارض مناسب سے شخص اول کلام میں علم الٰہی اور اس کا کلام یاد کیا پھر اُس قلق سے جس سے دل پریشان ہوا تھا عصمت طلب کی اور منکروں کے انکار کی کچھ شکایت ظاہر کی اور قلق سے بچنے اور اُن منکروں پر غلبہ کے تسخیر بحر کے طور پر درخواست کی پھر لفظ فثبتنا وانصرنا کی تفصیل کی کہ انصرنا فانک خیر الناصرین آیا ہوا موافق کا اور آسمانی کا اس حالت میں اور سب حالتوں میں سوال کیا اسوقت چند آیتیں اور آیتیں کی جو واسطے دفع قلق اور بیقراری دل کے مجرب ہیں تلاوت کیں بعد اس کے چند آیتیں جو دشمنوں کے دفع کرنیکو اور اُنکے ساکت کرنیکو تاثیر رکھتی ہیں پڑھیں پھر سورہ غافر کہ حفاظت کے واسطے مجرب ہے تلاوت کی اور اپنی حفاظت سب ظاہر و باطن کے شروں سے طلب کی یہ ہیں معنی کہ اہل ظاہر علوم شریعت سے واقف ہوں اور اعمال تصریفیہ کو بھی اُنہوں نے جان لیا ہے اس دعا سے سمجھ سکتے ہیں اور فرق معانی میں پہلے نکتہ کے اور ان معانی میں جو اب تقریر کئے ظاہر ہے اور یہی ہے تنکر و تشخص و تعین عمومات کا بہ سبب تقریر رنگ حادثہ کے جو سبب نزول علوم کا ہوتا ہے واللہ اعلم۔

ساتواں ہامعہ بیان میں دوسری طرح کے مشخصات کے جو ان ہیاکل کلیہ سے قوائے سیارات کی جہت سے لاحق ہوا ہے جو عارف کے نفس میں پوشیدہ ہیں۔

اور یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ نفوس بشر میں قوائے سیارات کا پوشیدہ ہونا اور بعضے چیزوں کو بعضے سیاروں سے منسوب کرنا اکثر اہل وجدان کے نزدیک مسلم ہے اسیواسطے اعمال تصریفیہ میں اُن سے مدد لیتے ہیں ہر چند شریعت میں اُن سے نفی اور اثبات حاصل نہیں ہوئی اور یہاں روشن ہوتا ہے کہ ولی کی اکثر کرامتیں اور علوم وجدانیہ اُس کے کوکب کے اندازہ کی قدر ہوتی ہیں جو اسمیں پوشیدہ ہے جسطرح امہات سفلیہ مولید کے نفس میں تاثیر رکھتے ہیں کہ جَاءَ بَنُو اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ ذٰلِكَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَمِنْهُمُ الْاَسْوَدُ اسی طور آبائی علویہ بھی تاثیر رکھتے ہیں لیکن اُنکی تاثیر پوشیدہ

اور دقیق ہے جیسے زمین پر آدمی کا سایہ یا آئینہ میں دیکھنے والے کی صورت کا سایہ ایک طرح کی مناسبت آدمی سے رکھتا ہے اسیواسطے سر اور دو ہاتھ پاؤں اُس کے ظاہر ہوتے ہیں اور دیکھنے والے کی صورت آئینہ رابطہ رکھتا ہے اسی سبب زید کی صورت عمرو کی صورت سے ممتاز ہوگی ہر چند آئینہ گہرا یا اُبھرا ہوا یا صیقل کیا ہوا اور صفا اور چھوٹا اور بڑا جب ہوگا اُس میں اختلاف ظاہر ہوں گے اور اصل نسبت کرنے میں منسوبات کے اپنے کو اکپ سے حکم طبیعت کلیہ کا ہے کہ اس میں ہاں اور نہیں کی گنجائش نہیں حجر کی صورت مکشاف کو حجب کے ساتھ لوح خیال میں کس نے خاص کیا اور شجر کی صورت مکشاف کو شجب کے ساتھ اور آگ کو حرارت کیساتھ اور پانی کو برودت کے ساتھ کس نے ربط دیا صفرا کو آگ کی میراث اور بلغم کو پانی کی میراث کس نے مقرر کی یہ سب نیرنگ طبیعت کلیہ کے ہیں کہ نفس رحمانی نے اُسکو حمل کیا اور اپنی جزئیات میں برتا غرض باعتبار علوم وجدانیہ کچھ شک نہیں رہا اس امر میں کہ نفس کلیہ نفس جزئیہ ہوتا ہے اور اُس کی صورت عالم میں مستتر یعنی پوشیدہ ہوتی ہے اگر خارج میں اُسوقت آفتاب اپنے شرف میں ہو یہاں بھی اپنے شمس شرف میں ہے اور اگر زہرہ اپنے گھر میں ہے تو یہاں بھی زہرہ اپنے گھر میں ہے اور تدبیر الٰہی ہر نفس سے جو اُس میں پوشیدہ ہے اس انداز سے معاملہ کرتی ہے اور ہر معنے متضایف کا مقابلہ درست کرتی ہے کہ اس کا حکم جاری ہو اور عالم بمنزلہ ایک قالب کے ہے کہ اُستاد دانے اس کو اپنے نفس میں مشخص کر لیا ہے ہر گل کی ایک نظیر اور ہر گھانس و خاک کا ایک جواب اول حالت میں مرتب کر دیا ہے بعد اس کے سُرخ اور سبز و سفید ڈورے اسیوجہ سے چھوڑے ہیں کہ آخر کو اُس حالت میں عود کرے اگر کوئی ایسا کرے پیدا کرے کہ اُس کے نفس کے گھر میں مریخ ناظر ہو زہرہ کا نظر مودت یعنی دوستی سے تو ضرور خارج میں واجب ہے کہ ایک دوسرا نفس ایسا ہو کہ اُس کے نفس کے خانے میں زہرہ ناظر مریخ کے ہو اسی نسبت سے جو اول میں تھے تاکہ مراتب عشق ظہور میں آئیں اور اگر بیت اعدا میں ایسا کوکب ہے کہ صاحب اُس کے بیت النفس کا ہے تو ضرور خارج میں کوئی عدو پیدا کرنا چاہیئے جس کے بیت النفس میں کوکب صاحب بیت الاعدا ہووے اور اگر عورات کے عشق و عداوت میں بحسب ظاہر سبب کوئی نہ ہو تو ضرور کوئی الہام اور تقریب و خواب کا الفراق مصدر تدبیر سے نازل ہوگا تاکہ وہ حالت ظاہر ہو جو عارف کے نفس سے شرارے گرتے ہیں خلقت کے نفسوں میں اور خلقت اُس سبب سے عارف کے پاس جمع ہوتی ہے ضرور موافق اُس کے کوکب پوشیدہ کے ہوتی ہے اگر زحل ہے تو ترک لذت و گوشہ گیری کی علامت جانب

قدیم کا ہونا حاضرین کے نفسوں میں چھپا معلوم ہوگا اور اگر شمس ہے تو غلبہ اور فرمان روائی اور جو مشتری ہے تو علم و شریعت و دانائی اور شیخ الاسلام ہونا اور اگر زہرہ ہے تو دوستی و محبت و طہارت و اشارت خفیہ بجانب غیب اور جو قمر ہے تو صاحب امر و خلقت ہیں واسطہ اور سفیر و ایلچی ہونا اور علیٰ ہذا القیاس اُس کا معاملہ لوگوں سے اور لوگوں کا معاملہ اُس سے اور کرامات و واقعات و علوم و متفرقین اُسکی انہیں رنگوں سے رنگین ہونگی اور یہ سخن بہت دراز ہے اسکی شاخیں بہت ہیں بنی آدم کی کوششیں علم طلسم ہیں اور تعویذوں میں سب اس کا پر تو ہے قصہ کوتاہ شیخ ابوالحسن شاذلی جنود زہرہ میں سے ہیں انکو زہرہ کی سعادت پر پیدا کیا ہے اور پاکیزگی اور خوشی و دوستی و لطف اور غیب کی طرف پوشیدہ نظر سے دیکھنا اور رنج و مشقت اور اعمال شاقہ سے دور ہونا اور ترک لذت اور انقطاع اور خدا کا تقرب ڈھونڈھنا اور دشمنوں کے جنگ و مقابلے سے باز رہنا اور باطن کی نورانیت و ملائکہ کے خلق سے متصف ہونا اور سبعیہ اور شہویہ آلودگیوں سے دور رہنا اور ناپاکیوں اور جزئیہ اور خطروں سے یہ سب شیخ کا خلق جبلی تھا جب یہ دعا جانب غیب سے شیخ کی طرف متوجہ ہوئی قوت زہرہ نے اُن ہیا کل کلیہ کو سیکھ لیا اور اُن عمومات کو اپنی منسوبات کے موافق مخصص کیا مانند اس الہام کے جو کسی فرد بشر پر نازل ہو اور اُس کو اُس کا خزانہ خیال کرے پھر وہ الہام عربی ہوجائے یا فارسی یا ترکی حالانکہ وہ الہام صرف معنے تھے تمام لغات سے مجرد یا اس جواب کے مانند جیسے ملک رویا کسی پر القا کرے اور اس کو استعداد نفس مانوس صورتوں کے اور مالوف عادتوں کے لباس پہنائے اور وہ تعبیر کا محتاج ہوجائے تعبیر دینے والا ایسا چاہیئے کہ اُن صورتوں سے انتقال کرے اور مراد حقیقت کو پہنچ جائے پس نصرت یہاں فقط ظہور طہارت اور انقیاد بشر ہے اُس صفت کے ثبوت کو قہر اعدا اُن کا جڑ سے اکھیڑنا نہ غلبہ مالکانہ قوم پر اور مقام دعا میں ساتھ فقرے کہ داخل ہیں زہرہ سے نسبت کرنے میں واقع ہوئے اور ریح طیبہ کو بقیہ کرامت و عافیت و سلامت طلب کیا اور یُسر کو سب امروں میں ساتھ عافیت اور تائید غیب کے سوال کیا یہاں عزیز و رحیم یاد کیا نہ عزیز و قہار اور نہ عزیز و حکیم ہے یہ نہ جانا کہ اگر شیخ جنود زہرہ میں سے ہے تو قولے مریخ کا کار فرما ہے کہ کہتا ہے اطمس علی وجوہ اعدائنا و امسخہم و شاہت الوجوہ و عنت الوجوہ اس لئے کہ افراد بنی آدم کو ضرور ہے کہ ترکیب قوائے افلاک سے تو لوازم ہر کوکب کے اگرچہ ضعیف ہی وجہ سے ہوں اور شہرت اور حفاظت نظام صالح اور اولاد و ازواج سے اُنس میں محبت نہو اور

کوئی ایسا زہر ہے منسوب نہیں ہے فی الجملہ جسمیں جنگ و مدافعت نہو لیکن ہر ایک کا لازم منسوب میں کبوتروں کی لڑائی کا حکم رکھتا ہے اور کبوتروں کا مغاضبہ و مدافعہ آپسمیں اپنے بازوؤں سے ایسا ہے جیسے خوب ہے بہائم کا لڑنا اور درندوں کا غلبہ کرنا بیخ کنی کی گنجائش رکھتا ہے اور احمس اور افسح علی مکانتہم وشاہتہ الوجوہ اگرچہ سلح ہے زیادہ نہیں واسطے اپنے کمال یسر کے ایک دورباش کہتا ہے واللہ اعلم۔

آٹھواں بامعہ فہم معانی کے انواع میں جو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔

اور یہاں ظاہر ہوتے ہیں معانی بطون قرآن شریف کے اور ہر کلمۂ مرتضویہ کا اور فہم فی کتاب اللہ جو آدمی مسلمان کو دیا جاتا ہے یہاں ظاہر ہوتا ہے صوفیوں کے بہت سے کلمات قرآن عظیم کے اشارات واعتبارات میں سوائے اُن معنی مفہوم ومنطوق کے جن کا اہل زبان اعتبار کرتے ہیں اور کتابیں اور رسالے اُنکے واسطے تصنیف ہوئے ہیں اور معانی ہیں جن کو اہل اللہ کام میں لاتے ہیں اور اُس لفظی راہ سے معنے کی طرف نقل کرتے ہیں جن کو ظاہر کے اہل علم نہیں جانتے اور حیرت میں رہ جاتے ہیں یا انکار کر جاتے ہیں حقیقت میں دلالت انتقال ایک چیز کا ہے طرف دوسری چیز کے بسبب کسی علاقہ کے اور وہ علاقہ کبھی وضع ہے اور کبھی طبع اور کبھی عقل اور کبھی انتقال ایک خطرہ کا ایک خطرے کی طرف حدیث نفس میں کہ صورت ذہنی سے نظر کرکے ساتھ انتقال کرتے ہیں ہم اور کبھی ہوتا ہے کہ اُسکی ضد کو ہم یاد کریں دیکھیے نفس میں کسقدر استعداد ہے اور کس قسم کا خیال میں خزانہ ہے الحاصل کنجی کے باب میں بیان کرتے ہیں اور ہم اُس کے سوا سامع کے ذہن کو پہنچاتے ہیں اُنھیں سے ایک یہ ہے کہ ہر کلام کی ایک حالت ہے کہ متکلم نے نفس میں پیدا ہوئی ہے اور اُس کلام کی حامل ہوتی ہے مثلاً نوحہ میں حزن اور فرحیۂ اشعار میں خوشی تو اُس کلام کو عارف سنتا ہے تو کچھ انتقال کرے اسکی حالت کی طرف اُس کو اُس کلام کا باطن کہتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عارف اُس کلام کو پڑھتا ہے اور اسکی خصوصیات کی طرف التفات کرتا ہے اور اُس کی نظر اُسی حالت کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور یہ کلام بمنزلہ اُس کی عینک کے ہو جاتا ہے جیسا تم نے دیکھا ہوگا کہ کوئی دوست یا دشمن جھیا یا سخت کہتا ہے تو نظر اُس کی دوستی پر ہوتی ہے اور اُس کے الفاظ کو یاد نہیں رکھتا یا دشمنی پر ہوتی ہے اُس

کلام کی نفرت کو یاد نہیں رکھتا اور اُسکی طرف کچھ التفات نہیں کرتا اور اسی طرح کبھی تلاوت کرتا
ہے سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ وَ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور
اُس کو احتیاج کی پرورش کا سبب اور سبب سے بھاگنے اور اُس سے ملنے کا سبب کرتا ہے تو وہ حالت
نادر آیت کا باطن ہوتی ہے کبھی کہا کرتے ہیں کہ فلاں سالک اہل فلاں آیت ہے تو اُس سے مُراد
وہی حالت ہوتی ہے یا آیت میں ذکر ہو کسی فعل کی بُرائی یا کسی امر کی تعریف کا اور اُس بُرائی اور
تعریف کا مدار ایک وصف ہوتا ہے جو اُس فعل کی جائے و مقام سے ہو یا اُس کے جزئیات و لوازم
سے ہو تو عارف کی نظر انتقال کرتی ہے اُس حقیقت کلیہ کی طرف اور مقام الفاظ میں آیۃ کے اُسی
حقیقت کی طرف التفات ہوتا ہے مثل عناد و جدال کے انبیا سے آیات قصص میں حضرت نوح و ہود و
صالح و لوط و شعیب کے کہ مبداء مذمت کا وہی عناد وغیرہ ہے اور اُنھیں سے ایک یہ ہے کہ عارف کسی اسم یا
آیۃ کو تلاوت کرتا ہے اور بہت کثرت کرتا ہے اُسکی تلاوت میں تو حقیقت مثالیہ اس اسم کی صاحب سے
جوش کرتی ہے اور اُسکا واقع ہونا تلاوت کرنے والے کے نفس میں یا جسکی نیت سے تلاوت کرتا ہے
اُس کے نفس میں ریوم عظیم ہوتا ہے قسم حال سے مناسب نفس کے اُس کو جمالی کہتے ہیں یا اُس کے
منافر اُس کو جلالی کہتے ہیں وہ صورت شثانیہ تاثیر کرنے والی کہ اُس اسم کے صاحب سے کہ
بواسطے طبیعت عالم مثال کے جوش کرتی ہے عارف اس کا اعتبار کرتے ہیں اور اُس کو بطون اسم
ذاتیہ کہتے ہیں اُسی سبب ہم کہتے ہیں۔ یَا عَلِیُّ یَا رَحِیْمُ نَسْئَلُكَ النِّعْمَۃَ الخ نصرنا
حافظین تک اور هَبْ لَنَا قَدِیْرٌ تک اور یس غافلون تک اور بِسْمِ اللّٰہِ یَا اَبْنَا الخ داخل
ہے جمال میں تو قلق اور خفقان کے وقت اُس سے تمسک کرنا نفع دیگا اور جو کچھ داخل ہے جمال میں
آیات اوراد کا رہ قلق بجر ور میں نافع ہے اور جو داخل ہے جلال میں وہ قطع تعلقات قلب میں اہل
اولاد و مال کے نافع ہے مثل یَا قَہَّارُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُہٗ یا
قَاہِرُ وَ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَہْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ یَا مَلِیْکُ۔ اور شرط نفع دونوں
فریق کے بہت تلاوت کرنا ہے اور انتظار کرا اُس صورت مثالیہ کا جو اسم کے صلب سے جوش کرتی ہے اور
اُن میں سے یہ ہے کہ جب کوئی شخص عمل کرتا ہے یا ذکر ــــ ملائکہ موکل اس کے صحیفہ اعمال پر لکھتے
ہیں ایسی وجہ سے کہ اُس کا ثواب دنیا اور آخرت میں اُس صورت مرقومہ سے پیدا ہو اور اس
مقام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر عمل کا ثواب جدا بیان فرمایا ہے اور وہ صورت مرکب
ہوتی ہے اجتماع قوائے سبعیہ و شہویہ و عقلیہ سے صورت مختلف میں قلت و کثرت اور ضعف

وقت ساتھ قوت مثال کے اس غیر کو واسطے تعریف اس واقعہ کے علم عظیم ملا ہے اور وہاں بہت قسم
کے عمل نظر میں گئے اور اخلاط ہر عمل کو کہ کسقدر قوت شہوت ہے اور کسقدر قوت سبعیت ہے اور
قوت عقلیہ اُس میں کسقدر جمع ہوئی ہے دکھائی اور قوت مثالیہ جو نسمہ کے مضمحل ہونے کے وقت
پیدا ہوتی ہے اور ہے اور جو قوت کہ اُس کے مبدأ میں ہے وہ اور ہے یہاں پہلی قوت مراد ہے قصہ مختصر
کبھی کلمہ کی صورت کے کلمات الٰہیہ میں سے معنے ہوتے ہیں غیر محسوس تلاوت کرنے والے کے نفس کے
ساتھ خوشی اور سرور کی قسم سے یا نفس کے لطیف و باریک ہونیکے قسم سے یا اُس کے نورانی ہونے
سے عارف اُس کو آیتہ سے معنے کہتا ہے اس قبیل سے دُسُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وغیرہ کے ایک
خاص معنے ہیں اور کبھی کوئی ذکر مقرر کرتے ہیں اور کہتے ہیں فلاں عارف کو اس ذکر کا نور پیدا ہوا ہے اور
وہ اس ذکر کے اہل میں سے ہے۔ اور وہ بھی اُس ذکر کا ایک بطون ہے اور اُن میں سے ہے کہ
بعض اسماء اور بعضے آیات دلالت کرتی ہیں بعضے صفات الٰہیہ پر اور اُس صفات سے
تخلق پر عارف کے نفس میں ایک کیفیت ظاہر کرتی ہے وہ کیفیت ایک مدلولات سے
اس آیۃ اور اسم کے ہوتی ہے اور کبھی کیفیت اُس صفت کے ثبوت کے واسطے ذات الٰہی کے
مدرکہ اور واہمہ اور متخیلہ میں اس شخص کے حاضر ہوتی ہے اور باطن کے حواس کو گھیر لیتی ہے اُس کو
عارفوں کی اصطلاح میں مراقبہ اُس آیۃ کا اور تجلی معنوی اُس آیۃ کے کہتے ہیں جسوقت عارف وہ
آیۃ پڑھتا ہے اُس کیفیت کو سمجھتا ہے اور اس کیفیت سے انتقال کرے یا دلالت کرے مقامات
سلوک کے کسی مقام پر مانند توکل و رضا و صبر اور وہ مقام ایک مدلولات میں سے ہوتا ہے اُس آیۃ
کے جیسے ہمنے پہلے اشارہ کیا ہے حٰمٓ تَنزِیلُ الکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ العَزِیزِ الحَکِیمِ آہ دلالت کرتی
ہے اولیاء کے بہت بڑے حالات پر کہ تخلق ان گیارہ اسم کا اور اُس کے مانند کا آیۃ حسبی اللّٰہ لا الٰہ الا ہو
علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم دلالت کرتی ہے توکل کے مقام پر آیہ اِنَّ وَلِیِّ اللّٰہُ الَّذِی
نَزَّلَ الکِتَابَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِینَ تولیت کے حال پر دلالت کرتی ہے یعنی توجہ ملاء اعلیٰ
کے واسطے حفاظت اس شخص کے اور ایسی آیتوں کی تلاوت ایسے حالات کو پیدا کرتی ہے اور دین
کی یاد دلاتی ہے نفس کو اور اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مرسلین کے حالات کا نمونہ ہے وہ حالات
اولیاء اہل ارشاد ہے اور سابقین کا نمونہ ہے وہ ابرار اور اصحاب یمین ہیں تو جو آیت یا حدیث کہ اُس میں
مرسلین کا ذکر ہو مشابہت کرتی ہے حالات اہل ارشاد سے اور جہاں ذکر حالات سابقین ہو انتقال کرتا
ہے ذہن حالات ابرار و اصحاب الیمین کے حالات کی طرف اور اسی سبب ہم نے کہا کہ اِنَّکَ

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سے عارف حالات اصحاب ارشاد سمجھتا ہے اور ان آیات کی تلاوت سے حقائق کا سراغ لگاتا ہے اور اُن میں سے یہ ہے کہ اہل اعمال تصریفیہ آیت کے مضمون سے بدون ملاحظہ کرنے پہلے پیچھے مضمون کے اور شان نزول کے مضمون سمجھتے ہیں اور ایک طرح کی دعوت ملکیہ کے تدبیر کے عمل کرتے ہیں اور وہ کیا ہے انتقال شبیہ ہے نقول لینے والے کے انتقل سے ایک شخص کے کلام سے مثل خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ معرف ہے واسطے بیان کافروں کے حال کے لیکن بطریق فال کے دشمنوں کا ساکت کرنا اور اُن کے نفس میں تصرف کرنا کہ ایذا دینے سے باز رہیں سمجھتا ہے اور مثلاً اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ واسطے دشمنوں کے تفرقہ اور پریشانی کے کام میں لائے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ واسطے دفع حزن اور دل کی بیقراری کے هُوَ الَّذِيْٓ اَلَّفَ واسطے اُلفت دو مصاحبوں کے اسی قسم سے ہے اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا دشمنوں کی دشمنی روکنے کیواسطے حالانکہ یہاں مراد قوم کے عناد اور دین کے دقائق نہ سمجھنے سے ہے اور اُن میں سے یہ ہے کہ عارف کے نفس میں ایک کیفیت آئی توحید اور انس و ہیبت وغیرہ کے اُس حالت میں کوئی قرآن یا حدیث کا اُس پر القا ہو بیان کیفیت نفسانیہ سے اور اس آیۃ یا حدیث سے ایک خطرہ پیدا ہو اس مقام کے نکتوں اور معرفتوں میں سے اُس کو اعتبار کہتے ہیں اُسکی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص لیلی مجنوں کا قصہ گائے اور سننے والا اُس کو اپنے محبوب کی مہربانی یا نامہربانی کا خیال کرے یا فراق کی تلخی یاد کرے اور اُس کی طرف انتقال کرے اور اُس کو وجد و خروش گھیر لے اور علوم جو مبدأ فیاض سے افاضہ ہوتے ہیں اُنکی حقیقت دو قسم ہے ایک تو قسم کہ سلسلہ جنبان ظاہری کے نفس کی استعداد کے موافق نازل ہو اور ایک قسم کہ اُس کا سلسلہ جنبان ہو کسی آیۃ کا سننا یا کسی حدیث کا یا کسی شل کا اور دونوں مبدأ فیاض سے فیضان میں برابر ہیں یہاں غلطی نکرنا اور تصرفات فکریہ بے سروپا کو بمنزلہ اعتبارات شیخ ابن عربی کے نجاننا اس لئے کہ امر اصل فیضان الہام ہے اور بیان اُس آیت کا تقریب فیضان کے ہے جیسے کبھی صورت خواب معہ اُس کی خصوصیتوں کے یاد کرتے ہیں تصرفات فکریہ کہاں اور الہام ربانی کہاں۔

نوان فن حامیمہ مقطعات قرآن عظیم کے معانی میں

اور یہاں واضح ہوتا ہے کہ قول مفسرین کا کہ یہ سورتوں کے نام ہیں متحقق ہے لیکن ان کا نام رکھنا وصف کلی سے ہے جیسے بادشاہ دوزیر وعالم وقاضی نہ خصوصیت فردیت اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ شیخ ابوالحسن بعض مقطعات کو کس وجہ سے اس حزب میں لائے ہیں علم عربیت کے دقیقوں میں ہے یہ کہ کبھی مادۂ لغت کے متفق ہوتے ہیں بیچ بعض حروف ما بہ الاتفاق کے واسطے مفہوم عام کے واقع ہوتے ہیں اور ما بہ الامتیاز واسطے خصوصیت معنی مادہ کے مثلاً نون اور فا کہ ایک چیز کے نکلنے کی صورت ہے نفق و نفر و نفق و نفد و نفث و نفظ و نفس و نفخ و لفد و نقص و نفح و نفل و نفد و نفی یہ سب متفق ہیں خروج کے معنی میں اور ہر ایک دوسرے سے علیحدہ ہے بتحصیل معنی مبہم ایک خاص صورت سے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہا دمیم کو عوض فا کے لیتے ہیں بوجہ قرب مخرج دو سواری کے مثل سرو نبق و نبش و نبت سرو نبح و رمح و نبص و نما و نم و نقص و نمس اور کبھی قلب کرتے ہیں اور معنے میں بھی فرق رکھتے ہیں جو جبذ و جذب کیا ہے مثل عنف و عفن اور یہ امر یہاں متصف بسبب مقطر سے ہوتا ہے یا یہ کہ نون کے ایک معنے ہیں لطیف اور وہ خروج و انتقال ہے ایک محل میں اور اسی طور ہا؛ کو غائب کی ضمیر میں طرح طرح سے استعمال کرتے ہیں اور اُن سب کے معنے ایک ذات متعین کی طرف راجع ہیں ایک قسم کے تعین سے جو ہماری نظر سے غائب ہے اور اسی طرح ہل و ہمر و ہمس و ہرب و ہبط ایک قسم کی مناسبت سے التفات طرف مرتبہ غائب سے کرتے ہیں اُس جہت سے کہ مبتلا ہونا حرکت میں اُس مرتبہ سے ہے ساتھ جسم محسوس کے اور میم اشارہ عالم محسوس سے ہے بسبب جمع ہونے صورتوں شمسی کے ایک محل میں اسواسطے تثنیہ اور جمع میں ہما و ہم کہتے ہیں جیسا کہ ان کلمات میں تم نے جانا اور ہرب کو یا مقلوب ہبر کا ہے اسی طرح قاف اشارہ اس محسوس سے ہے بسبب شدت و سختی و قبض و قرب و قسر و قہر و قسی و قصد و نقب و نقر و نقص و نقض یہ سب بمعنی خروج و حرکت بطرف جسم شدید کے اسمیں تاثیر کے قصد سے اور نقر و ثقب و قطع و ختم ایک امر محسوس کو منتشر کرنا بہت جگہوں میں اور عین وہی ہار ہے جب اُسکی ایک قسم کی چمک کو نظر کریں اور حا وہی ہا ہے جب قصد ظہور و آشکارا کا اُس کے ساتھ ملائیں حم و حما و حیا و حنا اور یہ سخن بہت دراز ہے ہم قصہ مختصر کرتے ہیں کہیعص کاف مثل قاف کے ہے یعنے صورت و نسبت اس عالم کی اسمیں مداخلت کرتی ہے ہار یعنی جو معنی غیب ملکوت میں متحقق ہوئے وجود اجمالی کے ساتھ یا یعنے توجہ سریان اور منتشر ہونا اور عالم غیب کے ضمن میں ہونا ع یعنی حقیقت مثالیہ کہ نہایت چمک اور براقیت ہو ص یعنی خوق کی جانب حرکت جو افراد بشر کے افضل کاملوں کے نفسوں سے واقع

ہو یا حرکت بشریت کے پستی سے ملکیت کے اونچی طرف مناسبت اور مشابہت کے کسی وجہ سے انتقال کریں حاصل یہ ہے کہ تفسیر کرتے ہیں نشانات کی یا یہ کہ مداخلت کرے ہمم ملاء اعلی کی اور حاملان عرش کی اور خواص صورتوں مثالیوں اسماء و آیات کے اور ہمم اور داعیہ بنی آدم کے کامل نفسوں کے اور ان چیزوں سے نشانات مسخر ہوں طلس طا یعنی فخیم سّ سریان کرے عالم میں حم حا یعنی متعین غیب میں ملکوت کے لباس پہنا ہو قصد ظہور کا متوجہ ہو م یعنی عالم محسوس کثیف جو صورتیں متراکمہ و درہم پیچیدہ رکھتا ہے عسق ع یعنی نہایت چمکنے ملاحظہ اُس کے قصد ظہور کے سریان کرتا ہے قاف میں یعنی باس عالم سخت قاسی میں گرہ کھائی ہے اور سخت ہو گیا ہے حاصل معنی یہ ہیں کہ جو فیض عالم اعلیٰ سے نازل ہوتا ہے اس عالم میں اُس کو مسخر کرے اور اُسکی قوت کو متلاشی کر دے۔

دسواں لامعہ۔ بیان حقیقت دعوت ملکیہ اور اُسکی شرطوں کا اجمالی اشارہ

اور یہاں واضح ہوتا ہے بہت سے اعمال تصریحہ کا سر اور اُسکی کیفیتوں اور شرطوں کا کہ اہل اللہ نے اُسکی تصریح و تلویح کی ہے حزب البحر دعوت ملکیہ کے قسم سے ہے اور دعوت نام اُس صلبیہ کا ہے جس کے سبب عالم کا نظام موافق ہو ساتھ امر کے اُسکی دعوت کریں اور یہ تدبیر صلبیہ بطریق غلبہ قہر کے نظامیت عالم پر نہیں ہوتی بلکہ اپنے تئیں اور اپنے احوال کو مناسب کرتی ہے مصلحت کلیہ کی اسواسطے کہ اصل نظام عالم کا تدبیر الٰہی سے وابستہ ہے اور معنی تدبیر کیمو افق کرنا طبائع و خواص کا ہے صور نوعیہ کے عالم میں ساتھ خیر مطلق کے اور اُس کا قاعدہ ہے ایسا کہ تمام و کمال اُسکی معرفت انسان کے مقدور میں نہیں لیکن موافق تجربہ اور الہام کے نکتہ دریافت کر لیتے ہیں مثلاً دریا کی طبیعت یہ ہے کہ لکڑی کو نہ ڈبوئے اور طبیعت ہوا کی تقاضا کرتی ہے کہ اگر بادبان میں لپٹ جائے و گرہ کھا جائے تو قوی میل اپنے مقابل کی طرف اس سے پیدا ہو جب یہ امر اس قدر فراست و تجربہ سے دریافت ہوا تو حیلہ کیا کہ لکڑی کی کشتی بنائی اور ایک بادبان خاص وجہ سے بلند کیا تو دریا کے اور ہوا کی طبیعت نے اپنا کام کیا مگر ایسی وجہ سے کہ ان کی مراد کیموافق ہو اور وہ کیا ہے بوجھ اُٹھانے اور کسی شہر مقرر کی طرف لیجانے اسی طرح صاحب دعوت بعضے اعمال واذکار کی ہیئت مخصوص بناتے ہیں جو ہیئت میں مناسبت ملائکہ سے رکھے یا قوائے افلاک سے

پس تدبیر الٰہی بعد اس اکتساب ہیئت کے اقتضا کرتی ہے کہ اُس پر قابض کریں جیسے منسوبات ملائکہ یا قوائے افلاک اور صورت حال مشابہ ہوتی ہے یا یہ کہ گرمی کسی جسم میں پیدا کریں اور وہاں سے آگ کے آثار ظاہر ہوں اس لئے کہ آگ گرمی سے دوستی رکھتی ہے کیفقدر اُس کو کھینچتی ہے یہ ہیں معنے دعوت کے بطور عموم اور معنی دعوت ملکیہ کے اعلیٰ وجہ الخصوص یہ ہیں کہ دعوت پڑھنے والا تشبیہ پیدا کرتا ہے ملائکہ سفلیہ کے ساتھ جو زمین آسمان میں تصرف کرتے ہیں ایسی کسی وجہ سے جو مشابہت رکھے اور داعیہ مراد اپنے دلمیں ایسی وجہ سے کہ مناسب ہو داعیہ ملکیہ کے نہ ایسی وجہ سے کہ مناسب ہو بہائم کے دواعی کے اور اُس تشبیہ کے تقویت کرتی ہے بہت سے عمل کہ اُن کو وجودعینہ ملائکہ میں جان لیا ہے باوجود اُس کی نظیر کے اور اُس داعیہ کی تقویت کرتا ہے تلاوت اسما اور آیات کی تلاوت سے جو کہ بطریق نقول کے دلالت کرتے ہیں اُس داعیہ کی نوع پر اور بعض منسوبات اُس کوکب پر کہ مرادداعی کے اس کی سعادت کے منسوبات ہے کام میں لاتا ہے اور قبولیت دعا کیوقت جو شرع شریف میں اُنکی طلب کی تخصیص کی ہے اُن سے مخصوص کرتا ہے ساتھ ان اعمال کے پس اس مجموعی کے سبب عالم مؤثر ہوتا ہے بواسطے تدبیر الٰہی کے اُس داعیہ سے جس طور عالم میں اثر ہوتا ہے ملائکہ کے دواعی کا اور اُس داعیہ رنگ الہاماً اور احالتاً عالم میں نازل ہوتا ہے اسی طور اس داعی کے داعیہ کا رنگ عالم میں نازل ہوتا ہے تو کہتے ہیں دعا قبول ہوگئی اور عالم کو تسخیر کیا اور اُس میں تصرف کیا اس تقریر سے دعوت ملکیہ کے ارکان واضح ہوگئے کہ پانچ ہیں ملائکہ سے تشبیہ اور دل میں داعیہ کا ہونا اور ہمت کی آنکھ اُدھر کو لگانے اور اسماء و آیات کا تلاوت کرنا اور اس ستارے سے جو سعادت سے منسوب ہے اُس کا لباس پہنا اور قبولیت اور انتشار روحانیہ کے وقت اختیار کرنا اعمال تصریفیہ کا جو اصحاب دعوت ملکیہ سے منقول ہیں جیسے ابوالحسن شاذلیؒ سے کتاب سر جلیل اور ابو العباس بونی سے شمس المعارف میں سب بھری ہوئی ہیں ان پانچوں شرطوں کی رعایت سے اعمال تصریفیہ کے اختیار میں اجتہاد کا رستہ کھلا ہوا ہے جیسے طبیب قرابادین سے نسخہ نکال لیتے ہیں الحاصل جو شریعت میں امر ہے جمعہ کے روز نہانا اور اچھے کپڑے پہننے اور خوشبو لگانی اور سویرے مسجد میں جانا کہ ایک قسم اعتکاف کی ہے اور استغفار اور درود شریف پڑھنے میں مشغول ہونا اور نفل نماز پڑھنی اور خطبہ سننا اور جمعہ کے فرض بڑی جماعت سے پڑھنے یہ سب باتیں تشبہ بملائکہ کی قسم سے ہیں اس فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ اول وقت سے جب صبح صادق طلوع ہو روشنی ہوتے تک صبح کے مقابل بیٹھنا اور اُس نور کی آنکھیں لگائے رکھنی اور یا نورؓ کو بار بار پڑھنا ایک ہزار بار اس

سے کیفیت ملکیہ کو قوت ہوتی ہے۔ اور حدیث نفسی کو دور کرتی ہے واللہ اعلم اور معدہ کو تنوع کھانوں سے
پاک رکھنا اور ردی بیماریوں سے پاک رہنا اور غذا لطیف جو معدہ پر سبک ہو جو کیلوس کو آرام دے
اور کیموس صالح پیدا کرے اور نفس کی باتوں سے دور ہونا اور جماع کا خطرہ دل میں نہ لانا ان سب
باتوں سے ملائکہ سے تشبہ پیدا ہوتا ہے داعیہ بہیمیہ نفس کی خواہش شہو یا ورسبعیہ سے ہوتا ہے۔
اور داعیہ ملکیہ عقل میں ہوتا ہے بہ سبب انتظام خیر کی معرفت کے اور ہیئت کو اکے لباس پہننے سے
یہ مراد ہے کہ سدس سعادت شمس سے منسوب ہے۔ اور ثمن سعادت مشتری سے منسوب ہے۔ اور خمس
سعادت زہرہ سے اور مثلث سعادت قمر سے۔ اور قبولیت کے وقت آدھی رات اور طلوع صبح کا وقت
آفتاب نکلنے تک اور وقت زوال شمس کے کبد سما سے۔ اور وقت غروب آفتاب۔ اور رمضان شریف
کے آخیر کے عشرہ کے طاق راتیں۔ اور ساعت مرجوہ جمعہ۔ اور شب برات۔ اور عشرہ عرفہ۔ اور بعضے
اہل دعوت نجومیہ وقتوں کا اعتبار کرتے ہیں اور پسندیدہ وہی ہے جو ہم نے اول کہا۔ اور ہیئت سے میوہ
خوش مزہ۔ اور درخت ثمر ور حاضر کرنے۔ اور ان سے اعمال تصریفیہ میں مدد ڈھونڈھنے سعادت
مشتری کے مناسب ہے۔ اور طیب نباتی سعادت زہرہ کے قریب ہے۔ اور پرانے مقبروں کی خاک
اور طیور وحشی کے پر جیسے گدھ۔ زحل کے قریب ہے۔ اور مرغ کا خون اور درندوں کا چمڑا اور جانوروں
کا گوشت مریخ کے قریب ہے۔

گیارھواں لمعہ حزب البحر کے بعض خواص کے بیان میں جو اس فقیر نے نور توفیق سے دریافت کئے ہیں

اور اس کے استعمال کے طریقہ کا بیان اور پروجہ کلی کے حزب البحر کا حکم بہت اعمال تصریفیہ میں جاری ہے
مگر اس کا یہ طریق ہے کہ اس فقرہ کو پہچانے جو اسکی حاجت کے مناسب ہو۔ اور اس بات کا
پہچاننا اس صورت مثالیہ کے دیکھنے سے ہے جو بہت پڑھنے والے کے خیال میں آتی ہے اور اس
کی مناسبت کی معرفت سے جو کو اکب اور انکے منسوبات سے ہے۔ بعد اس کے تقویت کرتی ہے اس
فقرہ کی تاثیر اور اپنی مراد کا تصور کرے اس فقرہ کی تلاوت کے ضمن میں اور جب اس فقرے کو
پڑھے وہی صورت خیال میں لائے اور اس کو بار بار پڑھے ستر مرتبہ یا سات دفعہ یا تین بار
جسقدر میں اس کا نفس منشرح ہو اور جو آیۃ اس کے مناسب ہو وہ تلاوت کرے۔ اس کے
ساتھ یا کوئی اسم اس کے مناسب اس کے ساتھ پڑھے اس کے اس حزب کو تمام کرے۔

اور کچھ مضائقہ نہیں اگر ہم اُس کے بعضے موقعوں پر آگاہ کریں تو لیس لفظ رحیم تک مدد کرتی ہے
حفظ پر اور فہم اور وسوسوں کے اثر کرنے پر اور اسی طرح تَبٰرَكَ الْعِصْمَةُ کے فائدے ہیں.
اور لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ لفظ ظلما تک ہیں فائدہ ہے ظالموں کی آنکھوں سے چھپنے میں
اور اسی طور بِسْمِ اللّٰهِ یَا رَبَّنَا لفظ محفوظ تک اور لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ ہے واسطے دشمنوں سے کے
ساکت کرنے کے اور اُنکے ضرر پہنچانے کے مفید ہے اور اسی طرح اَطْمِسْ سے لفظ یرجعون تک
اور واسطے تسخیر ملوک اور امیروں کے اور لڑائی کے غلبے کے واسطے اور جو کام بند ہو جسکی تدبیر نظر نہ آئے.
اور جو سخت بیماری کہ اس کا علاج نہ ہو سکے لفظ ثبتنا لفظ الی الملکوت تک اور واسطے نفقۂ غیب کے
اور واسطے امر آئندہ کے کشف کے اور واسطے طلب انواع کرامات کے جیسے دن کا حال معلوم کرنا.
اور پانی پر چلنا وغیرہ بیچ ھَبْ لَنَا کے لفظ قدیر تک اور جو آیۃ کے مناسب
نفقہ غیر کے ہے. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ الآیۃ اور ختم حاجت بر آنے
کے لئے اور کفایت مہمات کے اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا آہ اور درمیان بیوی کی محبت کے واسطے
جو دونوں ناراض ہوں ایک دوسرے سے اور جو دو شخصوں میں تنازع ہو بیچ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
يَلْتَقِيٰنِ اور جو شخص ایسے حال میں مغلوب ہو کہ آداب شرع کی نگہبانی اُس حال میں مشکل ہو اس
آیت کو بہت پڑھا کرے اور جو شخص لیکر بھاگ جائے اُس کے واسطے تجربہ ہے وَجَعَلْنَا مِنْ
بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. اور دشمنوں
کے ساکت کرنیکو بیچ لفظ حٰمٓ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ تک اور چوروں اور ظالموں سے بچنے کو بِسْمِ اللّٰهِ
یَا رَبَّنَا اور واسطے دفع نظر بد اور جادو اور ہمت اہل ہمم کے سِتْرُ الْعَرْشِ اور واسطے علم لدنیہ کی
طلب کے حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اور واسطے دفع زہر اور درندوں کے اور دردوں کے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ اور واسطے مکاروں کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اور باغ اور گھر کی آبادی کے واسطے
اور جو کچھ اس قسم سے ہو. اُنْظُرُوْا لیکن مثمن میں لکھنا چاہیئے اور واسطے حفاظت متاع و اسباب
کے فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا اور نفقۃ الغیب کے واسطے بھی اِنَّ وَلِيِّ يَ اللّٰهُ الَّذِيْ اور دفع قید اور
اس کے مثل کو حَسْبِيَ اللّٰهُ اور واسطے خراب ہونے اہل فسق کے گھر کے پرانے مقبرہ کی خاک لے اور اُس
کی ایک سقف بنائے اُس کے ایک طرف شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ہ
اور دوسری طرف کو نَشَآءُ لَطَمَسْنَا لفظ یَرْجِعُوْنَ تک لکھے اور اُس گھر میں ڈالدے اور واسطے
دشمنوں کی شکست کے اسی آیت کو نشان کے دونوں طرف لکھے اور اُن کے سامنے کھولے اور

اسی طور رعیت کے دل میں ہیبت ڈالنے کو دشمن اُنظُرْنَا کا اور حم حم لفظ لَا یُنْصَرُوْنَ تک
اسی ساعت میں لکھکر اپنے بازو پر باندھے اور روزے کیواسطے سات مرتبہ دَھَبْ لَنَا بعد اس کے
اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ
تین بار اور اُس عورت پر دم کرے اور واسطے نامرد کے سات بار وَھَبْ لَنَا اور سو مرتبہ یَا قَوِیُّ
اور یہ بحث بہت دراز ہے تھوڑی بات اُس میں کی ذہن میں چھوڑتا ہوں۔ اور میں تعجب کرتا ہوں
اس شخص سے جو اول و آخر حزب البحر کے اعتصام اور اختتام پڑھتا ہے اور واسطے قوت بعضی جلالیہ
حروف کے دعائے جمالیہ پڑھتا ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ شیخ نے اپنے علم وسیع کے سبب خود
آپ سب مراتب کی رعایت رکھی ہے کہ ابتدا کرتا ہے۔ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ آہ سے اختتام کرتا ہے
حَسْبِیَ اللّٰہُ اور بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ اور لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اور کلمہ جلالی کے برابر میں کلمہ جمالی لاتا ہے۔

بارھواں ھامعہ حزب البحر کی اسناد میں

اور یہاں ظاہر ہوتا ہے کہ سوا اسناد ظاہر کے ایک اور بھی اہل اللہ کا طریقہ ہے ایسے امروں میں اسناد
مجکو بالمشافہ اپنی زبان سے حزب البحر کی اجازت دی ہمارے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی نے
فرمایا میں نے پڑھی ہے حزب البحر شیخ احمد نخلی سے اُنہوں نے مجکو اس کی اجازت دی روایت اور
اجازت کی رو سے جو انکو شیخ عیسیٰ مغربی نے دیئے تھے اور ان شیخ عیسیٰ مغربی کو اجازت اور
روایت ہے ابو الصلاح علی بن عبد الواحد الانصاری سے انکو ابو الیاس احمد مقری سے انکو اپنے
چچا سعید بن احمد مقری سے اُنکو ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد الجلیل تنیسی سے انکو اپنے باپ سے
انکو ابو الفضل محمد بن احمد بن محمد بن مرزوق حفید سے اُنکو ابو طیب بن غلوان تونسی سے ان کو
ابو الحسن محمد بن محمد بن احمد بطرنی سے انکو اپنے باپ سے ابو الغرایم قاضی بن سلطان خادم شیخ ابو الحسن
شاذلی سے اور ایضاً شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار شاذلی سے اور ایضاً شیخ احمد نخلی کو حاصل
ہوئی شیخ محمد بابلی سے اُنکو شیخ سالم سنہوری سے اُنکو نجم غیطی سے انکو شیخ الاسلام زکریا سے
انکو عز عبد الرحیم بن فرات سے اُنکو تاج عبد الوہاب بن علی سبکی سے انکو شیخ ابن عطاء اللہ سے انکو امام
شیخ احمد بن عمر مرسی سے انکو ابو الحسن شیخ علی الشاذلی سے اللہ تعالیٰ ہمکو اُن کے طفیل نفع دے آمین
ایسی اسناد صحیح دنیا میں بہت کم پائی جاتی ہے لیکن اس فقیر کو حزب البحر کے ایک اور اسناد بھی حاصل
ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر کو قائم کیا ہے مقام میں شیخ ابو الحسن شاذلی کے اور متوجہ کیا ہے اُس تجلی

کی طرف جو شیخ کی قبلہ بہت تھی اور اُس نسبت سے جو شیخ کو حاصل تھی تلبس کیا ہے اور شیخ کا مزاج دیا اور اُس تجلی کے اقتضاء سے اُس نسبت کو فراخ کر دیا اور حزب البحر کو منزلہ کرہ کے کر دیا واسطے مشاہدہ طرف اعلیٰ کے کہ وہ مجھے مل گیا اور میں نے اپنے سے اُسے اخذ کیا اور میرے نفس نے عطا کی تو ایکبار اس قسم کے بہت علم مشہود ہو گئے اور لکھنے کے وقت جو یاد رہے وہ لکھے تمام ہوا مقدمہ بازہ حامعوں کے تمام ہونے سے اب مقصد شروع کرتا ہوں۔

مقصد

مقصد

کلمات حزب البحر کے شرح کرنے میں تحت لفظی ترجمہ کے، اور جو اُن کلمات سے شرعیہ نکتے متعلق ہیں اور اُنکی تفصیل کے اُس کے جو اُن کلمات میں متضمن ہیں ابو درداء کے قول کے موافق فقیہ نہیں ہوتا جب تک ایک آیۃ کو بہت سے محل پر نرکھے اور جو اُس کے متعلق باریک باتیں ہیں اشارات کا علم اور مقرر کرنا اُس کے معانی کا اعمال تصریفیہ کے اعتبار سے تاکہ ظاہر ہو کہ کون سا کلمہ کس مطلب کی صلاحیت رکھتا ہے واللہ اعلم یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ اَنْتَ رَبِّیْ وَعِلْمُکَ حَسْبِیْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّیْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِیْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَاَنْتَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ **ترجمہ** ای بلند مرتبہ اے بزرگ قدر اے بردبار ای دانا اے اسرار تو میرا پروردگار ہے اور تیرا علم مجھکو کافی ہے پس میرا پروردگار بہت اچھا پروردگار ہے اور میرا کفایت کرنیوالا بہت اچھا کفایت کرنیوالا ہے تو جسکو چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور تو غالب مہربان ہے۔

حامعہ اولیٰ

حامعہ اولیٰ

شیخ نے چاہا کہ اول کلام میں توجہ کرے جناب الٰہی میں اُن بعضے ناموں سے جو تدلی اعظم کے آثار کی تفصیلوں سے مشتق ہوئے ہیں اور اپنے نفس کو جنبش دے اور نفس ہیں جو صفت شہود و تجلی پوشیدہ ہے اُسے حاضر کرے اسواسطے کہ یہ قبولیت دعا کیواسطے بہت اچھا سبب ہے۔

حامعہ دوسرا

حامعہ دوسرا شیخ نے ان چار ناموں سے شروع کی اس لئے کہ ان چاروں اسم سے شیخ متخلق تھا تو ان چار ناموں کا ذکر بہت خوب ہے نفس کی جنبش دینے کو اور جو اُسمیں پوشیدہ ہے اُس کے مستحضر کرنے کو پس شیخ متخلق ہے اسم علی سے کہ اُس کی ہمت کو حقیقت تدلی اعظم سے علاقہ ہے اور اس کی ہمت کو جو زمین آسمان میں ہے اسباب علویہ و سفلیہ سب سے علیحدگی ہے اور اُسکی نظر ان سب تدبیرات جزئیہ سے جو عالم میں ہیں تدبیر کلی جمع میں نفوذ کئے ہوئے ہے جو عرش کے درمیان سے فوارہ کی مانند جوش زن ہے اور شیخ اسم اعظم سے متخلق ہے اس اعتبار سے کہ اُس کی

کہ اُسکی عظمت کا فلک میں ظہور ہے کہ بہت اللہ کے نیک بندے اس کے مطیع ہیں اور ملکوت میں اُس کا ذکر ملائکہ میں پھیلا ہوا ہے اس لئے کہ ملاء اعلیٰ کی ہمتیں متوجہ ہیں اُس کی تکمیل اور آسانی کو اور اُن ہمتوں سے ملاء سافل کے نفوس میں نرمی اور رسا و سرایت کئے ہوئے ہے اور وہاں سے الہام منعقد ہوئے ہیں اور اس مسئلہ کی حدیث صحیح شاہد ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ندا کرتا ہے آسمان و زمین میں اُس کے قبول کی اور شیخ متخلق ہے اسم حلیم سے کہ شیخ کے مزاج میں خلق حلم غالب ہے اس لئے کہ شیخ جنود زہرہ میں سے ہے کہ دمبدم بڑھتا ہے اور اپنے میں آپ چمکتا ہے نہ کسی سے حاضرین میں سے التجا کرتا ہے اور نہ کسی سے مناقشہ رکھتا ہے اور نہ کسی سے بدلا لیتا ہے اور شیخ متخلق ہے علیم کے اسم سے کہ شرع کے علوم کسبی اور علوم وہبی لدنی سے اچھا حصہ ملا ہوا ہے اور اُن علموں سے خوش ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ سب اُس کے نفس سے جوش زن ہیں۔

یہاں یہ امر جان لینا چاہئے کہ تدلی اعظم ایک وجہ سے وجوہ تشبیہ سے بمنزلہ آئینہ کے ہے جو عارف اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہے پہلے وہ ہی اسماء اُس کو نظر آتے ہیں جیسے اُس کا جوہر بہت سے اصل جبلیت میں منبسط ہوا ہے پس اُس کے کلام میں غالب شرح و تفصیل انہیں اسماء کی ہوگی اگرچہ اُس کی وسعت علم سب اسماء کو پہنچتی ہے۔

ہامعہ تیسرا شیخ ان کلمات سے کہ انت ربی و علمت حسبی آہ نسبت التجا کی حقیقت کو اور اس کے اسرار کو اسواسطے کہ اس نسبت کی حقیقت معرفت ربوبیت کی ہے اور اس پر بالکل بھروسا کرنا اور اُس کو اپنا کارساز جاننا اور اُس نسبت کے آثار ظہور اللہ کا متولی ہونے کا ہے سب باتوں میں جو اس شخص سے منسوب ہیں لیکن اس نسبت میں تین جزو ہیں جیسے شہد میں روغن اور مشک ملائیں تو چکنائی روغن کی اور مٹھاس شہد کی اور خوشبو مشک کی ہوگی۔ اور تینوں کے مرکب کرنے سے حالت مطلوبہ بہم پہنچے گی تو اسی طرح معرفت ربوبیت کے سر سے ہے اور اُس پر بالکل بھروسا کرنا قلب کا کام ہے اور اُس پر راضی ہونا اور لذت اُس کی اُٹھانی اور جس سے یہ ربوبیت پہچانی جائے اور اس بھروسے کو اچھا جاننا روح کا کام ہے۔ اور تینوں کے جمع ہونے سے حالت اتصال حاصل ہوتی ہے شیخ چاہتا ہے کہ اشارہ اجمالی کرے ان تینوں کیفیتوں کا تا اپنی نسبت کو مع سب اجزاء کے مستحضر کرے تو لفظ انتَ ربی میں معرفت ربوبیت کو یاد کرتا ہے اور لفظ علمت حسبی میں اپنے بھروسے کو اور فنعم الرب ربی و نعم الحسیب حسبی میں لذت اُٹھاتا ہے اُس معرفت اور بھروسے کی۔

ہامعہ چوتھا

ہامعہ چوتھا شیخ کی مہربانی طلب کرنے کے محل میں اور سوال کی تمہید میں اسم رب کو لایا اسواسطے کہ رب مقتضی ہے مربوب کی تربیت اور کمال کے درجے کو پہنچانے کا اور قبول کرنے کا دعائے حالی اور دعائے قالی کا کہ وہ دعائے حالی کا سایہ ہے اُس میں سے پیدا ہوتا ہے اُس کی ایسی مثال ہے جیسے درخت کا ہر پتہ طبیعت شجریہ سے راہ رکھتا ہے اور اُسی راہ سے جسم برگ کو وہ پہنچا ہے تو اُس راہ کا نام باعتبار طبیعت شجریہ کے ربوبیت ہے اور باعتبار برگ کے التجا سوال اس برگ کی استعداد ہمیشہ بچہ کی طرح پستان تربیت کو چوستی ہے اور پستان تربیت خالص دودھ دیتی ہے اگر اس برگ کو قوت ممیزہ ہوتی تو وہ راہ اُس کی قوۃ علمیہ میں سایہ بھیجتی وہ سوال قالی ہوتا صاحبان اختیار کے نفسوں میں وہ عزیمت وہمت کہ فی الحقیقت ترشح اور رساؤ جبلی ہے بہت تاثیر رکھتا ہے اور وہ ہزارواں حصہ ہے وجود مرادات کے پورے غلبہ کا۔

ہامعہ پانچواں شیخ اس کلمہ سے کہ علمک حسبی اپنے نفس کو مقام توکل اور تفویض یاد دلاتا ہے بنی آدم سے مراد مانگتے ہیں گمان توکل کے بھولنے کا ہے اسی لئے شارع نے حاجت مانگنے سے پہلے نماز اور دعا شروع کی ہے تاکہ اُس زہر قاتل کے واسطے وہ تریاق ہو اسی طرح جو عارف جمع الجمع کے رتبہ کو پہنچا ہوا ہے اور بسبب توکل کے ساتھ اُس کے حق میں بُرا نہیں ہے اور سوال تفصیل مراد سے اُس کے واسطے تقدیر کا حجاب نہیں ہوتا پہلے سلسلہ توکل کو اپنے میں جنبش دیتا ہے اور نفس کو اُس کے واسطے سے ہشیار کرتا ہے اسواسطے کہ ایسا نہ ہو کہ تفصیل سوالات میں اپنے مقام کے صدق سے گرجائے تو یہ نفس کو جنبش دینا اس کو گویا صلوٰۃ الحاجت ہے اور تریاق کے مانند ہے۔

ہامعہ چھٹا شیخ اس مقام میں خاص اُس کلمہ کو یاد کرتا ہے جو بوقت آگ میں ڈالنے کے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی زبان سے نکلا تھا کہ حَسْبِيْ مِنْ سُؤَالِيْ عِلْمُهٗ بِحَالِيْ یعنی اُس کا علم میرے حال پر میرے سوال سے کافی ہے اور یہاں ستر یہ ہے کہ جب کوئی کامل کسی کلمہ سے التجا کرتا ہے حضرت غیب میں اور وہ کلمہ مقبول ہوجاتا ہے اور ملاء اعلیٰ کی ہمتیں اُس کی حاجت روائی کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو ملاء سافل میں اُس کلمہ کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اور پہلے اس کے اعمال نامہ میں خوب چمک دمک سے لکھتے ہیں اور وہاں سے اس طور جیسے شہد برتن میں سے رِستا ہے اُس کی تری جماعت ملائکہ کے نفوس میں کچھ سرایت کرتی ہے اور سب اُس کلمہ کے عظمت سے واقف ہوجاتے ہیں

اہلِ زمین کو التجا کے واسطے اس سے بہتر کوئی وسیلہ آسان نہیں اور یہاں اِس
آیۂ کریمہ کا ستر کہ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ کا روشن ہوتا ہے اور انبیاء کی التجاؤں کے ذکر کی
فضیلت خصوصاً اس نظم سے جو قرآن عظیم میں حکایت کی گئی ہے عبرانی و فارسی میں نہیں
یہاں سے واضح ہوتی ہے اہلِ دعوت کو اِس کا بہت اعتبار کرنا چاہیئے جیسے ذوالنون کی
دعا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اور ایوب کی دعا أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ
وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اور دعا زکریا رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
اور حضرت موسیٰ کی دعا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ مقام جمال میں اور رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ
أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ جلال کے مقام میں اور حضرت عیسیٰ کی دعا رَبَّنَا أَنْزِلْ
عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا اور حضرت نوح کی دعا أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ
مقام جمالی میں اور رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا مقام جلال میں
اور حضرت آدم کی دعا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

ہامعہ ساتواں جنود زہرہ میں جو نصرت منصور ہے اور طلب استمدادی اور سوال لسانی کا اس مزاج کے لوگوں کو تقاضا کرتی ہے خلقت سے کمال استغنا ہے اور اپنے رب کے سوا سب سے بے نیاز ہونا اور یہ کہ دوستی و مہربانی خلقت کے نفوس میں پڑے سوا کسی تخصیص کے کہ اُس کے ساتھ تعظیم سے پیش آئیں نہ قہر اور اُن کا فنا کرنا اور نہ اُن پر تصرف مالکانہ کرنا اور قصد اصلی افراد بشر کی طرف اُنکی خصوصیات کے ساتھ چونکہ لحاظ ایک گروہ کا جن پر نصرت ہو یہاں ضعیف ہے اسلئے شیخ نے یوں نہ کہا تنصر علی فلان او فلان یا على اعداء یا على کذ وجہ کیونکہ یہاں مقصود حسن و کمال شخص کا ہے کہ بسبب بعضے افراد بشر کے روشن ہو جائے نہ خراب کرنا اسکا جس کا تصور کیا گیا ہے اور نہ اُس کا اُلٹا حال اور مقہور ہونا ۔

آٹھواں ہامعہ جو شخص جنود زہرہ میں سے ہے اُس کا حجر بہت اگر اسماء سے کشادہ ہوتا ہے تو لفظ عزیز و رحیم یا عزیز و غفار سے خدا کو یاد کرتا ہے نہ ساتھ عزیز و قہار سے اور نہ لفظ عزیز و حکیم سے اسواسطے کہ جو عزت زہرہ سے منسوب ہے وہ رحم و لطف و دوستی سے پیدا ہوتی ہے نہ جہت قہر اور ظلم اور شکست اعداء سے کہ وہ مریخ کے منسوبات سے ہے اور عزت موصوف حکم و سلطنت و فرمان روائے کے منسوبات آفتاب سے ہے لیکن رحیم بہت عام ہے غفار سے اسواسطے کہ رحم جب

پہنچتا ہے گناہوں کے مواخذہ نہ کرنے پر بلکہ گناہوں کے دور کر دینے کو مغفرت کہتے ہیں شیخ
نے عام کو خاص پر اختیار کیا اور ترجیح دی یہاں جان لینا چاہیئے کہ قرآن عظیم کا قہر کمالات تمام
کونوں کے افراد پر ہے اسی سبب سے ایک جائے عزیز قہار لکھا ہے اور ایک جا عزیز حکیم اور کہیں
عزیز و غفار اور ہر کامل اپنے مقام کے موافق ایک آیۃ سے تمسک کرتا ہے اور وہ آیۃ اُس کی
تلاوۃ ہوتی ہے اور اس آیۃ کے اقتطاب سے ہوتا ہے۔

نواں ہامعہ (ہامعہ جمالی) جاننا چاہیئے کہ یہ فقرہ جمالی ہے اس معنے سے کہ صورت مثالیہ جو اس فقرہ سے
نکلتی ہے مناسب رکھتی ہے نفوس کی اصلاح و تربیت سے پس تو اس امر کی صلاحیت رکھتا
ہے کہ جو بادشاہ یا رئیس یہ چاہے کہ اُسکی رعیت اُس سے موافق ہو اور مخالفت نہ کرے اور اُس
سے محبت رکھیں اور موافق شرع اور عقل کے اُس کی تربیت ظاہر ہو اور خدا تعالیٰ غیب سے
اُس کے کام بناوے چاہیئے کہ اس فقرہ کی مواظبت کرے اور اس پر بھروسا کرے نسئلك
العصمة فى الحركات والسكنات والكلمات والارادات والخطرات من الظنون
والشكوك والاوهام الساترة للقلوب عن مطالعة الغيوب **ترجمہ** ہم طلب کرتے
ہیں تجھ سے اپنے نفسوں کی نگہبانی سب حرکات و سکنات میں جو ہمارے اعضا سے پیدا ہوتی
ہے اور سب باتوں میں جو ہماری زبان سے نکلتے ہیں اور سب داعیوں اور خطروں سے جو
ہمارے دل میں پیدا ہوتے ہیں جیسے بُرے بُرے عقیدے اور تردد اور حیرتیں اور شر سے اُن
اعتقادوں اور تردد کے وہموں سے اور اُن وہموں سے جو دلوں کو ڈھانک لیتے ہیں۔ اور
باز رکھتے ہیں مطالعے سے حق علموں کے اور تدبیر یا حکمت کے جو غیب میں مستقر ہے اور
عوام اُس کو نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے۔

پہلا ہامعہ سچے عقیدے اور جھوٹے عقیدے اور خطرے اور وسوسے اچھے راستے کے یا
بری راہ کے ایک بڑا لشکر ہے اللہ کے لشکروں میں سے کہ بنی آدم کے نفسوں پر اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا
ہے تا کہ اُنکو درجات قربت و ہدایت میں پہنچائے یا عذاب دوری و گمراہی میں تو پہلی صورت علمیہ
قوائے باطن میں منتقش ہوتی ہے اور قوت قلب اُس کی یار ہوتی ہے دونوں سے ملکر کسی چیز کی
رغبت یا کسی سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور وہ رغبت و نفرت پھر مزاج قلب و طبع اور بعد کے
ملتی ہے اور اُس سے تاکید ہوتی ہے اور وہ روانی ہوتی ہے دل کی طرف پس داعیہ جسکو ارادہ
کہتے ہیں اور حدیث نفس جسکو خطرے کہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں اگر یہ نفس اعتقادات

حق رکھتا ہے اور شک اور تردد اور حیرت اُسے کچھ نہیں اور اُسے وہم پریشان کرنیوالے نہیں تو سب امور راہ صواب پر ہوتے ہیں اور انجام کو قرب اور نجات پیش آتی ہے اور جو نفس ہیں بُرے اعتقاد جمے ہوئے ہیں اور حیرت اور تردد اور عجز اور وہم اُس کے پریشان کرنیوالے ہیں اُس کا مآل فسق و گمراہی اور خدا سے دوری ہے ۵ از خیلے فخر شان و ننگ شان ۲ و از خیلے صلح شان و جنگ و شان ۵ بہادری اور نامردی اور سخاوت و بخل اور ظلم و عدل اسی لشکر کے سب نیرنگ ہیں اور درمیان خیر کے لشکر کے مقابلہ اور مقاتلہ واقع ہے ایک غالب ہوتا ہے دوسرے کو شکست ہوتی ہے اس واسطے شیخ نے پہلے جو سوال کیا اصلاح حرکات اور سکنات اور دواعی خطرات کا کیا۔

دوسرا معمہ اعتقادات فاسدہ کی حقیقت یہ ہے کہ یقین کرے کسی امر کا جو خلاف واقع ہو اور تحیر و طلب کی حقیقت یہ ہے کہ حقیقت کے ادراک سے عاجز ہو یا قوۃ خیالیہ اور وہمیہ نے اُس کی قوت مجردہ کو روک لیا اور اُس کو حق امروں کے اطمینان کی فرصت نہ دی اور حقیقت اوہام کی یہ ہے کہ تخیلہ اور وہم میں احتمال ضعیفہ پیدا ہو اور نفس کو اطمینان اور رغبت کلی سے باز رکھے اور اُنکی مزاحمت حرکات و سکنات کی مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص چاہتا تھا کہ جہاد کروں کافروں پر یا نہی منکر کروں اُس کے خیال میں آیا کہ کافر اور گناہگار جو کچھ کرتے ہیں سب تقدیر الٰہی سے ہے میں کیوں منع کروں تو یہ مزاحمت ہوئی اللہ کے وعیدوں کی جو جہاد اور نہی منکر کے باب میں وارد ہیں یا وہم کافروں اور گناہگاروں کے غلبہ کا پریشان کرے اور اسی طور کلمہ حق کہنے سے یہ باتیں مزاحمت کرتی ہیں اور اسیطرح ارادے اور خطروں کو تمنے دیکھا ہوگا کہ آدمی تمام شب ایک قبر کی مقدار جگہ میں سوتا رہتا ہے اور اُس کو کچھ اذیت نہیں ہوتی لیکن جو اُس کے ذہن پر وہم غالب ہو جائے کہ میں اس جائے سے نہیں نکل سکوں گا تو سخت قلق ہوتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ مرجائے اور آدمی ایک تنہ درخت کی مقدار جو زمین پر پڑا ہو آمد و رفت کرتا ہے اور اُسی تنہ درخت کو دو دیواروں پر رکھدیں پل کی طرح تو وہم ہوتا ہے گر پڑنے کا ہرگز اُس پر نہیں چل سکتا اور جو چلے تو بے اختیار گر پڑے۔

تیسرا معمہ اعتقادات فاسدہ اور تحیر و اوہام باطلہ کی دو خاصیتیں ہیں ایک تو باعتبار مبداء کے وہ یہ ہے کہ ان اشیاء کا پیدا ہونا اس سبب سے کہ قوائے بہیمیہ اور سبعیہ قوۃ عقلیہ پر مسلط ہو جاتے ہیں اور ملکوت میں کچھ اس کی اصل نہیں ہے کہ اس اصل کا سایہ ہو کر

یہاں نازل ہوئی ہو۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ مثال بری بات کی جیسے ایک گندا درخت ہے اوکھاڑ لیا اوپر سے زمین کے اُس کو ٹھیراؤ نہیں ہے۔ بخلاف اعتقادات حقہ کے اور اطمینان کے کہ اُن کا نفس ناطقہ مقتضے ہے موافق جبلت کے اور رنگین ہونا جبروت وملکوت کے رنگ سے اس کا نتیجہ ہے۔ موافق کسب کے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا یعنی مثال اچھی بات کی جیسے ایک اچھا درخت ہے اُسکی جڑ مضبوط ہے اور ٹہنی آسمان میں پھل لاتا ہے اپنا ہر وقت اپنے رب کے حکم سے اور دوسری خاصیت باعتبار تاثیر کے ہے اس شخص کے حال میں کہ اُسکے وجود کی فرع ہے سو وہ ستر قلوب ہے مطالعہ سے غیبوں کے اور دوڑنا شخص کا ہے مقام کشف دانش سے کہ جو نفس کی تاثیر قبول کرنے سے جبروت وملکوت کے حاصل ہوتا ہے اسی اخیر خصلت کو شیخ نے ذکر کیا اس واسطے کہ اُس کو انہیں اُمور کی شکایت ہے کہ یہ مزاحمت کرتے ہیں افعال جوارح اور قلب اور زبان کو یہ علت ہے اُسکی تخصیص ذکر کے سبب ظاہر کلام کے اور علت اُسکی بسبب باطن کلام کے یہ ہے کہ شیخ اُس جماعت میں سے ہیں جو تدلی اعظم سے آنکھیں لگائے ہوئے ہیں اور مبادی واسباب کی طرف بشیخ کے نسبت کا مقتضا نہیں ہے۔

چوتھا لامعہ عصمت کا سوال سب بنی آدم کو ایک اصول ہی سے ہے خصوصًا ان لوگوں کے جو سلوک راہ تصوف میں آئیں یا تصوف کی راہ چلنے کی توقع رکھتے ہوں اُنکو عصمت کا سوال بہت ضرور ہے خواہ عارف مقتدا کہ شیخ کامل اور دوسری کو کامل کرنے والا ہو خواہ مبتدی ہو جو راہ مستقیم میں چلنا چاہے اور خواہ عوام قوم اسی لئے کہ عارف مقتدا چاہتا ہے کہ اُن کو اپنے خداداد تصرف سے مستقیم راہ میں داخل کرے تینوں فریق کو عصمت کے سوال کی بہت بڑی حاجت ہے اسیواسطے شیخ نے سب سے پہلے خدا تعالیٰ سے حرکات سکنات واردات وکلمات میں عصمت کا سوال کیا کہ ان اُمور میں اکثر مبتلا ہوتا ہے۔

پانچواں لامعہ عارف مقتدا ہر چند کہ صبغۃ اللہ کے نور کے لطیفوں سے مہذب ہے اور اللہ کے تولی میں ہے او فیض خاص کی پناہ میں ہے لیکن اس کو کتنے ہی حادثے کثیر التوقع پیش آتے ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے اُس کے سر میں قوت یقین تو مستقر ہے مگر خیال ووہم اُسکے سترکی اطاعت نہیں کرتے اور اتصال کی حالت نہیں حاصل ہوتی اور اس کو تفرقہ کہتے ہیں اور

چوتھا لامعہ

پانچواں لامعہ

شک محققین نے جو حدیث شریف میں جسکو حضرت خلیل اللہ سے منسوب کیا ہے قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ہم بہت سزاوار ہیں شک کے ابراہیم علیہ السلام سے اشارہ ہے اس آیت کی طرف
اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ یعنی حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے جناب الٰہی سے عرض کیا کہ کیونکر زندہ کرتا ہے مردوں کو اللہ نے فرمایا کیا تو ایمان
نہیں لایا تو انہوں نے کہا کیوں نہیں لایا لیکن اس لئے عرض کرتا ہوں کہ میرے قلب کو
اطمینان ہو جائے تو پس جب سر میں یقین جما تو ایمان تو پورا ہو گیا لیکن جب تک اُس سر کی وہم
وخیال اطاعت نہ کریں اور موافق نہوں دل کی تسلی میسر نہیں ہوتی اور اُن میں سے ایک یہ
ہے کہ سخت درد کے وقت یا بہت تنگدستی کے وقت سر تو اپنے یقین پر جما ہوا ہے اور
قلب اُس کی موافقت نہیں کرتا اور مقام صبر کا میسر نہیں ہوتا اور کبھی حدیث نفس کا غلبہ
ہو جاتا ہے اور مناجات کی حلاوت نہیں حاصل ہوتی اور اُن میں سے ایک یہ ہے کہ اُس کو بشارت
اجمالی ہوتی ہے اچھی مطلوبات کی اور طبیعت بشریہ اس سے ممتزج ہو جاتی ہے اور اس
مطلوبات خیر کا بر آنا بہت طرح سے خیال میں آتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
خواب میں دیکھا کہ دین کا ظہور ہجرت میں ہے ایسے قریہ میں جنہیں بہت کھجوریں ہیں اور
کبھی یمانہ کو گئے اور کبھی ہجر اور حقیقت میں وہ قریہ مدینہ مطہرہ تھا اور اسباب میں یہ آیۃ نازل
ہوئی کہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِهٖ
اس بحث کے ذیل میں یہ جان لینا چاہیئے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عزیمت پر عمل
کرنے سے نزول فرماتے ہیں کبھی مباحات اور مکروہ پر عمل فرماتے تھے اس لئے کہ بیان
شریعت کا بہت اچھی وجہ پر واقع ہو جائے اور وہ مباح و مکروہ آپ کے حق میں عزیمت کی
قسم سے ہوتا تھا واسطے مقرر ہونے بیان شریعت کے اسی طرح احوال و مقامات میں خود بھی
خدا تعالیٰ تنزل میں لاتا تھا بعضے پست موضعوں میں اور اُس کی پستی سے آگاہ کرتا تھا اس
لئے کہ وہ صورت یادگار ہو جائے اور امت میں جو اہل ارشاد لوگ ہوں اُن کو عبرت ہو
اور حقیقت میں وہ پستی کمال بلندی تھی کہ اُس سے تمام لطائف کا حق ادا کیا جاتا ہے اور اُس سے
حاجت مصلحت کلیہ کی پوری کی جاتی ہے امام قائم ہونے میں کاملوں کے موافق اختلاف
اُن کے طبقوں کے اور اس اسباب میں یہ آیۃ ہے۔ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ

تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ اور انہیں سے یہ ہے کہ کبھی اہل ارشاد کو کسی کام پر ہمت باندھیں گے وقت یا عام لوگوں کو وعظ و سخن کہنے کے وقت وہم گھیر لیتا ہے قوم کے اختلاف کا اُنکے کلام ہیں اور دیر کرنے میں وعدہ وغیرہ کے جیسے حضرت یونس کو اتفاق ہوا اور دلجمعی حاصل نہیں ہوتی اور کچھ پیش نہیں جاتی یہ مقام ہیں مقام اکثر پریشانی کے اہل ارشاد کے۔

چھٹا ہامعہ مبتدی کو اوہام و ظنون کی مزاحمت کے مقام بہت ہیں اُنہیں سے ایک اُس وقت کہ ذکر و اوراد میں مشغول ہو اور کچھ نمائش قلب و روح و ستر وغیرہ کے معاملات سے نہ دیکھے اور اس سبب قلق اور بیقراری اور نومیدی ہو اور اُنہیں سے جس وقت اصل نسبت حضور سے اُس کو مشرف کریں لیکن طبیعت نفس سے ایک سیاہ دھواں اُٹھے اور اُس حضور کو برہم کردے بسبب مجرد ہونے کے مادہ منی کا جمع ہو جائے یا بسبب کثرت بُرے خلطوں کے سودا و خون کے جو غیر طبعی ہوں یا بسبب اشیاء محسوسہ کے محبت و عادت کی اس حالت ایک عجیب قلق عارض ہو بلکہ بعضے وقت اپنے مار ڈالنے کا خطرہ پیدا ہو اور اُن میں سے اُس وقت کہ لطیفہ قلبیہ کچھ آگاہ ہو جائے اور نسبت حضور سے مشرف ہو جائے اور وہاں حیرت و دہشت دامنگیر ہو اور یہ حیرت ساتھ حضور کے ایک حالت پیدا کرے اور یہ توحید وجودی جانے اور اُن میں سے اُس وقت کہ اشیاء کا مضمحل ہونا عین واحدہ میں اور امر واحد کا ظہور بہت صورتوں میں اُسپر منکشف ہو اور ابھی ہر حقیقت کے حکم سے ارتباط کا ستر ظاہر نہوا ہو تو حیرت میں رہجائے اور کبھی ہوتا ہے کہ شرع اور عقل کے احکام سے باہر ہو جاتا ہے اور شطح کہتا ہے اور عمل خیر میں سستی و کاہلی کرتا ہے اور اُنہیں سے ہے اُس وقت کہ توحید افعال کا ستر کچھ منکشف ہو جائے اور سبھوں کا ستر ابھی کشادہ نہوا ہو کہ نسبت کی نفی کرے اور ایسا ہو کہ اچھے کام بتانے والوں اور بُرے کاموں سے منع کرنے والوں سے لڑے اور تقدیر سے تمسک کرے اور اُن سے ہے حدیث حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ تو تلاوت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۃ کو وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا اور یہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے ابتدائی سلوک میں تھا۔

ساتواں ہامعہ عوام قوم کو قدم پھسلنے کی بہت جگہ پیش آتی ہیں اُنہیں سے ایک یہ ہے

کر دلی مرشد کو جو دیکھتے ہیں طبیعت کے احکام میں کہ کبھی بھوکا ہے کبھی پیاسا اور کبھی درد میں اور کبھی عورت کی خواہش میں اور کبھی گرمی اور کبھی سردی میں اور جورو بچوں کی شفقت میں اور ایسی ایسی باتوں میں مشغول ہوا تو اُن کے اعتقاد میں فتور آجاتا ہے مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ اور اُن میں سے یہ ہے کہ کبھی جس کا وعدہ ہوا اُسے دیر ہو جائے تو بدگمان ہو جاتے ہیں حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا ای ظنوا المومنون من القوم ان الوحی لم یطابق الواقع اور اُن میں سے یہ ہے کہ ولی مرشد سے طلب کرتے ہیں کرامات کو اور تصرف کسی امور میں اور اُس سے وہ ظاہر نہیں ہوتا تو بدگمان اور بد اعتقاد ہو جاتے ہیں اور حقیقت میں ہر ولی سے وہ کرامات ظاہر ہوتے ہیں اُس کے کوکب منتر کے مناسب ہو نہ اُس کے سو قرآن عظیم میں بہت جگہ مذکور ہے کہ نبیوں کی قومیں اُن پر معجزوں کا اعتراض کرتی تھیں اور نہیں پاتی نہیں اور اُن میں سے یہ کہ اس ولی کے معاملہ میں اور اولیا سے اختلاف دیکھتے ہیں کیا احوال و مقامات ہیں اور کیا خلقت کے ساتھ سلوک میں کوئی ولی متوکل ہوتا ہے اور کوئی ولی کچھ نسبت اور کوئی ولی خلقت سے دوستی کرتا ہے اور کوئی اُن سے کنارہ تو یہ حیرت میں رہ جاتے ہیں۔

آٹھواں لامعہ کبھی دلی کل سے ایک خاص نور نازل ہوتا ہے اور اس شخص کے تمام قوی احاطہ کر لیتا ہے اور یہ ایسے معنے کی طرف اشارہ ہے جو حدیث شریف میں آیا ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّسَمْعِيْ نُوْرًا آہ اور جب یہ نور جگہ پکڑ لیتا ہے اُس شخص کے قوی میں عصمت حاصل ہو جاتی ہے اور فعل کی نسبت کسی وجہ سے وجوہوں میں سے خدا جل و علا کے ساتھ متحقق ہو جاتی ہے جیسا حدیث شریف میں آیا ہے فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ اور جیسا قرآن شریف میں آیا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور وہ حالت عجیبہ کامل افراد بشر سے مخصوص ہے اس فقرے کے بطون سے ایک بطن ہے۔

نواں لامعہ جو شخص اچھے حال سے بُرے حال میں پڑ گیا ہو جیسے اسراف اور فسق اور لہو یا نامرد اور عاجز یا حدیث نفس نے اُسے پریشان کیا ہو یہ فقرہ نہایت اُس کے مناسب ہے اس کا بہت تلاوت کرنا اُسے اُن بلاؤں سے نجات دیگا۔ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا

ترجمہ اس سبب سے عصمت کا سوال کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو بڑا امتحان عظیم پیش آیا ہے اور ہلائے گئے ہیں سخت ہلایا جانا اور عصمت کا سوال کرتا ہوں میں اسوقت کہ منافق کہتے ہیں اور جن کے دل میں بیماری ہے کہ ہم سے خدا اور اُس کے رسول نے فریب دینے کو وعدہ کیا تھا۔

پہلا لامعہ لفظ فقد میں فا واسطے سببیت کے ہے اور لوگوں کا بلا میں واقع ہونا اور اُس بلا کا ظاہر ہونا عصمت کے سوال کا سبب ہو سکتا ہے اور لفظ اذ کا عطف کلام متقدم کے معنے پر ہے اسواسطے کہ سوال عصمت کا وقت مؤمنوں کے امتحان کے وقت بھی ہے اور منافقوں کے انکار کا وقت بھی اور ابتلا سبب نہو اگر بوصف اقتران وقت کے اسواسطے ایسے ایسے مقام پر وقت کو سبب کی بجائے ذکر کرتے ہیں جیسے تمنے لما اور اذا میں جانا ہوگا اسواسطے ایک کا عطف دوسرے پر باعتبار معنے کے اُن دو وجہوں سے صحیح ہے اور یہاں شیخ نے موافق کتاب اللہ کی نظم کے قصد کیا ہے سوائے اسکے کہ بجائے لفظ لک کے لفظ فقد لایا کہ اُس کا ربط پہلے کلام کے ساتھ ظاہر ہو۔

دوسرا لامعہ یہ آیت قصہ احزاب میں نازل ہوئی تھی جس وقت کافروں نے مسلمانوں کا محاصرہ کر لیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کو قلعہ بنایا تھا اور رسد بند ہو گئی تھی اور ایک سخت حالت پیش آئی تھی مومن وعدہ کی تصدیق ہر چند مضبوط رکھتے تھے مگر وہم و خیال اُن کی اطاعت نہ کرتے تھے اور مغلوبیت کے سببوں کی جہت سے غلبہ کے وعدہ کا اطمینان میسر نہو تا تھا اور منافق طعنے دیتے تھے اور جو نہ کہنا تھا کہتے تھے فوراً اللہ تعالیٰ کی مدد پہنچی اور ایسی ہوا چلنے لگی کہ کافروں کا حال پریشان ہوا اور مسلمانوں کے امر کو تقویت ہوئی اور بسبب اُس ہوا کے وہ بلا دور ہو گئی اور وہ مصیبت جاتی رہی شیخ اسی آیت کو یہاں یاد کرتا ہے۔

تیسرا لامعہ غرض اس آیۃ کے یاد کرنے سے اور اس قصہ سے دو چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ سوال کرنے والے اور پناہ طلب کرنے والے کو یہ ادب چاہیئے کہ جو حالت مطلوب ہو یا جس سے نفرت ہو اپنی پیش نظر کرکے اُسے یاد کرے اپنے سوال یا پناہ کے وقت تا کہ ہمت اُس حالت کو پہنچے اور دعا کی تاثیر کو ہمت اصل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ واذکروا بالسداد سداد السہم وبالہدایۃ ہدایتک الطریق تو شیخ اس قصہ کے ذکر سے یاد مستحضر کرتا ہے اپنے اصحاب کے دل کی پریشانی اور اپنے طریقہ کے منافقوں کا طعنہ اور اُس حالت نفرت سے بھاگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے التجا کرتا ہے جیسا ہم کہہ چکے ہیں کہ انبیا کی سرگذشت اُنکی قوم کیساتھ اہل ارشاد کے احوال کو یاد دلاتی ہے دوسرے یہ کہ غرض ہے کہ اس قصہ کے ضمن میں رجا کے اسباب

کو قوت دیتا ہے اور حسن ظن کے تاروں کی رسی بنتا ہے گویا یوں کہتا ہے کہ جو حالت مجھے پیش آئی ہے بہترین انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئی تھی اور کریم مطلق کے کرم نے اُس کا تدارک کر دیا تھا مجھے اُمید قوی ہے کہ اُسی طرح میری دستگیری کرے حدیث شریف میں آیا ہے حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰہِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ یعنی اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا سب عملوں سے افضل عمل ہے۔

چوتھا لمعہ باعتبار اعمال تصریفیہ یہ فقرہ دو باتوں کی صلاحیت رکھتا ہے ایک یہ کہ کوئی شخص آزردہ و پریشان ہو یا حدیث نفس نے اور ہجوم خطرات نے گھیر رکھا ہو اور اُس کا علاج چاہے تو اُس فقرہ کو پڑھے ملا کر نسالک کے فقرہ سے بہت کثرت سے پڑھے یا کوئی شخص یار ئیس ہو کہ اُسکو حادثہ پیش آئے کہ اُس کے دوست موافق یا دشمن منافق اُس کی شان میں قیل و قال کریں اور وہ اُس کا تدارک چاہے اس فقرے کو پڑھے ملا کر فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ کے فقرہ کو اور مبالغہ کرے اس کے پڑھنے میں لفظ شدید میں صورت دوستوں کی اور اُنکی گفتگو کی یاد کرے اور ہاتھ سے اشارہ رد و ابطال کا کرے اور جب وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ غُرُوْرًا تک پڑھے دشمنوں کی صورت اور اُن کے مجادلہ کا خیال کرے اور رد و ابطال کرے۔ فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِاِبْرَاهِيْمَ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ وَسَخَّرْتَ الرِّيْحَ وَالشَّيٰطِيْنَ وَالْجِنَّ لِسُلَيْمَانَ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ شَيْءٍ يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ۔ **ترجمہ** پس ہمکو ثابت رکھ اور مدد کر ہماری اور ہماری مطیع کر دی اس دریا کو جیسے تو نے مطیع کیا دریا کو حضرت موسیٰ کا اور جیسا تو نے مطیع کیا آگ کو حضرت ابراہیم کا اور جیسا تو نے مطیع کیا ہوا کو اور دیو اور پریوں کو واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام کے اور مطیع کر دے ہمارے جو دریا تیری ملک میں ہیں اور تیرے تصرف میں ہے زمین آسمان میں اور عالم ملک و عالم ملکوت میں اور دریا دنیا اور آخرت کا اور مطیع کر دے ہمارا ہر چیز کو اے وہ ذات جس کے دست قدرت میں ہے فرمان روائی سب چیزوں کی۔

پہلا لمعہ ہر چند اس دعا کے الہام ہونے کا سبب دریا کا قصہ ہے لیکن جائز ہے کہ دریا سے ارادہ کریں نشاۂ کلیہ کا جو افراد مختلفۃ الآثار پر مشتمل ہے یا ارادہ کریں اُس کام کا کہ بہت فعلوں پر موقوف ہو اس واسطے شیخ دعا کے آخر میں کہتا ہے وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ دعا پڑھنے والے کو چاہیے کہ جب سخر لنا ہذا البحر کہے اپنی مراد کا دل میں خیال کرے بیماری طبیعت ہو یا اٹکا ہوا ایسا جسکی تدبیر نجانے یا دو قوموں میں جنگ ہو۔

دوسرا لمعہ تسخیر نشاۃ کے نشأت میں سے یہ معنی ہیں کہ ملاءِ اعلیٰ سے الہام و حالات جاری ہوں اس شخص کی آسودگی کو اور اس کی مراد برلانے کو اُس نشاۃ میں تاکہ طبیعتیں اور خواص اُس نشاۃ کے دعا پڑھنے والے کے نفس سے اور اس کی مراد سے خلاف نہ کریں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارادہ تھا کہ فرعون کی قوم سے رہائی پائیں ملاءِ اعلیٰ کی ہمتوں کے احالہ نے دریا کے اجزا میں ہوائیں مخالف ڈالیں کہ ہر طرف دریا کے ایک بڑا پہاڑ قُم ہو گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا ملاءِ اعلیٰ کی ہمتوں کے احالہ نے دریا کے مسخر کر دیا کہ پہاڑ ان کی تسبیح کا جواب کہتے تھے اور لوہا نرم ہو گیا کہ لڑائی میں پناہ بھی ہو اور اہل داؤد کی معیشت کی وجہ بہت آسانی سے اور ہوا اور شیاطین کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا مسخر کر دیا جہاں چاہتے تھے ہوا لے جاتی تھی اور جو کام چاہتے تھے دیو اُس کا سرانجام کرتے تھے۔

تیسرا لمعہ اُن پیغمبروں کا ذکر اور جو اللہ نے ان کے لیے مسخر کیا اور سبب ہے ایک یہ ہے کہ مراد کو مستحضر کرے اور اپنی آنکھوں کے سامنے موجود جانے دوسرا یہ کہ مراد بر آنے کی اُمید قوی ہو جیسے ہم نے فقد اتیلی المؤمنون کے فقرہ میں تقریر کی ہے پھر ان خاص چار پیغمبروں کا ذکر اس سبب سے ہے کہ ان کا قصہ چاروں عنصر کی تسخیر پر مشتمل ہے دریا اور آگ اور ہوا تو خود ظاہر ہے اور پہاڑ اور لوہے میں خاک اکثر ہے اور تتمہ خاک سے ہے شیاطین کی ترکیب میں ہوا غالب ہے اور بعد اُس کے آگ ہے جب آسمان کے نیچے چار عنصر کے سوا یا جو ان سے مرکب ہو کوئی موجود نہیں ہے چاروں کا ذکر کیا اور بعضے مرکبات کو بھی گویا شیخ کہتا ہے کہ چاروں عنصر اور مرکب کو اپنے خاص بندوں کا مسخر کیا۔

چوتھا لمعہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آدمی کو روٹی جب نصیب ہوتی ہے کہ تین سو ساٹھ آدمیوں کی کوشش ہو لیتی ہے جب اُس کے مونہہ تک پہنچتی ہے ان میں پہلے تو میکائیل علیہ السلام ہے جو رزق تقسیم کرتا ہے اور مینہ کی تیاری کرتا ہے اور آخر کو روٹی پکانے والا ہے۔

اور یہ مثل اس واسطے بیان کی ہے کہ خدا کے بندوں میں سے ایک بندے کیواسطے ایک نشاۃ کی تسخیر کو بہت سے نشأت کی تسخیر چاہیئے اُن میں سے بعضوں کو بنی آدم جانتے ہیں۔ بعضے نشأت بمنزلہ مادے کے ہیں اور بعضے متلازم اور متجاور اور بعضے اس کے آثار پورا کرنے والے مثلاً خدا تعالیٰ نے کسی تونگر کو کسی فقیر کا مسخر کیا کہ وہ اُسے کچھ تحفہ بھیجے تو یہاں ہزار نشأت

مسخر ہوئے ہیں جب فقیر کے ہاتھ میں وہ تحفہ پہنچا ہے اسواسطے کہ پہلے تو قوت علمیہ اس تونگر کے چاہیئے کہ وہ اُس کے فقر کو اور اُس کی حاجت کو اور ثواب اس کے دینے کا سمجھے پھر اس قوت علمیہ سے قوت عازمہ یار ہو اور اس خطرے کی تقویت کرلے بعد اُس کے اُس کے پاس مال ہر جہت سے جمع ہوا ہو کہ اُسے تحفہ بھیجنا آسان ہو بعد اُس کے خزانچی مطیع ہو کہ وہ دیر نہ کرے اور نافرمانی نہ کرے پھر اُس کو جس کے ہاتھ بھیجے مسخر کرے کہ وہ غلطی نہ کرے اور دیر نہ لگائے علی ہذا القیاس باقی نشأت ہیں کہ اُن کا ذکر بہت طول طویل ہے شیخ جو یہ سب امر علی لدنی سے پہچانتا ہے اپنے سوال میں تعلیم کرتا ہے کہ سخر لنا کل بحر و سخر لنا کل شئی۔ اور دوسرا کلمہ پہلے سے بھی زیادہ عام ہے کیونکہ بحر تو ایک نشا کلیہ اور مجموع کل کو کہتے ہیں اور شئے فرد اور جزو پر بھی اطلاق کرتے ہیں۔

پانچواں ہامعہ

پانچواں ہامعہ شیخ کل بحر ھو لک و یامن بیدہٖ ملکوت کل شئی کے لفظ میں استحضار کرتا ہے اللہ کی قدرت وجوبیہ کو جو ہر چیز پر قادر ہے اور استحضار میں یہ فائدہ ہے کہ التجا کا صدق اور اُمید اچھی متحقق ہوتی ہے۔ یہاں یہ جان لینا چاہیئے کہ ہر ایک شئے کے واسطے ایک خاص ملکوت ہے اور خاص شریعت ہے اسواسطے کہ صورت نوعیہ اور صورت شخصیہ ہر ایک کا الگ الگ مقتضا ہے اور قبض و بسط ہر نشاء کے صفات کا موافق اُس نشاء کی طبیعت کے ہوگا۔ اور تجلی اعظم کو جب نفس کلیہ نے ذات بحت سے قبول کیا جیسے آئینہ میں آفتاب کی صورت تو ضرور ظاہر ہوا اُس کا قہر اُن سب میں جو نفس کلیہ میں پیدا ہوگا اور ہر چیز میں اُسی چیز کی راہ سے آیا اور اُس کا خاص فعل جو قہر ہے ہر جائے اُسے جائے کے رنگ سے رنگین ہو گیا قہر خاص ہر چیز کا اُس چیز کا ملکوت ہے۔

چھٹا ہامعہ

چھٹا ہامعہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ملکوت مثال کو ایک شخص کے واسطے مسخر کرتے ہیں اور ملک شہادت کو نہیں کرتے اُس کے وجود غنا یا ریاست کسی مرتبہ میں مراتب میں سے اور قوائے فلکیہ جو اس شخص کے طالع میں پیدا کیں ہیں اُسے کوتاہ کرتی ہے خارج میں ظاہر نہیں ہوتا مگر سو تھائی یا تہائی اُس کا اور ملکوت مثال اس کا مسخر ہوا ہے ملک شہادت نہیں ہوا اور ایسی طرح کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سماوی تدبیر کو اس شخص کی مراد کے موافق بسط کرتے ہیں اور تدبیر ارضی اس سے تنگی کرتی ہے تو مدبر السموات والارض کا حکم عدل یہ ہوتا ہے کہ تدبیر سماوی کو اسقدر قبض کرتے ہیں کہ تدبیر ارضی سے منافقہ نہ کرے جیسے قوائے فلکیہ ایک شخص کے

کے سفید ہونے کا تقاضا کرے حالانکہ وہ شخص حبشہ میں پیدا ہوا ہے بعضے اہل اللہ ہوتے ہیں کہ صورت مثالیہ کو دریافت کر لیتے ہیں تمام وسعت سے اور گمان کرتے ہیں کہ بقدر وسعت اُس صورت مثالیہ کی خارج میں حادث ہوگا اور اُس کی خبر دیتے ہیں اور قیاس سے اس حادث مقدار مقرر کرتے ہیں اور وہ غلط نکلتا ہے شیخ بسبب وسعت اپنے علم لدنی کے جو خدا نے اُسے دیا ہے اُس امور کو پہچانتا ہے اس واسطے کہتا ہے وسخر لنا کل بحر ہو لک فی الارض والسماء والملک والملکوت۔

ساتواں لامعہ تسخیر بحر دنیا کہتے ہیں دنیا کے نشأت کے اثر قبول کرنیکو ملاء اعلیٰ کی ہمتوں کا کہ دنیا کی سعادت جیسے مال زیادہ ہونا اور اولاد اور یار دولت اور عمر اور اطمینان نفس اور آسانی سے امور معاش وجود میں آئے اور بحر آخرت کی تسخیر سے یہ مراد ہے کہا شخص کی عبادت اس کے اعمالنامہ میں بہت اچھی طرح لکھی جائے اور اُس کے اُترنے کی جگہ کو ناقص نہ کردے اور ریح طیبہ علیین سے اس عمل کی صورت میں آئیں اور کچھ اور ہے اُس کو نمو دی کہ ہر ساعت بڑھے اور زیادہ ہو حدیث شریف میں آیا ہے یربیہا کما یربی احدکم فلوہ یعنی اُس کی ایسی پرورش کرتے ہیں جیسے کوئی تم میں سے اپنے فرزند کو پرورش کرے اور قیامت کے دن قوۃ مثالیہ بموجب اس کی طبیعت کے شرح کرے۔

آٹھواں لامعہ اگر کچھ لوگوں کو اپنے دشمنوں سے لڑائی واقع ہو اور ہر ایک اپنی طاعت کے موافق عداوت اور دشمنی کرے اور ہمت کی کوشش سے ایک دوسرے پر غلبہ چاہیں تو یہ فقرہ اس کی صلاحیت رکھتا ہے کہ اس کے بہت تلاوت کرنے سے عین لڑائی میں لطیفہ غیبیہ پیش آئی اور دشمن پر فتح متحقق ہو جائے۔ اور اسی طرح کوئی کام ایسا اٹک جائے کہ اُس کی تدبیر سے عاجز ہوں یا کوئی ایسی سخت بیماری ہو جس کے علاج سے طبیب عاجز ہوں اس فقرے کی بہت تلاوت کرنے سے ایسا لطیفہ غیبیہ ظہور میں آئے وہ کام بنجائے اور اُس مرض کو شفا ہو جائے خواہ وہ اُسکو جانے خواہ نجانے اس سر کے ظہور میں آجائے کھیعص انصرنا فانک خیر الناصرین وافتح لنا فانک خیر الفاتحین واغفرلنا فانک خیر الغافرین وارحمنا فانک خیر الراحمین وحفظنا فانک خیر الحافظین وارزقنا فانک خیر الرازقین واھدنا ونجنا من القوم الظالمین۔ ترجمہ عالم شہادت میں آتی ہے صورت غیبیہ جو ملکوت میں تصور پہلے ہو چکی ہے اور وہاں سرایت کرتی ہے چکنے اور کمال غلبہ سے ظہور کرتے ہیں

ساتواں لامعہ

آٹھواں لامعہ

کمال نفوس بنی آدم کے جب یہ قدسی کی طرف لوٹ کر جاتے ہیں اور یہ شرح ہے تسخیر کی اور بیان ہے اُس کے بعض صورتوں کے وقوع کا مدد کر ہماری اس لئے کہ توہی بہت اچھا مدد کرنے والا ہے اور روا کر دے ہمارے کام اٹکے ہوئے کہ توہی بہت اچھا کام نکالدینے والا ہے اور بخشدے ہمکو کہ توہی بہت اچھا بخشنے والا ہے اور رحم کر ہم پر کہ توہی بہت اچھا رحم کرنے والا ہے اور روزی دے ہم کو کہ توہی بہت اچھا روزی دینے والا ہے اور حفاظت کر ہماری کہ توہی بہت اچھا حفاظت کرنے والا ہے اور راہ دکھا ہمکو کہ توہی بہت اچھا راہ دکھانے والا ہے اور خلاصی دے ہم کو ظالموں کے ہاتھ سے۔

پہلا ہامعہ جب اول کلام میں ذکر کیا گیا ہے فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا البحر شیخ نے چاہا کہ اُس کی شرح اور بیان کرے تو تین فقرے بیان کرے انصرنا وھب لنا الخ ﷲ ھو یسرلنا آہ۔ اسواسطے کہ عجز وزاری وانکساری کے مقام میں جسقدر عجز والحاح زیادہ کرے اسی قدر قبول کے نزدیک ہے۔

دوسرا ہامعہ یہ فقرہ گویا صورت سعادت زہرہ کی ہے اور اُس پر آمادہ کرنیوالے کوئی شے نہیں سوائے طبیعت زہرہ کی جو شیخ کے مزاج میں مستتر یعنی چھپی ہوئی ہے اس مقام پر جان لینا چاہیئے کہ الہامات عالیہ جو کامل افراد بشر پر نازل ہوتی ہیں اپنے ساتھ لاتے ہیں بعضے خواص کواکب کو انجیل میں ایک قصہ مذکور ہے کہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عبادت گاہوں میں جیسے آدمی کبوتر بیچتے تھے غیرت الٰہی جوش میں آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نفس کو اپنا ہاتھ کیا اور عیسیٰ علیہ السلام نے کوشش کر کے گدھا حاضر کیا اور اُس پر سوار ہوئے اور آپ کے حواری آپکی رکاب میں تھے اور ہجو بڑھو کہتے ہوئے چلے اور اُن عبادت گاہوں میں پہنچے اور اُن کبوتر فروشوں کو بہت جھڑ کا اور ملامت کی اُس گروہ پر ہیبت الٰہی غالب ہوئی اور وہ اُس کام سے باز آئے اور بعضے بھاگ گئے اور یہ ایک بڑا واقعہ عظیم ہو گذرا ہے کہ پہلے نبیوں نے اُسکی بشارت دی تھی اور راکب حمار اپنے کلام میں حضرت عیسیٰ کو کنایتاً کہتے تھے سو اس واقعہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا منگانا اور اُس پر سوار ہونا اور حواریوں کا ہجو بڑھو کہتے ہوئے ساتھ ہونا کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں ستارہ مشتری جو برج حوت میں ہے مستتر یعنے پوشیدہ تھا اور یہ صورت اُس مشتری سے بہت مناسبت رکھتی ہے گویا کواکب کے دفتر میں ملکوت کے دفتروں میں سے لکھا گیا تھا کہ منسوبات مشتری سے جو حوت میں ہے ایک شخص امر الٰہی کا ٹھکانا اور

عنایت الٰہی کے ہاتوں میں سے ایک ہاتھ ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے داعیہ نازل ہوا تو اپنے ساتھ لیا اُس مشتری کی تمام صورت کو اور یہ صدق کی نہایت ہے جیسے آئینہ کی صدق کی نہایت یہ ہے کہ دیکھنے والے کی تمام صورت بے کم و کاست اُس میں نظر آئے علی ہذا القیاس اس دعا میں کہ معراج روحانیہ سے ہے تمام سعادت زہرہ کی ظاہر ہوئی کہ آپ ہی آپ چمکنا اور محبت اور مہربانی میں لوگوں کا مرجع ہونا اور اٹکے ہوئے کام نکل آئے کہ انتظاری کا رنج نہ اٹھانا پڑے اور گناہ دور ہونے اور آلودگیاں اور ناپاکیاں زائل ہونے اور رحمت الٰہی اور رزق کی کشائش اور حفاظت اور ہدایت سب اس مقام کے شعبدے ہیں۔

تیسرا لمعہ جیسے یہ فقرہ زہرہ کی سعادت سے مناسبت رکھتا ہے اسی طرح ٹھیک نمونہ ہے اُس حالت کو جو علیین میں افراد بشر کو پیش آئے گی اُنکو رحمت الٰہی نے بغل میں لیا تو ایک خوشی مقدس جسکو نصرت کہا ہے خود بخود چمکنے لگے مانند شمع کافوری کے اور جو اس شخص سے کام متعلق ہیں وہ غیب سے درست ہو جاتے اور ہیبت تاریک سفلیہ سے بیزاری کہ اُس کو مغفرت کہتے ہیں اور قدس کی طرف کشش انس کی رو سے اور جانب مقدس کی رغبت اُسکی طرف بوجہ پہچاننے بہتری کے کہ اُسے رحم کہتے ہیں اور جو چیزیں اُسے درکار ہوں وہ پہنچائیں کہ اُسے رزق کہتے ہیں اور سب نالایق بُری باتوں سے بچانا کہ وہ حفظ ہے شیخ اس فقرے میں اسے ہیئت علیین کو ایسی وجہ سے حکایت کرتا ہے کہ اُس سے بہتر نہیں متصور ہوتے۔

چوتھا لمعہ یہاں جان لینا چاہیئے کہ جب تسبیح پڑھنے والا ایک کلمہ کو کثرت سے پڑھتا ہے تو اُس کلمہ سے ایک حقیقت مثالیہ اُس کے موافق جوش زن ہوتی ہے اور ذکروں اور وردوں کی مراد کا کہ واسطے قرار پکڑنے مناجات کی حلاوت کی اُس کی ہمیشگی مطلوب ہے لحاظ اس حالت کا چاہیئے کرنا جیسے طبیب حاذق غذا اور دوائیں اس حالت کی رعایت کرتا ہے جو بعد کیلوس و کیموس کے آدمی کے بدن میں پیدا کرتی ہے اخلاط کا تعفن دور کرنا اور اُس کا کم یا زیادہ کرنا اسیطرح عارف محقق اس صورت مثالیہ کے مزاج کا دعا کے لفظوں میں لحاظ کرتا ہے تو اگر کوئی کلمہ صرف ذات الٰہیہ پر بغیر ملاحظہ کسی وصف کے اوصاف میں سے دلالت کرتا ہے تو صورت مثالیہ اُس کے نہایت تجرد اور باریکی کے ہوگی اور سب آدمیوں کی طاقت اُس کے اٹھانے

سے عاجز ہوگئے اور اس کو کثرت سے پڑھنے سے احکام بشریت سے نکلنے کا فائدہ ہوگا اسی واسطے شریعت میں ذکروں کے باب میں کوئی کلمہ ایسا نہیں کہ فقط ذات پر دلالت کرے مثلاً اللہ اللہ یا ہو ہو ہو بلکہ اجمالی جس سے ذات الٰہی کی طرف التفات ایسی ہے کہ التفات تبعی ہے کہ فی الجملہ ایک طرف واقع ہوتی ہے جب غور سے نظر کریں سلب وایجاب کی تحقیق کی طرف مثلاً لا الہ الا اللہ۔ اللہ اکبر الحمد للہ سبحان اللہ استغفر اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ان ذکروں کو قائم مقام ذکر ذات کے کیا ہے شریعت الٰہیہ نے خصوصاً اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ کہ نیابت میں ذکر ذات کے داخل ہے اسی واسطے اکثر جلائے بھی مطلوب ہوا ہے اور ذکر صفات کے شمار میں سوال اور پناہ وصفات تفصیل سے اور آیات قدرت کو مقرر کیا ہے جیسے آیۃ الکرسی میں شروع کیا ہے لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ آہ اور سورہ حشر کے آخر میں هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ آہ اور سورہ غافر میں تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ اور سورہ اخلاص میں اللہ احد اللہ الصمد لم یلد اور یہ سر بہت دقیق ہے قرآن عظیم کے اسرار میں سے پس اس کو غور کرو اور اگر کلمہ دلالت کرے دشمنوں کے قہر اور انکے فنا کرنے پر اور ان پر غضب نازل ہونے پر تو صورت مثالیہ نہایت شدت اور غلبہ میں ہوگئی قوت ناطقہ اس کو نہیں سنبھال سکنے کی مگر جب اس میں کلمہ جمالیہ ملائیں اسی واسطے قرآن عظیم میں وعید کیساتھ وعدہ اور عذاب کو ثواب کے ساتھ اور تہدید و توبیخ کو لطف و احسان کے ساتھ ملا دیا ہے یا دور کرنا اضطراب کا اور ان کی تسلی اور اللہ تعالیٰ کے اچھی بخششوں کی طرف التفات جیسے سورہ یٰس کی پانچ آیتیں جو دل کی تسلی پر دلالت کرتی ہیں۔

اور اللہ کی نعمتوں کا شمار ہے ان کو مقدم کیا بعد اس کے فرمایا انا جعلنا فی اعناقہم اغلالا الی الآیۃ تو شیخ کو منظور تھا کہ شمشیر برہنہ دشمنوں پر مارے کہ اطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ اسی واسطے اس کے کمال معرفت خواص اسماء الٰہیہ نے اس پر آمادہ کیا کہ دو تین فقرے جمالیہ ذکر کرے۔

پانچواں لمعہ یہاں جاننا چاہیے کہ عالم کی تسخیر رزق و نصرت کے ساتھ کسی بندہ سے بندگان خدا میں سے مقام تدلی میں مشابہ ہے ایک بادشاہ مختار کی سیاست کے اپنی رعیت کے واسطے جیسے جب پانی زمین پر ڈالیں تو پانی کی طبیعت سیاست کرتی ہے اس فرد کے حال کے مناسب ان عوارض کے جو اس پر ظاہر ہوں پھر اگر پستی اور بلندی ہو کثرت پانی کے

اور شدت روانی کے موافق اُس بلندی و پستی کے ہوگی اور کبھی پستی میں آئے گا اور بلندی کو چھوڑ دیگا اور کبھی بلندی و پستی سب کو گھیر لیگا اور اسی طرح اگر وہاں کوئی روکنے والا ہوگا اگر پتھر ہے یا سخت زمین ہو اثر نہیں کرتا ہاں اگر ایسی کثرت اور شدت کے ساتھ جاری ہو کہ زمین کو کھودنا اور پتھر کو جڑ سے اکھاڑنا اُس کی نسبت آسان ہو جب نفس رحمانی آفتاب احدیت کے مقابل ٹھیرا تو وہاں عکس آفتاب ضرور پڑا اور طبیعت کلیہ کے رنگ میں رنگین ہوا اور تدبیر کلی طبیعی کہ حکم فصل ہے عوارض طاریہ کے نزدیک سیاست طبیعت کے حکم سے ظاہر ہونی شروع ہوئی اسلئے کہ لون الماء لون انائہ یعنی پانی کا رنگ اُس کے برتن کے رنگ کے موافق ہے اور جب فلک اطلس کے نفس منطبع اس تجلی کی صورت مثالیہ قبول کی بہ جہت اسکے خادم ہو گئے جیسے ایک فرد قوی نے افراد ضعیفہ میں صرف کرنا شروع کیا ملائکہ کے الہام کا اور انکو زمین پر بھیجنے کا اور آواز قلم کا اسی مقام میں ہے۔

چھٹا لامعہ یہ فقرہ مشتمل ہے سعادت زہرہ پر اچھے نبات درختوں اور کھیتی کے باب میں اس کے آٹھ خانہ نقش میں تکسیر کریں تو سعادت مشتری بھی شامل ہو جائے اور لکڑی کے تختہ پر خط جلی میں لکھنا چاہیئے اور کھیت یا باغ کی اونچی جگہ میں رکھیں اور جس درخت کے ثمر کے واسطے چاہے اُس کے ثمر کو نچوڑ کر اُس سے لکھیں اور واسطے جمال اور قبولیت اور خوشی کے واسطے کسی شخص کے چاہیئے تو مشک و گلاب سے کاغذ پر لکھکر اُس کے سر پر باندھ دیں اور جو عورت ہو تو اس صفت سے اُس کو شکل مخمس میں لکھیں انصرنا سے وارزقنا تک وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رِيحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِي عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا اِلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ ترجمہ بخش ہم کو اپنے پاس سے اچھی ہوا وہ جو تیرے علم میں ہے اور پھیلا اُس کو ہماری طرف اپنی رحمت کے خزانوں سے اور اُٹھا ہم کو اُس خوش ہوا سے ایسا جس سے بزرگی ہو ساتھ سلامتی اور عافیت کے دین اور دنیا اور آخرت میں بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

پہلا لامعہ ہر چند اس دعا سے ظاہر ہے کہ ہوا سے مراد یہی ہوا متعارف ہو لیکن ممکن ہے کہ اس دعا کے بطن سے ہوا سے مراد عالم غیب کی تائید ہو اور اثر کرنے سے ہو ملاء اعلیٰ کے الہاموں سے عالم شہادت میں واسطے رفیق ہونے اس شخص کے اس کے دل میں اور وں کے دل میں اس کے واسطے اور قوت مثال کے آنے سے عالم شہادت میں اور عالم روح کی برکتیں تسخیر میں علم اور عمل کی رو سے تا اس کو لوگوں کے دلوں کا حال او

قبور کا حال اور آئندہ ہونے والی باتوں کا حال آسان ہو جائے اور بحثت اعمال پر اُس کو قدرت ہو جائے بہت جلنے پر اور غیر معمول غصہ پر اور رنج کے لفظ کا استعمال اس معنے میں قریب ہے اُس کے جو قرآن عظیم میں آیا ہے وتذھب ریحکم اے نصرکم عرف میں جس چیز کا کچھ سبب ظاہر نہ ہو اور بطریق اتفاق کے ہو جائے اور جاتی رہے اُس کو ہوا کہتے ہیں۔

دوسرا لمعہ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ وَ قَالَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا جو کچھ خطیرۃ القدس میں مشتمل ہوتا ہے اور حکم کیا جاتا ہے ضرور اس کا عالم مسخر ہے جبلت کی رو سے اور جیسے قدرت تدبیر کی بے نہایت ہے یہ قدرت بھی بے نہایت ہے آدمی کے علم اس کی حکمتوں اور طریقوں کو احاطہ نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ اس مقام میں بعضے اسباب قبض کرتا ہے اور بعضے سبب بسط اور تقریبین اور احالات کر کے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اگرچہ آدمی کے علوم میں وہ بعید اور محال معلوم ہو اور اسی معنے کا اشارہ ہے اُس آیۃ میں کہ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔ ذہل رکھنا امر قابل اور مستعد کا مطلق اسواسطے کہ پتھر اور لوہا بھی زندہ ہونے کی استعداد بعید رکھتا ہے کما لا یخفٰی اس واسطے شیخ کہتا ہے اس مقام میں وھب لنا من لدنک ریحا طیبۃ لفظ من لدنک سے اشارہ کرتا ہے خطیرۃ القدس اور تدلی اعظم کی طرف۔

تیسرا لمعہ شیخ کہتا ہے کما ھی فی علمک اس کلمہ کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ کشش اس طرح کو جیسے تیرے علم نے صورت پائی ہے یعنی طبیعتیں سببوں کی اس صورت علمیہ سے کمی نہ کریں اور زیادتی نہ کریں یہ معنے تاکید اور تصویر عالم کی تسخیر کی ہے حقیقت تدلی سے دوسرے معنی ہیں کہ ظہور اُس مراد کا جس طرح تو جانے قبض و بسط سے ہر چند ہم اُس کی حقیقت کو نہ جانیں یہاں یہ بات جان لینی چاہیئے کہ عارف محقق جب کوئی مراد طلب کرتا ہے اُس کو سلامتی اور عافیت کے ساتھ طلب کرتا ہے سوال ایک معین اور مقرر طریق کا نہیں کرتا مثلاً رزق کو نہیں کہتا کہ اس باغ سے دے یا اس تجارت سے دے خاص بلکہ یوں طلب کرتا ہے کہ مجھے رزق دے جہاں سے تو چاہے اسواسطے کہ مراد کے طریقوں کا اُس کو احاطہ میسر نہیں ہے اور ان طریقوں میں بعضے تو خیر مطلق سے مشتبہ ہیں اور بعضے نہیں ہیں مناسب تشبیہ خیر مطلق کے اور اسی امر کا اشارہ ہے حدیث شریف میں کہ دعا میں زیادتی سے منع فرمایا ہے۔

چوتھا لامعہ جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا ہے ایک خزانہ کی نہیں ہے بلکہ بہت خزانوں کی ہے کبھی خزانہ علم سے ہوتی ہے جیسے دل کا حال معلوم کرنا اور کشف ہو جانا اور کبھی خزانہ قوت قدرت سے ہوتی ہے جیسے خیبر کی فتح اور اُس کا دروازہ اکھاڑ لینا اور کبھی خزانہ رزق سے ہوتی ہے جیسے نفقۃ الغیب پھر یہ کبھی خزانہ سعادت کوکب سے ہوتی ہے اُس وقت اور کبھی قوت مثال کی عالم شہادت میں داخل ہو جانے سے جیسے پانی پر چلنا اور کبھی خزانہ تجرد ارواح سے ہوتی ہے جیسے عمدہ عمدہ نسبتیں اور باطنی تجلیات جو بڑے بڑے اولیا کو ملتی ہیں پھر جب عطا خزانہ سے چلتی ہے کہ اس شخص کو پہنچے اُس کا چلنا پورا اور اُس کا ظہور موقوف ہوتا ہے بہت سے امروں پر کہ اُن کا علم بشر کی قدرت سے باہر ہے اسواسطے شیخ کہتا ہے من خزائن رحمتک اور نہیں کہتا من خزانۃ رحمتک۔

پانچواں لامعہ چند قسم کی کرامت کسی ولی سے جدا نہیں ہوتی مگر ماشاء اللہ ان میں سے ایک نفقۃ الغیب ہے اور نفقۃ الغیب کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تربیت اور کارسازی اُسکی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اس سے برکت اور رزق اور معاش کے اسباب ہوتے ہیں اور اُس کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں اُس ولی کے مزاج کے موافق اور اُس اندازہ سے جو اُس میں قوائے افلاک مندرج ہوں پس یہ ولی اگر اصحاب فطانت میں سے ہے تو پہچان لیتا ہے کہ کس راہ سے دیتے ہیں اور کس قدر دیتے ہیں اور نہیں تو نہیں پہچانتا تو کبھی ملائکہ سفلیہ اور نیک بخت جن کو مسخر کرتے ہیں کہ اس ولی کو جس شے کی حاجت ہو وہ پہنچا دیں اور یہ تو بہت ہی کم ہوتا ہے اور کبھی بنی آدم کے دل میں ڈال دیتے ہیں کہ اُس کو پہونچائے اس دینے والے کو حاجت پڑتی ہے کہ اُس کو پہونچاوے مثلاً اُس نے نذر مانی تھی اور متصرف نذر وہی شخص نظر آتا ہے یا اُس دینے والے کے دل میں یہ بات جم جاتی ہے کہ اُسکو دوں گا تو مجھے بڑا فائدہ دین کا یا دُنیا کا حاصل ہوگا اور اس دینے والے کو بےچین کر دیتے ہیں کہ جب تک دے نہ لے چین نہ آئے اور بعضے وقت خلقت کی عطا کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں بلکہ اس شخص کے دل بھی محو کر دیتے ہیں یہ کہ میں نے فلاں شخص کو دیا ہے اور کبھی اس ولی کا کوئی سبب معاش کے اسباب میں سے ہوتا ہے تو اُس میں برکت ہوتی ہے ایسی کہ اُس کو کفایت کرے اور اُن کرامتوں میں سے یہ ہے کہ فراست صادقہ اور کشف اور دل کا حال معلوم کر لینا ہے کوئی ولی اللہ میں سے ان معانی کی اصل سے خالی نہیں ہوتا مگر کمی و بیشی میں مختلف ہوتے

[illegible] قوی ہوتا ہے اور کسی کا وہم مقدم ہوتا ہے اور کسی کو عقل بہت اور کسی کا قلب
[illegible] ہوتا ہے اور ان لوگوں کا کشف مانند اُن کے داعیہ اور ارادہ اور آرزو اور حب
[illegible] اور ان میں سے یہ کہ اُس کے کلام کو مطابق واقع کے کرتے ہیں اُس سے دریافت ہو
[illegible] لوگ اُس کے کلام سے فال لیتے ہیں اور جو ہونے والا ہے اُس سے معلوم
[illegible] بعض جانے یا دجانے اور اُن میں سے یہ ہے کہ اُس کی دُعا اور اُس کے رقیہ
[illegible] میں تاثیر دیتے ہیں تاکہ اُس کے نفس عالم کو فیض ہو اگر اس ولی کا ظہور فیض ہیا
[illegible] اس کی کرامات ظاہر کر دیتے ہیں کہ عوام اس کو دیکھیں اور سُنیں اور اُس کے
[illegible] اقرار کریں اور اُس سے محبت کریں اور اُس کا ظہور فیض پہونچانے والا نہیں
[illegible] دیتے ہیں لیکن عوام کو اُس سے آشنا نہیں کرتے۔

[illegible] لمعہ مقبولیت اور آبرو اور بلند رتبہ اللہ کی نعمتوں میں سے ہے جیسے مال اور اولاد
[illegible] کے حق میں بسبب قصور انکی استعداد کے وہ نعمت عذاب ہو جاتی ہے جیسا
[illegible] اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا جس نے پوچھا تھا کہ باقی
[illegible] اسواسطے یہاں شیخ نے کہا وَاَحِلَّنَا بِهَا مَحَلَّ الْكَرَامَةِ اور کرامت کے
[illegible] میں عزت اور بزرگی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عادت ایسی جاری ہوئی ہے کہ جب کوئی
[illegible] میں حرمت اور عزت والا ہوتا ہے تو وہ حرمت اور عزت بنی آدم اور ملاء سافل
[illegible] ہوئی ہے جیسا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں نزول قبول کے فرمایا ہے۔
[illegible] کرتا ہے عزت وجاہ و قبول کو لیکن ایسی عزت کو جو غیب کے قبول کے سبب
[illegible]

[illegible] واں لمعہ اکثر دولت وجاہ و قبول خلق شر ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ بعض خواہشیں
[illegible] اُس سے لوگ حسد کریں اور کینہ جب شیخ اپنے وسعت علم کے سبب اس
[illegible] اسواسطے تصریح کرتا ہے کہ مع السلامة فی الدین والدنیا والآخرة تو دین کی سلامتی یہ ہے
[illegible] ایسے نیکی کے کام جنسے اُس کا قرب الٰہی میں مرتبہ گھٹے نکرے اور دنیا کی سلامتی یہ ہے
[illegible] بدن میں اور نفس میں یا کسی سے جھگڑا نہو اور آخرت کی سلامتی یہ ہے کہ
[illegible] ہو جائے قیامت کے روز اُن افعال اور اخلاق سے۔
[illegible] واں لمعہ یہ فقرہ اس کی صلاحیت رکھتا ہے کہ اس کی کثرت تلاوت سے لطیفہ نجبی

ہر وقت اور ہر مکان میں جہاں سے اسے گمان نہ ہو اس کو پہنچے اور اس کے سبب دشمنوں پر
فتح ہو اور آفتیں اور مصیبتیں دور ہوں تو اس کو اگر نفقۃ الغیب مطلوب ہو تو چودہ بار یا وھاب
اور تین مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا پڑھے پڑھے کما اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً
مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَارْزُقْنَا تک پڑھے اور اگر فراست اور دل کا
حال معلوم کرنا مرغوب ہو تو چودہ مرتبہ یا علیم یا معین یا خبیر اور تین بار وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ
شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ پڑھے اور اگر ظہور آثار دعا اور ترقی مطلوب ہو چودہ دفعہ یا مجیب
پڑھے بعد اس کے تین مرتبہ وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ
الآیۃ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَۃِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَۃَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِنَا وَ
دُنْیَانَا وَکُنْ لَنَا صَاحِبًا فِیْ سَفَرِنَا وَخَلِیْفَۃً فِیْ اَھْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰی وُجُوْہِ اَعْدَآئِنَا وَامْسَخْھُمْ
عَلٰی مَکَانَتِھِمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْمُضِیَّ وَالْمَجِیَّ اِلَیْنَا وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْیُنِھِمْ
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰھُمْ عَلٰی مَکَانَتِھِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا
وَّلَا یَرْجِعُوْنَ۔ **ترجمہ** یا الٰہی آسان کردے ہمارے واسطے ہمارے کام ساتھ دلوں کی راحت کے
اور بدنوں کی آرام کے اور ساتھ سلامتی کے دین و دنیا میں اور ہمارا ساتھی ہو ہمارے سفر میں اور
ہمارا خلیفہ ہو ہمارے گھر والوں میں اور دشمنوں کی صورتوں کو محو کردے اور ان کا حال متغیر
کردے اُن کی جگہ میں کہ اپنی جائے سے گذر سکیں کسی طرف اور نہ ہماری طرف آسکیں بعد
اس کے شیخ نے تلاوت کیا اس آیۃ کو وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا الخ یعنی اگر ہم چاہیں اُنکی آنکھوں کو
محو کردیں تو جلدی سے راہ ڈھونڈھیں تو کہاں دیکھ لیں اور اگر ہم چاہیں ان کی صورت بدل
دیں اُنکی جائے پر تو اپنی جائے سے نگذر سکیں اور پھر نہ پھر یں۔

پہلا فائدہ مشائخ صوفیہ نے قدس اللہ اسرارہم نے استخارہ مطلق مستحب رکھا ہے یعنی
دو رکعت نماز پڑھتے ہیں اور اللہ سے خیر طلب کرتے ہیں جو فعل اور جو قول ان سے عمل میں آئے
باطل میں خیر طلب کرتے ہیں اور اس استخارہ کے بہت برکتیں آزمائیں ہیں اسی طرح سے شیخ
مطلق آسانی سب کاموں میں جو کرے اور جو کرے اور جس غرض کا وقتوں میں سے قصد کرتا ہے
خواہ اسی روز خواہ سب دنوں میں طلب کرتا ہے اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی
دعا کو دوست رکھتے ہیں جو سب دعاؤں کی جامع ہو اس واسطے کہ شاید وہ وقت قبولیت
کا ہو تو جو دعا رہ جائے وہی بڑا نقصان ہے۔

دوسرا معمہ جب کوئی شخص کسی مقصد کا متوجہ ہوتا ہے اور اُس کی طلب میں بہت کوشش کرتا ہے تو اُس کو چار چیزیں شدت اور حرج کی پیش آتی ہیں تو شیخ علم لدنی کے سبب سے جو اللہ نے اُسکو نصیب کیا ہے اُن کو پیش نظر رکھتا ہے اور اپنی فتح و فیروزی خاص طلب کرتا ہے اسی طرح سے کہ کوئی شدت و حرج پیش نہ آئے اور اُن چار چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ رنج و کلفت بدن کی اور فکر اور تنگدلی ہے اسواسطے کہ اکثر ایسی غرض ہوتی ہے کہ بڑی مشقت سے ہوتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کام نہیں بنتا اور رنج و غم دل کو گھیر لیتا ہے اور فکر اور دل تنگی ہوتی ہے اسواسطے شیخ کہتا ہے کہ مع الراحۃ قلوبنا و ابداننا دوسری انمیں سے جستجو میں خطرہ ہے کہ اکثر انسان کوئی امر اپنے آرام و رفاہیت کو کرتا ہے اور وہ امر درحقیقت دین و دنیا کے رنج و خلل کا ہوتا ہے قولہ تعالیٰ عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَيْئًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. اسواسطے شیخ کہتا ہے والسلامۃ والعافیۃ فی دیننا و دنیانا دوسری یہ کہ جب ایک کام کا آدمی آپ سرانجام کرتا ہے تو احتمال ہے کہ بعضے ضروری بات چھوٹ جائے بھولے سے یا ایک سے مشغول ہو اور دوسرے سے مشغول نہو اور جب آپ غائب ہو اور دوسرے کو سونپ جائے احتمال ہے کہ وہ دوسرا امانت داری نہ کرے یا وہ خطا کرے یا بھول جائے اور دوسرے کو نہ سونپے تو مال و اولاد ضائع ہو جائے اسواسطے شیخ کہتا ہے وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا فِي سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِي اَهْلِنَا دوسرے یہ کہ جب نفع حاصل کرنیکو یا نقصان دفع کرنے کو غور کرتا ہے اکثر مزاحمت مخالفوں کی پیش آتی ہے اس واسطے کہ لوگ اُس میں نفع کے سبب حریص ہوں یا اُس کے نفع میں اوروں کو ضرر ہو یا اس کا دفع ضرر دوسرے کے کم ملنے کا سبب ہو جیسے چور راہزن گھات کرتے کہ اس کے ضرر میں اُن کا نفع ہے تو پورا نفع جب ہو کہ دشمنوں کی مزاحمت نہو اور وہ مغلوب ہوں اسواسطے شیخ کہتا ہے کہ اطمس علی وجوہ اعدائنا و امسخہم علی مکانتہم فلا یستطیعون المضی ولا المجیٔ الینا

تیسرا معمہ طمس کے معنے اصل لغت میں دور کرنا ہے خطوں اور شکلوں کا اور علی کے صلہ کا محتاج نہیں لیکن شیخ نے تضمین کیا ہے معنے طمس کے ازال کو یا تصور کیا ہے طمس کے معنی کو کسی چیز پر ہاتھ سے چھونے کو جیسے نمحی علیہا اور قفینا علی آثارہم کی تفسیر میں علماء نے بیان کیا ہے اور مسخ [illegible] سے بری صورت بنانے کے ہیں لیکن یہاں مراد حرکات سے باز رکھنا ہے کہ مانند پتھر کے ہو جائیں پتھر کی طرح [illegible]

جائے سے دوسری جائے ہو جانا اور یہاں مراد اس شخص کی طرف سے دوسری طرف ہے والمجیٔ الیناکے قرینہ سے۔

چوتھا ہامعہ یہ دو آیتیں کہ لو نشاء لطمسنا علی اعینہم ولو نشاء لمسخناھم علی مکانتہم۔ دلالت کرتی ہیں اللہ کی صفتوں میں سے ایک صفت پر تو شیخ نے یہ دو آیتیں یہاں اسلئے تلاوت کیں کہ اس صفت سے تمسک کرتاہے اور بالکل اپنے دل کو مصروف کرتا ہے اس صفت سے جیسے حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ اور اس کا استخارہ کرنا اور بالکل اس طرف متوجہ ہونا قبول کی امید کو قوی کرتا ہے۔

پانچواں ہامعہ اس آیۃ باطن ایک نکتہ ہے بہت باریک بات چونکہ شیخ اخلاق اللہ سے متخلق ہے یہ دو آیتیں اُسے یاد دلاتی ہیں دشمن کے دفع کرنے کو ہمت باندھنے کو اور اپنے مخالفوں پر قہر کرنے کو اور اُس کے نفس کو اُس کیفیت کی طرف متوجہ کرتے ہیں جس سے تاثیر پیدا ہو اور اُس کو آگاہ کرتے ہیں اور ہشیار کرتے ہیں جس طرح سخیوں کے ذکر کرنے سے سخاوت معلوم ہوتی ہے اور طبیعت میں سے سخاوت جو چھپی ہوئی ہے وہ حرکت کرتی ہے اور بہادروں کی شجاعت کی رہنمائی کرتا ہے اور خلق سخاوت کو حرکت دیتا ہے۔

چھٹا ہامعہ یہ فقرہ ایسا ہے کہ جو اس کو پڑھے وہ جس امر کی طرف متوجہ ہو وہ غیب سے آسان ہو جائے اور جب کسی کام کو شروع کرے اُس سے پہلے ختم ایک ہزار اور ایک بار پڑھے اور اگر کسی مجلس میں مسائل میں سے کسی مسئلہ میں یا دنیا کے قضیوں میں سے کسی قضیہ میں خصومت واقع ہو اور حق اس پڑھنے والے کی جانب ہو اور مقابلہ والا چرب زبانی اور دلیری سے غلبہ کرے تو تین بار پڑھے واطمس علی وجوہ اعدائنا کو ولایرجعون تک اور اُس کی طرف پھونک دے اسکو حیرت اور خاموشی ہو جائے گی اور اسکی زبان بند ہو جائے گی یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا **ترجمہ** لطیفۂ غیب کا ظہور ہے جیسے خوش ہوا کا ظہور

جس کا حال مقرر ہو کہ کہاں سے چلی اور لطیفۂ غیبی کا داخل ہو جاتا ہے عالم شہادت میں سو واسطے کہ اُنکی شہادت دیکھی جائیں اور حل کئے جائیں اور اس لئے کہ اُن کی سخت دلی میں نظر کی جائے اور قسم قسم کی تذکیر و نصیحت سے اُس کا علاج کیا جائے ترجمہ قسم ہے قرآن حکمت سے بھرے کی کہ بیشک تو پیغمبروں میں سے ہے سیدھی راہ پر قرآن نازل ہوا ہے خدائے غالب مہربان کی طرف سے اس لئے کہ تو ڈرائے اُن لوگوں کو جن کے باپ ڈرائے نہیں گئے تو یہ غافل ہیں یعنی قریش کو ڈرائے تو کہ انہیں کوئی رسول نہیں بھیجا گیا بیشک ضرور ہوا ان کے اکثر پر عذاب کا وعدہ تو یہ ایمان نہیں لاتے بیشک ہمنے اُنکے گلوں میں طوق ڈالدیئے ہیں ایسے کہ اُنکی ٹھوڑیوں تک پہنچ گئے ہیں تو یہ قوم سر اونچا کئے ہوئے ہیں اور ہم نے اُنکے موںہہ کے سامنے پردہ ڈالدیا ہے اور ان کے پیچھے پردہ بس پردہ ڈال دیا ہے ان پر تو انہیں کچھ نہیں دکھائی دیتا ناخوش اور بُری صورت ہو گئے ہیں اُنکے موںہہ سیاہی ہیں اور ذلیل و خوار ہوئے انکے موںہہ سامنے خدائے زندہ عالم کی تدبیر کرنے والے کے اور مطلب کو نہ پہنچا وہ جس نے ظلم پر کمر باندھی۔

لامعہ اوّل شیخ اس فقرہ میں چاہتا ہے کہ تصرف قہری کرے اُن لوگوں پر جو ناحق شیخ سے مجادلہ اور مکابرہ کرتے ہیں خصوصًا وہ لوگ جو دین کے پھیلانے میں اور یقین کے رواج دینے میں مزاحمت کرتے ہیں پہلی آیۃ کے نزول کا ذکر کرتا ہے کہ بہترین پیغمبر پر نازل ہوئی تاکہ دل آگاہ ہو جائے اُس نسبت سے جو رحمت الٰہی کی تقسیم میں شیخ کو نصیب ہوئی ہے اس واسطے کہ قرآن شریف کامل وارثوں کا نمونہ ہے اور وہ ایک نسبت جامع ہے تدلی اعظم کی توجہ اور اسماء کا جامعہ کے تخلق کے باب میں اور قرآن مجید کے ذکر سے اُس نمونہ سے استحضار کر سکتے ہیں اور اُس آیۃ کے بعد آیۃ انک لمن المرسلین یاد کرتا ہے کہ اُس کا مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اثبات ہے بطریق اشارہ کے اُس میں رمز ہے شیخ کے حال کی طرف کہ پیغمبروں کے وارثوں میں سے ہے اور خلقت کے ارشاد کی توفیق میں اصحاب ارشاد کو نمونہ ہے پیغمبروں کے بھیجنے کا اُس کے بعد تنزیل العزیز الرحیم کو تلاوت کیا تاکہ یہاں سے معلوم کرے کہ اہل ارشاد کا ارشاد رحمت الٰہی کے خزانوں میں سے ہے گروہ خلائق پر اور اسم عزیز جو غلبہ پر دلالت کرتا ہے اور اسم رحیم رحمت کاملہ پر مقتضی اہل ارشاد کا ہوتا ہے بعد اُس کے شروع کیا لتنذر قومًا ما انذر اٰباؤھم فھم غافلون اس لئے کہ بھیجنے توفیق اہل ارشاد اور اہل ارشاد کے پاس خلقت کا جمع ہونا پیش نظر حاضر ہو یعنی غافلوں کا ڈرانا اور جاہلوں کا تعلیم کرنا

اور خدا کی طرف بلانا گمراہوں کا اس کے بعد آیات قہریہ لایا تا کہ ان آیات کے ضمن میں ہمت کا
پوشیدہ منہ اس کے جوش میں آئے۔

دوسرا معمہ اس مسئلہ میں دو چیزیں معتبر ہیں ایک تو یہ کہ عارف محقق جب دشمن کے دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو پہلے اُس نسبت کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ نے اُس کے دل میں امانت رکھی ہے اور اُس کو جوش میں لاتا ہے اور اپنے دل کو ہشیار کرتا ہے اُس کے بعد تصرف قہری کرتا ہے اس لئے کہ اصل پونجی وہی نسبت ہے سب تصرفات میں سے فان جاء الشتاء فانت کہف ؛ وان ورد الصیف فانت ظل ؛ یعنی اگر جاڑا آیا تو تو پناہ ہے اور جو گرمی آئے تو تو سایہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ اسماء و آیات کے خواص کا جاننے والا جب چاہتا ہے کہ کلمات جلالیہ تلاوت کرے اور اُن کلمات کی صورت مثالیہ مستحضر کرے تو اُسے ضرور ہے کہ اُن کے ساتھ کلمات جمالیہ تلاوت کرے اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ پڑھنے والے کے نفس کو اُن کا اثر ہو جائے مدعو لہ کے نفس کی تاثیر سے پہلے جیسا حضرت صالح علیہ السلام کے قصہ میں مذکور ہے۔

تیسرا معمہ علماء تفسیر نے ذکر کیا ہے کہ انا جعلنا فی اعناقہم اغلالا وجعلنا من بین ایدیہم سدا آتشیل ہے انکی ناامیدی کی کہ آیات قرآن عظیم سے انکو کچھ نفع نہیں اور شریعت کے اسرار وہ نہیں سمجھ سکتے جیسے اور جائے ختم اللہ علی قلوبہم وطبع علی قلوبہم آیا ہے لیکن باعتبار اُس دلالت کے جو فال اور اعمال تصریفیہ میں کام میں لاتا ہے ذہن انتقال کرتا ہے طرف تصرف قہری کے حضرت فیاض کے منکر اور مخالفوں پر اور ان کے ہاتھ پاؤں باندھنے اور معطل کرنے پر اشیاء کے دیکھنے سے اور اُن کا قید کرنا آمد و رفت و کوشش کرنے سے اپنی مصلحتوں میں اور حیران رہجانا اپنی نیکی کے طلب سے اس علاقہ سے قہر الٰہی کا سلسلہ جنبان ہو سکتا ہے اور شیخ کے نفس کو آگاہ کرتا ہے واسطے ہمت باندھنے اور مستحضر کرنے کے ان کی صورت بیکار پڑی رہنے سے۔

چوتھا معمہ شوہ وجوہ اور عنا و وجوہ کنایہ ہے بدحالی اور آدمی کی مراد کے برعکس ہونے سے اور اُس کی کوشش کے بیکار ہونے سے اور شیخ کا ارادہ یہاں گذشتہ کی خبر دینی نہیں نہ قیامت کا وعدہ ہے جو انکو پیش آئے گا بلکہ تصرف قہری سے [illegible] کرنے کا ہے اور استحضار اس امر کی طلب کا ایسا ہے جیسا پیاسا آدمی پانی طلب کرتا ہے اور مغلوب اپنی مدد طلب کرتا ہے اور وسے ... کامل کی ہمت تاثیر کرنے میں اسم اعظم ہے۔

پانچواں معمہ اگر کسی شخص کو کچھ رنج ہو یا جو کیفیت نفس کی استقامت کے مناسب

نہ جیسے خوف و غصہ و کینہ و پریشانی دنیا کے امر وغیرہ کے حال مبتلا ہو تو چاہیئے کہ ان پانچ
آیتوں کو تلاوت کرے غافلون تک اور اپنے دل پر دم کرے اور اگر کوئی عالم یا قاضی یا مفتی چاہے
کہ اُس کا درس اور قضا مستقیم رستہ پر ہو تو ان آیات کو ثمن یعنی آٹھ سے آٹھ خانوں کے نقش میں
لکھے اور اپنے پاس رکھے اور بعد ہر نماز کے تلاوت اُن آیات کی اپنے ذمہ کرے اور اگر کوئی چاہے
کہ دشمنوں کے درمیان سے چلا جائے ایسی طرح کہ دشمنوں کو دکھائی نہ دے اور وہ اُس کے حال کے
معترض نہ ہوں تو لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ سے لَا يُبْصِرُوْنَ تک پڑھے اور کنکروں پر دم کرے اور اُنکی
طرف پھینکے یا اُن کی طرف پڑھکر پھونک دے اور جو کسی کا غلام بھاگ گیا ہو اور چاہے کہ اُسے
متغیر کرے ان آیات کو پڑھے یا غلام کا نام کاغذ پر لکھے یا اُس کے پُرانے کپڑے پر اور اس
کے گرد ان آیتوں کو دائرہ کی طرح لکھے اور جس جائے وہ شب کو رہتا ہو وہاں لٹکا دے یا
ایک ہانڈی میں رکھے اور اُس کے منہ کو موم سے بند کرے اور جہاں کسی کی آمد و رفت نہو
یا مقبرہ پرانے میں دفن کرے اور اگر کوئی شخص ناحق خصومت کرے ان آیتوں کو ساتھ شاہت الوجوہ
سے خلفا تک سات مرتبہ پڑھکر اُس کی طرف پھونکے یا اُس کے کپڑے میں لکھکر پُرانے مقبرہ میں یا ویران
جنگل میں دفن کرے یا ایک پُرانے ٹھیکرے پر جو مقبرہ کے ہو پڑھے اور اُس کے گھر میں ڈالدے غرض
اول آیات غافلون تک صورت شالیہ اس کی سعادت مشتری کے مناسب ہے اور اُن کے
آخر خلفا تک زحل کی نحوست سے مناسب ہے مشتری اور زحل کے سب اعمال میں یہ فقرہ
کام دیتا ہے طس حم عسق مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لا يبغيان ترجمہ نے
عالی نہایت بزرگ نے سرایت کی ستر قسمین کے عالم میں غیب میں جو مستعد ظہور تھا ظاہر ہوا عالم
متراکم میں ایک چمکتا ہوا روشن لطیفہ اُس نے سرایت کے عالم متحجر میں اور یہ سب اشارہ ہی طاء
اعلی کے اسماوں کے فیضان کا طرف اہل زمین کے جاری کئے دو دریا کہ باہم ملاقات کرتے ہیں اور
ان دونوں کے درمیان پردہ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کر سکتا۔

پہلا حا میم ایک مشکل مقاموں میں سے یہ ہے کہ بادشاہ کے اُمرا یا قاضی کے مددگار یا مدرس کے
شاگرد یا کسی رئیس کے خدمتگار آپسمیں خصومت کریں اور ہر ایک اپنا نفع چاہیں اور اپنے سے
ضرر کو دفع کریں اور وہ دوسرا اُسکی مزاحمت کرے اور اسمیں صحبت کی ترکیب بگڑے اور صاحب امر
کے کام کی رونق میں خلل آئے شیخ اپنے علم خداداد کے سبب جانتا ہے کہ یہ حادثہ عالم میں بہت
ہوا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کو دفع کے لئے عجز کرتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ اُس کے کام

میں ملاء اعلیٰ کا فیض ہو جس سے انمیں آپسمیں خصومت نہو اور الفت کی صورت کی حفاظت ہو

دوسرا لامعہ طس اور حم عسق اس دعا کے شروع میں اس لئے لایا کہ ملاء اعلیٰ کے الہاموں کا سریان عالم محسوس میں جو ہو اس کی صورت حاضر کرے اور خدا تعالیٰ کا متصف ہونا ساتھ نازل کرنے ان الہاموں کے مشاہدہ کرے اس واسطے کہ اس صورت کا استحضار اور اس صفت سے تمسک کرنا قبولیت کے بہت قریب ہے۔

تیسرا لامعہ اس آیۃ کا نزول واسطے بیان کرنے ایک آیۃ کے ہے آفاقی آیتوں میں سے کہ کھاری پانی کا دریا اور میٹھے پانی کا دریا دونوں ملتے ہیں اور ایک دوسرے کا مزہ نہیں بگاڑ سکتے لیکن شیخ استنباط کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بنی آدم کی طبیعتیں بمنزلہ دریا کے ہیں ایک بردبار نفع پہنچانیوالا خوش خو وہ گویا میٹھا دریا ہے اور ایک سخت گو ترش رو زود رنج قلیل النفع وہ کھاری دریا کی مانند ہے اور مجتمع ہونے کے وقت ان کی ایک مجلس یا ایک کام میں اُنکی اصل جبلت چاہتی ہے کہ دونوں میں نزاع ہو اور فتنہ و فساد پیدا ہو لیکن مدبر السموات والارض کے قہر نے اُنکی جبلت کی گردن پکڑ رکھی ہے اور ملاء اعلیٰ کے الہاموں سے جو جاری ہیں اور اُن کے خطروں کے متغیر کرنے سے اور اُن کے گمانوں سے ان کو باہم الفت دے رکھی ہے اور اُن کی شورش کو تسکین دیتا ہے جیسے قرآن عظیم میں آیا ہے هُوَ الَّذِي أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ الآیہ -

چوتھا لامعہ یہ فقرہ اس امر کی صلاحیت رکھتا ہے کہ اگر میاں بیوی میں ناموافقت ہو اور ان کی نوبت جدائی کو پہنچے یا دو شریکوں کے معاملہ کی خصومت کو نوبت پہونچے تو اس کے بڑھنے سے اور پاس رکھنے سے وہ ناموافقت دور ہو جائے اور خواہ نخواہ اُن کی زبان خصومت اور بُرائی سے باز رہے۔ حم حم حم حم حم حمٓ الْأَمْرُ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُونَ

ترجمہ ستر متعین غیب ملکوت میں جو ظہور کا مستعد تھا ظاہر ہوا عالم مثال کہ میں گرم کیا گیا کام اور خدا کی مدد آئی پس ہم پر دشمن منصور نہوں گے ہماری اور گرم کیا گیا کام سے مراد رونق ہے اور رواج پانا اور مقبول ہونا اور پیش جانا۔

پہلا لامعہ شیخ کہتا ہے کہ تلاوت کرے سورۂ غافر کے اول کو اس لئے کہ وہ امہات صفات کی جامع ہے تو لفظ حم کو سات مرتبہ کہا اور اُس کو پرورش کیا ان کلمات سے اس واسطے کہ دعوت کا یہ طریقہ ہے کہ اگر دعا بہت سے معنے کی صلاحیت رکھے اعمال تصریفیہ میں اور

پڑھنے والے کی مراد اُس سے ایک معنی ہوں تو اُس لفظ کو کئی بار پڑھتا ہے تین مرتبہ یا سات دفعہ یا زیادہ اور اُس کو پرورش کرتا ہے کلمات مبارک سے یا اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام تلاوت کرتا ہے ایسا جو اُن معنی میں دخل رکھے تاکہ اُس کی ہمت کی نظر انہیں معانی میں ہی رہے کہ قبولیت سے بہت قریب ہے۔

دوسرا لمعہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جہاد میں صحابہ کا ورد فرمایا تھا حم لا ینصرون اور فرمایا ہے کہ اگر دشمن شبخون کرے تو اس کلمہ کو کہو کہ اس سبب سے شیخ نے جان لیا کہ حم سے دوستوں کو غلبہ اور دشمنوں کو مغلوبیت ہوتی ہے تو اس کلمہ کو یہاں سے فال لیا ہے دشمنوں کی فتح نہ ہونے کا اور ان کا عداوت سے باز رہنا اور اس کو سات مرتبہ اسواسطے کہا کہ قرآن عظیم کی پیروی ہو کہ اُس میں سات سورتوں کے اول حم آئی ہے۔

تیسرا لمعہ شیخ لفظ حم اآلامر میں ملاحظہ کرتا ہے فیض الٰہی کے ظہور کا کام کے رواج کی صورت میں اور پیش جانے میں تاکہ قبولیت کے بہت نزدیک ہو اور پھر صنعت اشتقاق اور صنعت تجنیس کو صنائع بدائع میں سے لفظ حم و حم کو کار فرماتا ہے تا وہ معنے مجرد اس صورت خاص میں ایک ہو کر خیال میں جم جائیں اسواسطے کہ اتحاد و لفظ کا قوت وہم میں حرکت دیتا ہے تصور اتحاد حقیقی کو فن شعر میں اس طلسم وہمی کے رواج ہے بہت حاجت بیان کی نہیں ہے۔

چوتھا لمعہ یہ فقرہ دشمنوں کے ساکت کرنے کو اور امیروں کے روبرو رتبہ و عزت پیدا کرنے کو بہت تاثیر رکھتا ہے سات دفعہ اسے پڑھ کر اُن لوگوں کی طرف پھونکے یا سات کنکروں پر دم کر کے اُن کی طرف پھینکے تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ۔ ترجمہ حم جان لیا گیا نازل کرنا قرآن مجید کا خدا تعالیٰ غالب دانا کی طرف سے ہے گناہ کا بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب کرنے والا صاحب فراخی کا یعنی کثرت مال کا اور زیادہ قدرت کا اس کے سوا کوئی نہیں اُسی کی طرف پھر جانا ہے پھر کر۔

پہلا لمعہ شیخ نے اس مقام میں چاہا کہ ایک آیۃ جو جامع صفات الٰہیہ ہے اور بہت اثر رکھتی ہے کفایت مہمات ہے اور مکروہات سے بچاتی ہے تلاوت کرے بعد اُس کے اور دعائیں اُس کے ساتھ ملائے اس آیۃ کا وزن آیۃ الکرسی کا وزن ہے اس واسطے کہ اس میں فقط اللہ

کی صفتیں بیان ہیں اور اُن صفتوں کی جامع ہے اور ان آیتوں کی مثال طرز آیات قرآن کی ہے اور اس آیہ کریمہ میں گیارہ اسم ہیں اللہ کے اسماء میں سے اور یہ اللہ کے نام امہات اسماء ہیں اور ان اسماء کے متخلق اولیاء کامل ہوتے ہیں۔

دوسرا لمعہ ان اسماء کا اول باعتبار مرتبہ کے ہوئے اور ہو اشارہ ہے حقیقت بسیط کی طرف جسمیں گنجایش تعدد کی ہرگز نہیں نہ علماً اور نہ عیناً اور اللہ اشارہ ہے اس حقیقت بسیط کی طرف جمیع صفات کمال کی حیثیت سے اور ایک طرح کی تشخص اور تعین کے ملحوظ سے اور سنت الٰہی یوں ہے کہ شرع میں اس اسم کو بوجہ تبعیت مذکور کرتے ہیں جو نسبت کے مقابل واقع ہو اور قصد ثانی میں ملحوظ ہو قصد اول میں ملحوظ نہ ہو اسواسطے کہ کثرت تلاوت قرآن اور دعائیں مراد ہے اور نوع بشر کی ہدایت مقصود ہے اور جب کثرت تلاوت کرتے ہیں تو اُس کلمہ سے صورت مثالیہ جوش کرتی ہے جس کے اکثر افراد بشر کو قدرت نہیں کہ اُس کے مقابل ٹھیر سکے اس لئے کہ نفس ناطقہ اُس رنگ سے اپنی خودی سے جاتا رہتا ہے۔

تیسرا لمعہ دوسرا اسم باعتبار مرتبہ کے اللہ ہے اور تیسرا اسم عزیز اور چوتھا اسم علیم یہاں جاننا چاہیئے کہ مقام تدبیر میں امہات اسماء تین اسم ہیں قادر اور علیم اور اللہ معنے قادر کے یہ ہیں کہ صورت الٰہیہ جب نفس رحمانی میں منطبع ہوئی تو اُس کا قہر سب انواع اور افراد پر ظاہر ہوا اور ہر نوع و فرد کو اور ہی ملکوت ظاہر ہوا پس قادر اور عزیز کھولے دیتا ہے اُس راہ کو جو اس تجلی کو حقائق امکانیہ کی طرف ہے اور کبھی عزیز کو رحمان و رحیم بھی کہتے ہیں اور معنے اللہ کے تعین و تشخص حقیقت ہُو کا ہے تو اللہ کھول دیتا ہے اُس راہ کو جو اُس تجلی کو حقائق ہُو کی طرف ہے اور جو عقل کے مرتبہ میں نفس رحمانی سے پہلے سب حقیقتیں ظاہر ہوئیں تو اس تجلی اعظم کو ایک راہ ہے علم و عقل کے مرتبہ میں اور اُس کے مقابل اُس کا نام علیم ہے اور خبیر بھی اُسی جیسا ہے۔

چوتھا لمعہ پانچواں اسم منزل الکتاب ہے اور وہ متکلم جیسا ہے اشارہ کرتا ہے کلام نفسی کی طرف اور کلام نفسی کی صفت کی حقیقت یہ ہے کہ تدلی اعظم نے انسان کی صورت نوعیہ اپنے سامنے حاضر کی اور اُس کو خوب دیکھا اور اُس کی کمال فطرت کے مقتضا میں غور کی اور جو قوت کہ فطرت کے حکم کے بجا لانے سے مانع ہوگی سب اس مقام کی مشکل ہوگی اور رحمت الٰہی جو تدبیر کے خزانہ سے پیدا ہوتی ہے درکار ہوئی جیسے کہ مقام خلق میں بقدر سوال ہر ذرہ کے جو ہر و اور عضو کی صورتوں کو ایجاد کرتے تھے۔ یہاں افعال اور اخلاق اور اعتقاد کی تکلیف بقدر

استعداد نوع کے مشخص ہوئی بعد اُس کے کہ رحمت منقسم ہوئی ادوار اور ازمان پر دوسری تدبیر درکار ہوئی اور نقطہ جبیہ منتقل ہوا انسان کے ایک فرد واحد پر کہ اُس کو رسول بنائیں ساتھ ایسے کلمات کے جو خصم کو عاجز کریں تو وہ سب ایک نظم ہو گئی معین و مشخص یہاں جانا گیا کہ کلام اللہ غیر مخلوق ہے **سوال** تو اس اعتبار سے زید و عمرو اور شجر و حجر غیر مخلوق ہیں کیونکہ یہ بھی علم الٰہی میں ثابت اور راسخ تھا کہ فلاں وقت موجود ہوں گے **جواب** ان دونوں امروں میں تو نہایت فرق ہے کہ اول جنود حقائق تاثیریہ فعلیہ سے ہے جو متعلق نشأت کلیہ کے ہے تو اسماء الٰہیہ میں شمار ہے اور دوسرا جنود حقائق تاثیریہ انفعالیہ سے جو متعلق خاص فردوں سے ہے وہ ممکنات کی شمار میں ہے اول زمانہ سے پہلے متعلق اور متشخص ہے لیکن اتنا ہے کہ مادہ وحدت میں تفرع و تمیز چاہتا ہے اور دوسرا مادہ وحدت میں متحقق اور متشخص ہوا استعداد سے کہ پہلے مادہ وحدت کے ایک دستور رکھتا تھا کہ اُسی قاعدہ پر ظاہر ہوا **پانچواں** ہادی چھٹا اسم غافر الذنب اور ساتواں قابل التوب اور آٹھواں شدید العقاب ہے اور تین اسم اسماء فعلیہ میں سے ہیں کہ تفصیل قادر کی ہیں یعنی جب قدرت نفس رحمانی سے متعلق ہوئی اور سب نشأت میں پھیلی اور ہر نشاء میں ایک ملکوت پیدا کیا اُس نشاء کے استعداد کے موافق تو باعتبار ہر قسم کی تاثیر کے جو عالم میں ہے ایک دوسرا نام مجسم ہوا اور یہ نام بیشمار ہیں ان تین اسموں پر اکتفا کیا اور نہیں تو محیی اور ممیت اور باسط و قابض اور ضار و نافع اور باری و خالق اور رازق و ناصر و شافی سب اسی باب سے ہیں اور ان اسموں کے تعین کی حقیقت یہ ہے کہ بندے نے گناہ کیا اور اُس کے نفس ناطقہ نے اُس گناہ کی روح کو اپنے خلق میں اُتار لیا اور اُس میں کیفیت خبیثہ پیدا ہوئی جیسے آدمی کو بہت گرم غذا اور سردی سے تپ آجاتی ہے اور بعد اس کے ان میں حال سے خالی نہیں کہ یا تو ایسی کیفیت پیدا ہوئی کہ پہلی کیفیت کی ضد ہے کہ پہلی کیفیت کو زائل کر دیا تو بندہ بعد گناہ کرنے کے رجوع ہوتا ہے قدس کی طرف اور اپنے قصد سے انوار ملکیہ کو اوڑھ لیا اور گذرے گناہوں سے پشیمانی کی اور اُن کا دور کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ ایک کیفیت جو گناہ کی ضد ہے افاضہ فرماتا ہے اور یہ ایسا ہے جیسے شربت بارد یا تپ والے کو بوقت پریشانی روحانیت کے ملاء اعلیٰ سے ایک فیض نازل کیا کہ اُس نے نفس ناطقہ سے گناہ جھاڑ دیئے اور محو کر دیئے اور یہ ایسا ہے جیسے آفتاب بروج شتویہ میں آیا اور اُس کے سبب ہوا بدل گئی اور تپ والے کو بغیر اپنے فعل قصد کے شفا ہو گئی یا یہ ہے کہ باقی رہے کیفیت خبیثہ پر جب تک کہ جان بدن سے نکلے

اور قوت ملکیہ کچھ متنبہ و آگاہ ہو تو وہاں بہت الم سخت پیدا ہوں اور وہ ایسا ہے کہ سر زمین درد
اور اعضا میں درد اور دل کو کوفت اور ہاتھ پاؤں مارتا ہے بیمار حرارت کی شدت سے تو غافر
الذنب اشارہ ہے فیض روحانی کے نزول سے جو خطیرہ قدس سے نازل ہوتا ہے اور قابل التوب
اشارہ ہے کیفیت مناسب کے پیدا کرنیکا توبہ کے بعد اور نیک عملوں کا اور شدید العقاب
مقابلہ میں ہے اصرار کرنے کے اور شریروں کی عاقبت کا بیان ہے۔

چھٹا لامعہ چھٹا لامعہ نواں اسم ذی الطول ہے اور یہ اشارہ ہے اور اسموں کی جنس کی طرف اور
اُسکی حقیقت یہ ہے کہ نگاہ کی جاتی ہے بنی آدم میں صفات مدح کیطرف تو جو مورد مدح ہوتا ہے۔
اُسکو خدا تعالیٰ کے واسطے اثبات کرتے ہیں باعتبار مشابہت کے اُس کے آثار کے اُن کے آثار
صفات مستعملہ کے ساتھ اور لیس کمثلہ شئ اس تشبیہ کے زہر کے واسطے تریاق گردانیں غنی
و ملک و قریب و علی و عظیم و حلیم وغیرہ اسی جنس سے ہیں تو ذی الطول ان جنسوں میں سے
ان سب جنسوں کو سمجھاتا ہے۔

ساتواں لامعہ ساتواں لامعہ دسواں اسم لا الٰہ الا ہو اور یہ اسم اشارہ ہے اور جنس کے اسماء کا کہ اُن کو
سلبیات کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بنی آدم میں صفات ذم میں ہم نگاہ کریں یا اُن صفتوں کو
جو بسبب تجسم و تحیز اور احتیاج و ضعف کے پیدا ہوتی ہیں اور اُن کو جناب الوہیت سے ہم نفی
کریں۔ لا شریک لہ ولا ولد لہ ولا والد لہ ولیس بجسم ولا جوہر ولا عرض ولا یشابہ
شئیا ولا یماثل شیئا۔ اسی باب میں ہے تو ذکر اس صفت کا ان سب جنس کے اسماء اشارہ ہے

آٹھواں لامعہ آٹھواں لامعہ گیارہواں اسم الیہ المصیر ہے اور یہ اشارہ ہے اور جنس کے اسماء کی طرف
وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایک فعل دنیا میں ہیں اور ایک آخرت میں ہیں جب ہم بدن کی چادر سے
برہنہ ہوں اور برزخ میں پہونچیں تو اور معاملہ پیش آئیگا اور جب قبر سے اُٹھیں اور ارواح
کو جسم ملیں اور قوائے مثالیہ ساتھ قوت و تاکید کے ان جسموں میں حلول کریں اور معاملہ پیش آئے
سو ان افعال کے اعتبار سے وصف کیا جاتا ہے خدا تعالیٰ اور اوصاف سے اور جناب الوہیت
کے اور نام رکھے جاتے ہیں الیہ المصیر اشارہ اجمالی ہے اسم جنس کے اسماء کا اور مالک یوم الدین
بھی اشارہ ہے اجمالی اُنہیں اسماء کا۔

نواں لامعہ نواں لامعہ یہ آیۃ ذکر بڑے کامل اولیاء کا ہے جنکی معرفت تمام اسماء الٰہی کو پہونچے ہیں اور
سب اسماء الٰہیہ کے ساتھ وہ متخلق ہوئے ہیں باعتبار تحقیق اُن کے سوا اُسکی تلاوت کوئی نہیں

کو سکتا ہے اور جو اُس کی استعداد رکھتا ہے اُس کو اس کے پڑھنے سے بہت مدد کھل جاتی ہے۔
کمال مطلق کی طرف اور اس آیۃ سے ایک طرح کی استنباط سے انسان کامل بالفعل پہچان سکتا
ہے اور جب ملاء اعلیٰ اور ملاء اسفل سے عظمت اس آیۃ کی من حیث الاجمال سیکھی ہے یہ
آیۃ نافع ہے شیاطین کی مکروں سے بچنے کو اور بری آلودگیوں سے جیسے جادو اور نظر لگ جانے
اور وسیلہ ہے واسطے مینہ مانگنے جود الٰہی کا اور مشکلوں کی کفایت کا اور رزق کی فراخی کا اور
شہرت اور بڑے مرتبہ کا چنانچہ آیۃ الکرسی بھی یہی فائدے رکھتی ہے یہاں سے ذہین آدمی
پہچان سکتا ہے اُس حدیث کا سر جو اعظم آی القرآن آیۃ الکرسی ہے بِسۡمِ اللّٰہِ بَابُنَا تَبَارَكَ
حِیطَانُنَا یٰسٓ سَقۡفُنَا کٓھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا۔ **ترجمہ** بسم اللہ ہمارا
دروازہ ہے اور سورۂ تبارک ہماری دیواریں ہیں اور سورہ یٰسٓ ہمارے گھر کی چھت ہے اور
کلمہ کہیعص مہمون کو کافی ہے اور کلمہ حمٓ عسق ہماری آفات سے بچانے کو حمایت ہے۔
پہلا لمعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیتوں اور سورتوں میں عجیب عجیب خواص رکھے ہیں
اور اسی واسطے عالموں نے ہر آیت اور سورۃ کو واسطے مہمات کے مقرر کیا ہے اور خواص القرآن
کا علم یہاں سے نکلا ہے اور نکتہ ان اثروں کے صادر ہونے کا یہ ہے کہ عظمت قرآن مجید کی ملاء
سافل میں سرایت کرتی ہے ملاء اعلیٰ کے القاء کے سبب تو ملاء سافل تعظیم سے پیش آتی ہیں۔
اور اپنی جبلت اور طبیعت سے پڑھنے والے کی مرادیں کوشش کرتے ہیں اور باطل اور شیاطین
اسکی عظمت کے سبب بھاگتے ہیں اور بے اوسان ہو جاتے ہیں چنانچہ صحیح حدیث میں آیا ہے
کہ لا یستطیعہ البطلۃ و لا یجاوزہ بر و لا فاجر اور حکم اس کی ہر سورۃ اور ہر آیہ کا حکم
افسوں اور منتر کا ہے جس کا بنی آدم ہر زمانہ میں عمل کرتے رہے ہیں اور اثر اور فائدہ
دیکھتے رہے ہیں۔
دوسرا لمعہ نکتہ بعض آیات جو بعضی مہمون کے واسطے مقرر ہیں یہ اطلاع ہے صورت
مثالیہ پر کہ کثرت سے پڑھنے سے عارف کی نظر میں پیدا ہوتی ہے اور ضرور وہ اُس کے کلمات
بسیط کی طبیعت پر ہوگی تو نظر کرتے ہیں اسکی صورت مثالیہ میں جو مشابہ ہے مشتری کی سعادت
کے اور اُس کے منسوبات کے واسطے عمل میں لاتے ہیں اُس فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ آیۃ اَللّٰهُ
لَطِيۡفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ وَهُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ مشتری کی سعادت سے بہت مشابہ ہے
اور جو شمس کی سعادت سے نزدیک ہو اُس کو منسوبات شمس میں کام میں لاتے ہیں اور اس

فقیر کو منکشف ہوا ہے کہ آیہ رَفِیۡعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الۡعَرۡشِ یُلۡقِی الرُّوۡحَ مِنۡ اَمۡرِہٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ
مِنۡ عِبَادِہٖ لِیُنۡذِرَ یَوۡمَ التَّلَاقِ یَوۡمَ ھُمۡ بٰرِزُوۡنَ لَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡھُمۡ شَیۡءٌ لِمَنِ الۡمُلۡکُ
الۡیَوۡمَ لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَہَّارِ سعادت شمس سے بہت نزدیک ہے اور وہ جو مریخ کی سعادت
سے بہت قریب ہے اُس کو مریخ کے منسوبات میں کام میں لاتے ہیں اور فقیر کو یہ بھی معلوم ہوا
ہے کہ ذی البطش الشدید فعال لما یرید مریخ کی سعادت سے بہت مناسب ہے۔

تیسرا حامعہ عدد اور وضعیں مقرر کرنے میں اور ہیئت خاص تعین کرنے میں بعضے مناسبات
ہیں کہ صفات ملکیہ کے مدد کرنے والے ہیں یا اس صورت مثالیہ کے آخر کی تاکید کے واسطے
ہیں یا اختیار کرنا ساعتوں کا جو قبولیت سے نزدیک ہیں یا استحضار کرنا قوۃ مثالیہ کا کہ اُس تاثیر کا
ہے خصوصیت کے ساتھ اور اس کو فراست سے معلوم کرتے ہیں یا رویا دہا ب اور بڑی
بحث ہے طول طویل۔

چوتھا حامعہ عارف کامل کبھی متوجہ ہوتا ہے قرآن مجید کی آیتوں اور سورتوں کی طرف
اور ایکبارگی ہی اُن کے سب خواص جان لیتا ہے اس کے بعد کہ قرآن مجید کی حقیقت و
عظمت جو ملکوت میں ہے اُس سے واقف ہو لیتا ہے اور اُس کے نور کو حاصل کرتا ہے اور اس
سے تمسک کر لیتا ہے تو اس وقت اس عارف کو معلوم ہوتے ہیں بعضے اثر قرآن مجید کے
مجملا اور اُس صورت اجمالیہ کو آفات سے بچنے کو اور جس میں چاہے صرف کرتا ہے شیخ اس
قسم سے بعضی صورتیں اور آیتیں ذکر کرتا ہے پس غور کر۔

پانچواں حامعہ یہ فقرہ بہت بڑا حصار ہے چوروں اور شیاطین اور ظالموں سے حفاظت
کے واسطے پڑھنے والے کو چاہیئے کہ جسوقت وہ پڑھے قرآن مجید کے احاطہ کرنے کی صورت اپنے
خیال میں رکھے اور ہاتھ گرداگرد پھیرے یا عصا سے خط کھینچ لے اپنے اسباب کے گرد اور
جو ظالم کے سامنے جائے اور خوف و دبدبہ اُس کا غالب آئے تو پڑھے کہیعص اور ہر حرف کے
ساتھ اپنے ہاتھ کی انگلی بند کرے اور کہے کفایتنا اور پڑھے۔ حم عسق اور ہر حرف کے ساتھ
بائیں ہاتھ کی اُنگلی بند کرے اور کہے حمایتنا بعد اُس کے جب اُس ظالم کے مقابل جائے۔
دونوں ہاتھ کھول دے اور اُسکی طرف پھینکے۔ فَسَیَکۡفِیۡکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
پس کفایت کرے گا خدا تعالیٰ اُس کو ظالموں کے شر سے اور وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔

پہلا حامعہ اس آیۃ کا نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے واسطے ہے جو اللہ تعالیٰ

آپ سے معاملہ کرے گا دشمنوں کی شر سے بچانے کا اور تمام خلقت میں دین پھیلانے کا لیکن شیخ ایک طرح کے استنباط سے ظالموں اور باغیوں سے حفاظت کی صفت استحضار کرتا ہے اور جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفایت کی بشارت بسبب ایسے ماخذ کے ہے۔ کہ حقیقت میں حکم کا مدار اُسی پر ہے اور وہ آدمی کا نصیب ہے خلقت کو واسطے خلقت ارشاد کرنے کا ہے اور اُس کی کارسازی کرنے کا اور اپنی مراد اُس کے ہاتھ پر ظاہر کرنی کہ ان اللہ بالغ امرہ تو اپنا حال اور اللہ کا معاملہ اپنے ساتھ اس کلام سے سمجھتا ہے جیسے کلمہ ولا تقل لہما اُف سے مارنا حرام سمجھا جاتا ہے اور بطریق فال کے کہ اعمال تصریفیہ میں بہت معتبر ہے اس آیۃ سے تمسک کرتا ہے اللہ کی عنایت سے کفایت کے واسطے۔

دوسرا لامعہ اس آیۃ کا مشہد یہ ہے کہ مصلحت کلیہ کے موافق نور عرش کے چمکارے نازل ہوتے ہیں ملاء اعلیٰ میں اور ملاء اعلیٰ سے ملاء اسفل میں اور وہاں سے عالم شہادت میں اور وہ نور عرش تصرف کرتا ہے الہاموں کا اور تغیرات کا شریروں کی کوششوں میں تاکہ اُن کی مراد انجام کو نہ پہنچے اور اس پڑھنے والے کو اول الہاموں اور تغیرات سے تصور ہوتا ہے کہ یہ اُن پر غالب ہو اور اُن کے مکروں کو دفع کرے اور ملاء اسفل کو الہام کرنا اپنی مدد سے اور اپنے آدم کے خطروں کو آراستہ کرنا اُس کے واسطے اور جب یہ مشہد تمام ہو عارف پر اللہ تعالیٰ باعتبار ظہور کے تدلی کلی میں اپنی ذات سے اُن کا شر دفع فرماتا ہے ملائکہ کے الہام سے اور وہ جو حدیث میں آیا ہے اللّٰھم انا نجعلك فی نحورھم اسی مقام سے ہے اور یہ مشہد ایک کفایت ہے کہ نور عرش سے پیدا ہوتی ہے لیکن وہ جو کفایت مقام تدبیر سے نازل ہوتی ہے عالم کی تقریب ساتھ خیر مطلق کے واسطے اس کے بنا رضا پر ہے اور استعداد والے کی استعداد کے پورا کرنے کے واسطے اور جو اُس کی فطرت میں پوشیدہ ہے۔

تیسرا لامعہ یہ آیۃ سب چیزوں سے بہت نفع کی ہے دشمنوں کے شر سے کفایت طلب کرنیکو اگر پڑھنے والا نماز کا شوقین ہے تو اس آیۃ کو چار رکعت میں تین سو مرتبہ پڑھے یا دو رکعت میں ہر رکعت میں پچاس مرتبہ پڑھے اور جو پڑھنے والا ذکر کا شوقین ہے ایکہزار بار سہ روز پڑھا کرے سات دن تک اور جو نہو سکے تو اسم کافی کے عدد ایکسو گیارہ بار پڑھے ستر العرش مسبول علینا و عین اللہ ناظرۃ الینا بحول اللہ لا یقدر علینا واللہ من ورائہم محیط بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ یعنے عرش کا پردہ پڑا ہوا ہے ہم پر اور خدا کی چشم عنایت ہم کو دیکھ رہی ہے۔

خدا کی مدد سے کوئی بھی قدرت نہ پائیگا اس کے بعد شیخ تلاوت کرتا ہے آیۃ واللہ من ورائہم محیط یعنے اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے کی طرف سے ان کو احاطہ کرنے والا ہے بلکہ یہ قرآن با عظمت ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا۔

پہلا ہامعہ نور عرش جس کا بیان ہوا ندیان کی ندیان ملاء اعلیٰ کے الہاموں سے اہل زمین پر جاری ہیں اور اسی نور کے حلول سے ان کے دین و دنیا کی اصلاح ہے شیخ نے اُس نور کو پردہ تخیل کیا ہے اور اُس پردہ میں چھپتا ہے حاسدوں اور باغیوں کی آنکھوں سے اور تخیل میں یہ نکتہ ہے کہ قوائے خیالیہ اور وہمیہ سب عقل کے تابع ہوں اور طلب عزیمت قویہ کے ساتھ واقع ہو یہاں مقصد پناہ میں ہوتا ہے اور پناہ میں ہونا پردہ کے تخیل میں اتم اور ابلغ ہے اسی واسطے کہتا ہے۔ ستر العرش مسبول علینا

دوسرا ہامعہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت عرش سے گذر کر ملاء اعلیٰ سے عبور کر کے اس بندہ کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور الہاموں اور حالوں سے اس بندہ کے ملابسات میں تصرف کر کے اپنی مراد پوری کرتی ہے شیخ اس حفاظت کو نگہبان کے طور سے تخیل کرتا ہے کہ بالکل اس طرف متوجہ ہوا ہمیں دو وجہوں سے جو نور عرش میں بیان ہو چکے ہیں اس واسطے کہتا ہے عین اللہ ناظرۃ الینا۔

تیسرا ہامعہ شیخ تیسری بار اُسے آشکار کرتا ہے جو لفظ ستر و عین میں متضمن ہے اور مقصد کو خوب روشن کرتا ہے کہ بحول اللہ لا یقدر علینا اس واسطے کہ دعا تین بار مستحب ہے اور بار بار طلب کرنا عزیمت کی قوت کو برانگیختہ کرتا ہے اور قوت عزیمت ہی دعا کی روح و ستر ہے۔

چوتھا ہامعہ یہ کلمے دو احتمال رکھتے ہیں ایک تو یہ کہ شیخ پر منکشف کر دیا ہوگا کہ تولی عظیم اُس مقام سے اس کی متوجہ ہوتی ہے اور وہ تولی عظیم مانند شعاع آفتاب کے اس کے دل کی تہ میں سما گئی ہے اب متوجہ ہوتی ہے اُس ستر مکنون کی طرف اور اپنے نفس کو اُن تین کلموں سے حرکت دیتا ہے اور ہشیار کرتا ہے اور اُس کو تمام ہمت سے لیتا ہے اُس سے اعتصام کرتا ہے دوسرے یہ کہ طلب کرتا ہے بطریق تلقین اور تاکید کی عزیمت کے اور اُس کے واقع ہونے کا یقین کرتا ہے اور دعا کے قبول کی اچھی امید کرتا ہے اسیواسطے خبر کا صیغہ اختیار کرتا ہے اور طلب کو بطریق خبر کے لایا ہے اور وہ جو شیخ کے مقامات سے معلوم ہوا ہے وہ بھی وجہ اول کی تاکید کرتا ہے۔

پانچواں ہا معہ واللہ من ورائہم محیط اس کا شان نزول کفار مکذبین کے باب میں ہے اور ان کے واسطے سخت وعید ہے طرح طرح کے عذاب کا لیکن شیخ ایک طرح کے استنباط سے اللہ کا احاطہ اپنی تمام مخلوقات پر علم و کفایت و حفاظت کی جہت سے سمجھتا ہے اور اس کلمہ کو سلسلہ جنبان اس تجلی معنوی کا کرتا ہے۔

چھٹا ہا معہ بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ اس کلمہ کے اصل معنے قرآن عظیم کی حقیقت کا بیان اور کفار مکذبین کا رد ہے لیکن شیخ ایک وجہ کا استنباط سے اس کلمہ میں نظر کرتا ہے اپنی راسخہ نسبت پر کہ سایہ ہے قرآن کے نزول کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور روی کا نمونہ ہے افضل الانبیا پر اور اس کو اپنے ذہن میں مستحضر کرتا ہے اور اس کے ساتھ پناہ کی طلب میں کام فرماتا ہے اس واسطے کہ نسبت اہل اللہ کی سعد السعود ہے اور قوی کیمیا ہے اور اسم اعظم ہے جس امر میں اس سے تمسک کریں نافع اور مفید ہے۔

ساتواں ہا معہ یہ فقرہ بہت بڑا حصار ہے جادو اور نظر لگنے کو اور سحر کو اور آسیب جن اور جو بری آلودگی ہو جیسے بسم اللہ یا بنا حصار ہے تمام شر اور آفات چوروں اور ظالموں سے اور یہاں یہ نکتہ ہے کہ وہاں قرآن عظیم کو بمنزلہ محسوس کے سے لایا اور ایک صورت کا تخیل کیا کہ نگاہبانی میں آفات محسوسہ کے کام میں آئے اور یہاں نور عرش اور عین اللہ لاتا ہے اور یہ امر مثالی ہے اور ذکر ستر اور عین نظر لگنے سے پناہ دیتا ہے یہاں جاننا چاہئیے کہ صورت مثالیہ آیتوں اور دعاؤں کے بسبب اختلاف کلموں کے اور تخیلات کے کہ جو ان کلموں کے ضمن میں آتے ہیں مختلف ہو جاتے ہیں۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ یعنی خدا تعالیٰ بہت بہتر ہے نگاہبانی کرنے کو اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

پہلا ہا معہ یہ وہ کلمہ ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا ہے جس وقت بنیامین کو بھائیوں کے ساتھ کیا ہے اور ان سے بنیامین کی محافظت کے قول و قرار مضبوط کرائے ہیں پھر توکل کے نسبت نے حضرت یعقوب کے باطن سے جوش مارا اور ظاہر کے سبب کو چشم حقارت سے دیکھا اور اسے کچھ نہ سمجھا اور اپنا کام حضرت ربوبیت کو سونپا اور اس کی نگہبانی اور توکل سے تمسک کیا۔

دوسرا ہا معہ شیخ ایک طرح کے استنباط سے صوفیہ کے احوال میں سے اس آیہ کی تلاوت کے ضمن میں ایک حال سمجھتا ہے اور وہ اسباب ظاہری کو نہ دیکھنا اور اسے چشم حقارت سے

دیکھنا اور اُن اسباب سے اللہ کی حفاظت کی طرف بھاگنا اور سب کو چھوڑ کر اللہ کی حفاظت کیطرف بھاگنا اور سب کو چھوڑ کر اللہ کی حفاظت میں پناہ ڈھونڈنی اور اس آیت کی تلاوت اس کو اس حالت کی تحقیق کی طرف دلالت کرتی ہے اور توکل جو شیخ کے قلب میں پوشیدہ ہے اسے حرکت دیتی ہے اور ظاہر کرتی ہے اور یہ حال اس آیۃ کا مشہد ہے اور اس کا مدلول ہے اہل احوال کاملوں کے نزدیک۔

تیسرا لامعہ یہ کلمہ بہت بلیغ سبب ہے حفظ نفس کے باب میں اور اولاد کے باب میں اور جو حال شر سے متوقع ہو تو اگر کوئی شخص چاہے کہ اُس کے متاع کیڑے سے محفوظ رہے یا چور ول سے محفوظ رہے تو ایک مربع میں تکسیر کرے اور ایک کاغذ پر یا ٹھیکری پر لکھکر اپنے مطاع میں رکھدے اور اگر کوئی راہ میں رہزنوں کا خوف یا چوروں کا ڈر رکھتا ہو یا کوئی ظالم چاہے اُس پر زیادتی کرے تو اگر نماز کا شوقین ہے تو نماز میں پڑھے صلوٰۃ تسبیح کی طرح چار رکعت میں تین سو بار اور جو اُسے ذکر میں حلاوت آتی ہو تو ایکہزار اور ایک دفعہ اُس کا ختم کرے اگر ہو سکے ایک ہفتہ اس کا ختم کرے اچھی ساعتوں میں جیسے آدھی رات یا وقت زوال یا بعد عصر یا آفتاب طلوع ہونے سے پہلے واللہ اعلم اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ترجمہ تحقیق میرا کارساز خدا ہے جس نے قرآن مجید نازل کیا ہے اور وہ کارسازی کرتا ہے اچھے کام کرنے والوں کی۔

پہلا لامعہ یہ کلمہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امر کیا ہے کہ اس سے تکلم کرے جس وقت کافروں نے بتوں کی عبادت کا اصرار کیا اور ڈرایا کہ یہ بت تم کو نقصان پہنچائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلِ ادْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ کِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ یعنی میں تمہارے بُرے اندیشوں سے نہیں ڈرتا اور تم سے اور تمہارے بتوں سے مجکو کچھ ضرر نہیں پہنچے گا تحقیق میرا کارساز خدا ہے۔

دوسرا لامعہ شیخ ایک طرح کے استنباط سے ایک حالت کو یاد کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دشمن غالب ہوں اور ضرر پہچانے کا سامان جمع کریں اور کسی طرح ضرر پہنچانے سے باز نہ رہیں اور وہ اپنے دل سے اللہ کی ولایت کی طرف بھاگے اور سب حاجتوں میں اُس پر بھروسا کرے اور کسی کو سوائے قدرت وجوبیہ کے مؤثر نہ جانے اور اپنے سب کام خواہ نفع حاصل کرنا خواہ ضرر دفع کرنا اُس کو سونپے اور اپنے تئیں اللہ کی ولایت کے ہاتھ میں جیسے بچہ ماں

کی گود میں یا میت غسال کے ہاتھ میں تصور کرے شیخ اس کلمہ سے اس حال کو حاصل کرتا ہے اور اپنے دل کو اُس کیواسطے حرکت دیتا ہے اور ہوشیار کرتا ہے تو سعادت کے قریب ہو۔

تیسرا لامعہ اول اور اعظم تولی کی قسم کتاب نازل کرنی اور شرع مقرر کرنی ہے اس لئے کہ اس تولی سے مقصود انسان کی صورت نوعیہ ہے اور اس کا فائدہ عام ہے دنیا و آخرت میں تو کتاب کے نزول کا ذکر عارف کی نظر کے سامنے تولی کی صورت بنا دیتا ہے اور عارف کے دل کو مصروف کر دیتا ہے اُس مقام کے تعین کی طرف۔

چوتھا لامعہ مقام تدبیر سے جو تولی پیدا ہوتی ہے اور اسکی بنا پورا کرنے پر ہے اس امر کے جو آدمی کے نفس میں روح ڈالنے کے وقت مضمر کیا ہے اور جو اُس سے علاقہ رکھیں اور وہ عام ہے نیک و بد دونوں کے حق میں اور جو تولی کہ تدلی کے مقام سے ظاہر ہوتی ہے اُسکی بنا قبول پر ہے اس شخص کو ابتدا سے خطیرۃ القدس میں داخل ہونے کے قابل جانتے ہیں اور اسکی طرف نقطہ حبیہ متوجہ ہوتا ہے اور اُس کی جبلت اور کسب ظاہر و باطن کے فیضوں کی استعداد رکھتی ہے بعد اُس کے ملائکہ میں ندا کرتے ہیں کہ الا ان اللہ احب فلانا فاحبوہ فیحبونہ اور وہاں سے اُس کے سب کاموں کی کارسازی اور ہر مکروہات سے حفاظت ظہور میں آتی ہے یہاں جو مراد تھی تولی تھی فرمایا وھو یتولی الصالحین

پانچواں لامعہ نفقۃ الغیب کے واسطے یہ آیت بہت اثر رکھتی ہے اور انتظام شہر اور گھر کے واسطے اگر پڑھنے والے کو نماز میں حلاوت ملتی ہے تو صلوۃ تسبیح کی طرح پڑھے اور جو اُسے ذکر میں بہت حلاوت حاصل ہوتی ہو موافق عدد اسم ولی کے بعد ہر نماز کے پڑھا کرے حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۔ ترجمہ کفایت کرنے والا ہے میرا خدا تعالیٰ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اُس پر میں نے توکل کیا وہ پروردگار عرش عظیم کا ہے۔

پہلا لامعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کا یہ ذکر فرمایا ہے جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امت کو اسلام کی دعوت فرماتے تھے اور طرح طرح کی نیکیاں ارشاد کرتے تھے اُن میں سے کچھ لوگوں نے نفاق اختیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے مادب نہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

دوسرا لامعہ اس ذکر مشہد اُسکی قدرت وجوبیہ کا دیکھنا ہے کہ تنہا عالم میں تصرف

کرتی ہے مقام تدلی سے جو الہام نازل ہوتے ہیں انسان کے سب ملابسات میں حلول کرتے ہیں نفس میں اور مال میں اور اولاد میں اور عزت و آبرو میں اُن الہاموں کی طرف سے کچھ تنگی نہیں ہے اگر ہے تو اس شخص کی جبلت اور کسب کی جہت سے ہے کہ ایک جہت سے اُس کی کفایت کی مقتضی ہے دوسری جہت سے نہیں ہے اسی کی طرف اشارہ ہے حسبی اللہ میں ذات حق دوسرے یہ معنے کہ کوئی متولی امور اور غالب تمام مخلوقات پر نہیں مگر ذات حق اور یہ معنی پہلے معنی کا باطن ہے اس واسطے کہ عبادت منحصر نہیں مگر تولی کے منحصر ہونے سے اور یہ معنی ہیں کہ عالم میں کوئی مؤثر نہیں مگر قہر قدرت وجوبیہ تنہا اور یہ معنی ہیں کہ زمین و آسمان اور تمام موجودات کا کوئی خالق نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور یہ معنے دوسرے معنی کے باطن ہیں اور یہ معنی ہیں کہ خالق اُن اشیا کی تحقیق حقیقت میں نہیں مگر ظہور ایک حقیقت واحدہ کا طرح طرح کے مظاہر میں اور معنے باطن میں تیسرے معنے کے حاصل کلام یہاں مراد معنے تولی کے منحصر ہونے کے ہیں اُس حقیقت میں جو تدبیر کرنے والے عرش پر مستوی ہے اسی واسطے حسبی اللہ و علیہ توکلت کے درمیان کلمہ لا الٰہ الا ہو لائے تا کہ اس کے معنے پر دلالت کرے۔

تیسرا لمعہ جاننا چاہیے کہ قرآن عظیم میں لا الٰہ الا ہو بہت معانی کے واسطے آیا ہے جیسے کہ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ یہاں معنے توحید تولی کی معرفت کے ہیں اور یہ جو آیت ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ یہ اشارہ ہے خلق اللہ ملک السموات والارض کا اور کبھی یہ معنے ترغیب امت کے مددگاری کے اور کبھی عذاب سے ڈراتے کے لئے ہے اور یہ قرآن مجید کے غرائب سے ہے پس غور کر۔

چوتھا لمعہ علیہ توکلت خبر کی صورت میں ہے یعنی جملہ خبریہ ہے اور یہ معنے میں انشا ہے یعنے جملہ انشائیہ ہے صفت اعتماد کے واسطے گویا یہ کلمہ صیغہ اس حالت کا ہے اور اُس کا سگا بھائی ہے جیسے آواز اُح اُح سینے کے درد کا بھائی ہے کہ دونوں ایک چشمے سے جوش کرتے ہیں اور باہم متلازم ہیں تو یہ کلمہ عارف کو اس مقام کی حقیقت سے واقف کرتا ہے جیسے اُح اُح سے سینے کا درد معلوم ہوتا ہے۔

پانچواں لمعہ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اس کلمہ کا لانا عارف کو تولی کی حقیقت کی صورت کی تصویر دکھا دیتا ہے جو تولی کے تدلی اعظم سے ظاہر ہوتی ہے جیسے اصولیوں نے کہا ہے کہ حکم کا معلق کرنا مشتق دلالت کرتا ہے مبداء اشتقاق کی علت پر اسی طور وصف

لا تارب العرش العظیم عارف کے روبرو مستحضر کر دیتا ہے نور الٰہی کی صورت کہ عرش پر استوا کی سبب
عالم میں پھیلا ہوا ہے اور لانا لفظ عظیم کا تاکید کے واسطے ہے اُس کے استحضار کے لئے۔

چھٹا لمعہ شیخ ابو الحسن نے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ کے خواص میں ایک رسالہ لکھا ہے اُس کا نام حرسُ الجلیلُ فی خواصِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ اور اس کلمہ کے خواص میں اور اس سے تمسک کرنے کے طریقہ لکھنے میں اور تلاوت کرنے میں لکھا ہے۔
اور جو کچھ حسبنا اللّٰه و نعم الوکیل میں لکھا ہے سب حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ میں جاری ہے بلکہ بہتر اور موکد اُس سے ہے غرضکہ حفاظت کے واسطے ظرب ہے اور نفقۃ الغیب کے لئے اور دشمنوں پر نصرت کے واسطے یہ کلمہ کیمیا ہے اور عجیب تاثیر ہے اس کا مختم رزاق کے عدد اور کافی کے عدد اور کفیل کے عدد اور ناصر کے عدد کے موافق ہے جس اسم کی حاجت ہو اُس کے عدد کے موافق پڑھے بہت اثر رکھتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ

پہلا لمعہ برکت ڈھونڈھتا ہوں میں اللہ کے نام سے کہ اس کے نام سے ضرر نہیں کرتی کوئی چیز ضرر کرنے والیوں میں سے نہ زمین اور نہ آسمانوں میں اور وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔

دوسرا لمعہ اس دعا کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اسے صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھ لے اُسے کوئی چیز ضرر نہیں کرتی شیخ اس دعا سے تمسک کرتا ہے ضرر دفع کرنے کو۔

تیسرا لمعہ جب اسماء الٰہی شریعت میں نازل ہوئے اس لئے کہ اُن سے اللہ سے تقرب کریں اُس کی بلندی اور ان اسماء کی عظمت ملاء اعلیٰ میں ظاہر ہوئی اور ملاء اعلیٰ سے ملاء اسفل نے مجملاً سیکھے اور یہ شروع ظہور اسماء الٰہی کا ہے پھر جب اہل اللہ نے ان اسماء سے تقرب ڈھونڈھا اور اُن کو کثرت سے پڑھا تو اُن کے ذہن میں ہر اسم کی صورت مثالیہ جدا متمثل ہوئی اور اعمال لکھنے والوں نے جب اُن کی تلاوت کو اعمال ناموں میں لکھا اور اس صورت مثالیہ کو صحیفوں میں منقوش کیا اور وہاں سے خطیرۃ القدس میں عود کیا جیسے ایک آئینہ میں صورت دوسرے آئینہ سے منقوش ہوتی ہے اور یہ آخر سلطنت اسماء الٰہی ہے عالم کی طبیعت میں اسماء الٰہی کا اثر ہوا اور بجائے افسوں و منتر کے اُسکی تاثیرات

عالم میں آشکارا ہوئے اُنکو دفع کرنے کو زمین کے ضرر کی چیزوں سے جیسے درندہ اور ہوام کے اور آسمانی ضرر دینے والے جیسے ستاروں کی نحوست اور آسیب و جن وغیرہ استعمال کرنا چاہیئے۔ اور ہر ضرر دینے والے کے واسطے ایک اسم خاص ہے کہ اُس کا ضرر دفع کرتا ہے لیکن عارف ان سب اسماء کو اجمالاً ملاحظہ کرتا ہے اور سب سے ایک بارگی تمسک کرتا ہے مضرات کے دفع کرنے کو یہ اشارہ اسی معرفت عربیہ کی طرف ہے اس دعا میں

چوتھا لامعہ نکتہ یہ جو کہا لا یضر مع اسمہ شئی اور یوں نہ کہا لا یضر مع شئ اُس میں یہ نکتہ ہے کہ پہلے عبارت وصف ذات الٰہی کا ہے اور دوسری عبارت وصف اسم کا ہے۔ سو غرض تو یہ ہے کہ اُس قہر کی علت مضرات پر اور مضرات کا بیکار کرنا اُس کی نسبت ذاتی الٰہی سے ہے تو واجب ہوا اختیار اولیٰ کا۔

پانچواں لامعہ یہ دعا بہت اثر رکھتی ہے دفع کرنے میں ہر ضرر دینے والی چیز کے مثلاً درندے اور ہوام اور سرد مزاجوں کو ٹھنڈا پانی اور محرور مزاجوں کو گرم پانی اور دوا اور غذا جس میں احتمال ضرر کا ہو اور نظر لگجانے اور جادو اور درد اور ورم وغیرہ اور بد آدمی سے جو خوف بدی کا ہو چاہیئے کہ اس دعا کو تین بار یا سات بار پڑھے اور جس سے خوف ہو اُس پر دم کردے یا اسکی طرف پھونک مار دے اور جو وہ حاضر نہ ہو تو اُس کی صورت خیال میں حاضر کرے اور اسکی نیت سے دو بار پڑھے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ترجمہ پھرنے کی طاقت نہیں اور کام کرنے کی توانائی نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ بلند قدر بزرگ مرتبہ والا ہے۔

پہلا لامعہ یہ کلمہ بڑی معرفت کا ہے اور وہ معرفت یہ ہے کہ جب موجودات کی طبیعتیں معہ اپنے لوازم اور مقتضیات کے موجود ہوئیں تو قہر مبدا نے پھر اُن کو پکڑا اس لئے کہ اُن کو خیر مطلق مشابہت دی تو قبض وبسط سے ہر طبیعت میں تصرف فرمایا تو عالم میں خرق عادت مقررہ پیدا ہوئی اور حقیقت میں وہ خرق عادت بھی ہمیشہ سے ہر زمانے میں اور ہر ملت میں جاری ہے۔

دوسرا لامعہ جب عارف یہ حال اپنے نفس میں منقوش کرتا ہے یعنی عقل بھی اُس کی اس کو سمجھتی ہے اور خیال و وہم بھی اسکی متابعت کرتے ہیں اور یہ حال ایک تاثیر پیدا کرتا ہے عالم میں اور وہ باز رہتا ہے طلابیات کا تاثیر سے جیسے تمہیں معلوم ہے کہ اعتقاد کا اثر بہت

ملابسات میں ہوتا ہے اور یہ حال اور اعتقاد بمنزلہ دعا کے ہے اور یہ ایک طلسم ہے کہ مبد فیاض سے فیض حاصل کرتا ہے اور یہ امر آخرت میں بہت واضح ہوگا اسی واسطے لاحول ولا قوۃ الا باللہ گناہ جھاڑ دیتا ہے کہنے والے کے اور ان گناہوں کو عذاب سے باز رکھتا ہے اور اسی امر کا اشارہ ہے حدیث شریف میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ ایک خزانہ ہے جنت کے خزانوں میں سے اور اسی طرح امید مغفرت کی اور یہ جاننا کہ خدا غفار ہے بعض گناہ اس شخص کے نفس سے جھاڑ دیتا ہے۔

تیسرا ہامعہ یہ کلمہ بہت تاثیر رکھتا ہے نظر بد اور جادو کے رد کرنے میں اور رجعت اور بد دعا کے رد کرنے میں اور ہمت اور اہل ہمت اور جوان کے مانند ہو بہت تاثیر ہے بسم اللہ الذی لا یضر آہ کے ان مضرات کے دفع کرنے میں جو محسوس ہوں اور اکثر تاثیر لاحول آہ کے غیر محسوس چیزوں میں ہے جیسے ہمنے بیان کیا ہے۔ بسم اللہ اور ستر العرش میں۔

اختتام مقصد

مقصد تمام ہوا۔ تمام ہونے پر ایک سو کئی ہامعوں کے انیس فقروں کے ضمن میں اور جب ہم یہاں پہونچے شرح حزب البحر سے جیسا ارادہ تھا فارغ ہوئے الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً اور یہ سب حکایت ایک امر وجدانی تھا کہ یکبارگی بجلی کیطرح چمکا اور ثانیا جو یاد رہا لکھا گیا مگر کچھ تھوڑا سا کہ حفظ حدیث اور علم دانشمندی سے متعلق تھا اب کچھ مضائقہ نہیں کہ حزب البحر کی دعوت کا طریقہ جو مشائخ نے دعوت کی کتابوں میں لکھا ہے لکھیں تاکہ حزب البحر کی سب باتیں بیان ہو جائیں کوئی بات رہ نجائے۔

خاتمہ

بعضے عالموں نے کہا ہے کہ جو شخص چاہے کہ حزب البحر کا عامل ہو جائے تو اول زکوٰۃ ادا کرے۔ ترک حیوانات جلالی اور جمالی کرے اور بدھ کے روز اعتکاف کرے اور بدھ و جمعرات و جمعہ کو روزہ رکھے اور ہر روز بعد غسل اور ایک دوگانہ کے اکتیس ۳۱ مرتبہ پڑھے یا بارہ ۱۲ دن چڑھتے چاند ہر روز تیس ۳۰ دفعہ پڑھے یہ فقیر عفی عنہ کہتا ہے کہ یہ عدد اس لئے اختیار کیا ہے کہ آفتاب کے تین سو ساٹھ درجے ہیں تین مثلوں میں یا بارہ ۱۲ برجوں کے ضمن

واللہ اعلم اگر کوئی بادشاہ چاہے کہ اسے ضرر پہنچائے یا کسی ایسی جائے جا پڑے کہ وہاں
درندے بہت ہوں سات دفعہ اس حزب کو پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر سارے بدن پر
پھیرے اور جو کسی کام میں عاجز ہو تو ایک خالی صاف مقام میں جاکر بعد غسل کے دو رکعت
نماز پڑھے اور بعد سلام کے پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھے محبت کے واسطے بارہ[۱۲] دفعہ
یا سات دفعہ پڑھکر گلاب پر دم کرے اور جب حسبنا پر پہونچے ستر دفعہ کہے یُحِبُّوْنَهُمْ
كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اور اس کے بعد کہے یا الٰہی فلاں بن فلاں کی
محبت فلاں بن فلاں کے دل میں دے تین دن اسی طرح سے پڑھے جس وقت وہ شخص
سامنے آئے تھوڑا گلاب ہاتھوں پر مل کے ہاتھ مونہ پر پھیرے۔ قہر دشمن کے واسطے بارہ
دن تک اور تیس[۳۰] بار پڑھے جب پہونچے واطمس علی وجوہ اعدائنا یا پہونچے۔ شاہت
الوجوہ پر ستر بار کہے۔ یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ اس
کے بعد کہے خداوندا فلاں بن فلاں کو اپنے قہر میں مبتلا کر اور آنکھ کان اور زبان اسکی بند کر۔
یہ فقیر کہتا ہے جو شخص دشمنی دین میں رکھتا ہو اس کے واسطے شاہت الوجوہ بہت
مناسب ہے اور جو دشمنی دنیا کے امور میں رکھتا ہو اس کے واسطے واطمس مناسب ہے۔ بیماری
شفا کے واسطے بارہ دن تک روزہ بارہ دفعہ پڑھے۔ جب پہونچے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ آہ پر
ستر دفعہ پڑھے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ یا شافی شفا بخش
فلاں کو۔ واسطے بادشاہ و امیروں کے مسخر کرنے کے بارہ[۱۲] دن تک بارہ دفعہ پڑھے جب پہونچے
یَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ پر ستر دفعہ کہے یَا عَزِيْزُ کے بعد عزیز کر مجھکو فلاں بن فلاں
کی آنکھ میں پھر تین دفعہ انا انزلناہ پڑھے بعد پورا کرنے دعوت کے جب اس کے گھر جاوے یہ
حزب ایک دفعہ پڑھے۔ اور واسطے بے خوف ہونے راہ کے اور سلامتی سفر کے چاہے تو سفر
سے پہلے تین دن روزہ رکھے اور مع شرطوں کے روز بارہ[۱۲] دفعہ پڑھے۔ جب پہونچے
بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا پر تو ستر دفعہ کہے یَا حَفِيْظُ احْفَظْنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلِيَّاتِ یَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥ بعد اس کے جب روانہ ہو اور جب کہیں اترے اور جہاں خوف کی جائے
ہو ایکبار پڑھے۔ اور کشتی کی حفاظت کیواسطے سوار ہونے سے پہلے تین دن ہر روز سترہ[۱۷] دفعہ
پڑھے جب پہونچے سَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ پر تو ستر دفعہ پڑھے یَا حَفِيْظُ احْفَظْنِيْ مِنْ جَمِيْعِ
الْبَلِيَّاتِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اور سے خداوند میں اپنے تئیں اور اپنے مال و اسباب

اور رفیقوں کو امانت سونپتا ہوں خیریت سے کنارہ پر پہونچا اس کے بعد کشتی میں پانچوں وقت یہ حزب ایک بار پڑھے اور جب طوفان آئے تو پڑھے جائے جب تک طوفان موقوف نہ ہو۔ اور تو انگری کے واسطے تین دن تک ہر روز بیس ۲۰ دفعہ پڑھے۔ جب اُنْشُرْ هَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ پر پہونچے ستر دفعہ پڑھے۔ يَا غَنِيُّ أَغْنِنِي يَا رَزَّاقُ ارْزُقْنِي رِزْقًا طَيِّبًا وَاسِعًا بِغَيْرِ حِسَابٍ اور ہر روز سات درویشوں کو روٹی اور شیرینی اپنے مقدور کے موافق دے کہ اُس پر فتوح کے دروازے کھل جائیں۔ اور ادائے قرض کے واسطے تین دن تک ہر روز پندرہ ۱۵ مرتبہ پڑھے جب پہونچے اُنْصُرْنَا پر تو ستر دفعہ کہے اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ اور واسطے لڑکیوں کے نصیبہ کھلنے کے مینہ کے پانی پر یا کنوئیں کے پانی پر جو رات کو کھینچا ہو یعنی رات کا ہو تین دن تک ہر روز تیس ۳۰ دفعہ پڑھے جب پہونچے هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ آہ۔ پر یا فتاح کو موافق عدد جمل کے پڑھے پھر اُس پانی سے ہاتھ پاؤں دھو کر اُس پانی کو ایسی پاک جائے پھینک دے جہاں اُس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے اور لڑائی میں دشمن کے مقابلہ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے جہادوں میں آپ بھی یہ پڑھتے تھے اور صحابہ کو بھی فرماتے تھے اور حبیب بن سلمہ جب دشمن کو دیکھتے تو انہیں یہ اچھا معلوم ہوتا تھا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے جو کوئی ہر روز سو دفعہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھ لیا کرے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ اور ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ اُن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو خزانہ بتاؤں جنت کے خزانوں میں سے اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سر کے درد کے واسطے یہ بہت نافع ہے کہ جس کے سر میں درد ہو اس کے سر پر ہاتھ رکھے اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ اِسْمُهٗ بَرَكَةٌ وَّشِفَاءٌ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ بِيَدِهِ الشِّفَاءُ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ یہ تین بار یا سات بار پڑھے اور بعضے معتبروں سے روایت ہے کہ جب سفر میں ہو اور راہزن آن پڑیں لوٹنے کو تو سورہ اذا زلزلت پڑھے اور زمین پر ہاتھ مارے اور وہ خاک ان راہزنوں کی طرف پھینکے اور اپنا ہاتھ سر پر پھیرے پھر پڑھے۔

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشٰى ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ راوی نے سخت قسمیں کھا کر کہا ہے کہ ایک روز مجھے راہ زن ملے میں نے یہ پڑھا اور ایک درخت کے تلے بیٹھ گیا تو وہ راہزن آئے اور مجھے نہ دیکھا اور آپس میں کہتے تھے کہ ابھی تو وہ آدمی یہاں تھا اور بعضوں نے روایت کیا ہے کہ جو سفر کا ارادہ کرے اور یہ چاہے کہ ہر آفت سے محفوظ رہے سفر میں تو اُسے چاہیئے کہ دو رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں الحمد اور قل ہو اللہ احد اور بعد سلام کے سورۂ لایلاف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ الْمَالِ وَالْوَلَدِ فَاصْحَبْنِيْ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا السَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ وَاخْلُفْنِيْ فِيْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ بِخَيْرٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور میں کہتا ہوں کہ اگر یوں کہے اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا الْجَمِيْعَ الخ تک تو بھی فائدہ ہے اور جو قیدی یا پکڑا ہوا ہوئے مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ ایکہزار بار اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایکہزار ایک دفعہ ایک نشست میں تو بہت جلد اللہ اُسکو رہائی بخشے گا اور میں کہتا ہوں اگر حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے بدلے کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اس آیۂ کریمہ کی خاصیت ہے کہ نامہربانوں کے دلوں کو مہربان کرتی ہے جو اس سے بیزار ہوں وہ مہربان ہو جاتے ہیں اور مکاروں کے مکر سے بچاتی ہے جو شب جمعہ کو آدھی رات کے وقت پڑھے تینتیس مرتبہ اور پھر کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ يَا رَبِّ حَسْبِيْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ وَاعْطِفْ قَلْبَهٗ يَا قَلْبَهَا عَلَيَّ ذٰلِكَ يَا ذَلِيْلَهَا لِيْ تو بیشک اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو اُسپر مہربان کر دیتا ہے اور مطیع کر دیتا ہے اور بعضوں سے روایت ہے کہ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سات دفعہ شام کو پڑھ لے تو اللہ کفایت کرتا ہے جو ارادہ کرے سچا ہو یا جھوٹا۔

تمام شد

کتاب ہوامع مصنف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رح تو ختم ہوئی اب دعائے حزب البحر مع اعتصام واختتام و دیگر فوائد یہاں لکھی جاتی ہے باری تعالیٰ سے اُمید ہے کہ اسکے پڑھنے والیکو نفع تام ہوگا طالب کو چاہیئے کہ اول سورۂ فاتحہ یکبار سورۂ اخلاص یکبار درود شریف ۱۱ بار پڑھکر اسکا ثواب بارواح مبارک حضرت شاہ ابوالحسن شاذلی کو پہونچائے پھر آگے اعتصام سے پڑھنا شروع کرے

اعتصام دعائے حزب البحر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ
مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا
مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا
يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ
بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ
قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ
لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ

لِّيَبۡرُزَ الَّذِيۡنَ كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقَتۡلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡۚ وَلِيَبۡتَلِىَ

اللّٰهُ مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ ۢ بِذَاتِ

الصُّدُوۡرِ ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِؕ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى

الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ تَرٰٮهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا ۝ سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِؕ

ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِى التَّوۡرٰٮةِۖ وَمَثَلُهُمۡ فِى الۡاِنۡجِيۡلِۛۚ كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ

شَطۡــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى عَلٰى سُوۡقِهٖ يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ

لِيَـغِيۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا ۝ اَبَاتَا ثَاجَ حَا

خَا دُذَ رَ ا زَ اسَ شَ صَ ضَ طَا ظَا عَ غَ فَا قَ كَ لَ مَ نَ وَ

هَا لَا ءَ يَارَبِّ سَهِّلْ وَيَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا يَا رَبِّ[1]

یہاں شاہ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا تصور کرے۔

---

[1] یہ حرف اول سے آخر تک ایک سانس میں پڑھیں۔

دعائے حزب البحر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا علی یا عظیم یا علیم انت ربی و علمک حسبی فنعم الرب ربی و نعم الحسب حسبی تنصر من تشاء و انت العزیز الرحیم[1] نسئلک العصمۃ فی الحرکات والسکنات والکلمات والارادات والخطرات من الظنون والشکوک والاوہام الساترۃ للقلوب عن مطالعۃ الغیوب فقد ابتلی المؤمنون و زلزلوا زلزالا شدیدا ○ و اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبہم مرض

بر انگشت شہادت تف زدہ سہ بار گرداند ۱۲

ما وعدنا اللہ و رسولہ الا غرورا ○ فثبتنا وانصرنا و سخر لنا ھذا البحر کما سخرت البحر لموسی علیہ السلام و سخرت النار لابراہیم علیہ السلام و سخرت الجبال والحدید لداؤد علیہ السلام و سخرت الریح والشیاطین والجن لسلیمان

[1] یہاں اپنے مطلب کا تصور کرے ۱۲

عَلَیْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الْمُلْكَ وَالْمَلَكُوْتَ لِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ

وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْیَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ سَخِّرْ لَنَا

كُلَّ شَیْءٍ یَا مَنْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ كٓهٰیٰعٓصٓ ۝ كٓهٰیٰعٓصٓ

كٓهٰیٰعٓصٓ ۝ اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ ۝ وَافْتَحْ لَنَا

فَاِنَّكَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ۝ وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ۝

وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ۝ وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ[1]

وَاحْفَظْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ ۝ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ

الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِیْحًا طَیِّبَةً كَمَا هِیَ

فِیْ عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا عَلَیْنَا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ

---

[1] (ک) پر داہنے ہاتھ کی چھنگلیا بند کرے (ہ) پر اُس کے پاس کی (ی) پر بیچ کی بند کرے انگلی (ع) پر کلمہ کی (ص) پر انگوٹھے کو بند کرے اور یوں مٹھی بند رکھے۔ دوسرے کہیعص پر چھنگلیا سے ایک ایک حرف پر انگلیاں کھولے۔ اور تیسرے کہیعص پر پھر پہلے کی طرح بند کرے جب انصرنا پر پہنچے چھنگلیا کھولے وافتح لنا پر دوسری واغفر لنا پر تیسری کھولے وارحمنا پر کلمہ کی اور وارزقنا پر انگوٹھا کھولے ۱۲

وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ

وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا

اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ

فِيْ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا

مشت راست بندن تندو بکشاید ۱۲

وَاطْمِسْ[1] عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْمُضِيَّ وَالْمَجِيْءَ اِلَيْنَا وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا

عَلٰى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ○ وَلَوْ نَشَاءُ

لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ○

يٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ

مُّسْتَقِيْمٍ ○ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ

اٰبَاؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ

[1] از اینجا تا لا یرجعون دشمنان و شیطان را در خیال آورده از دست راست سمت ایشان اشاره کند ۱۲

فَهُمْ مُقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ

قرأت تو لف بضم سین ۱۲

سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ ط شَاهَتِ

ہر دو کف دست بر زمین زند ۱۲

الْوُجُوْهُ ط شَاهَتِ الْوُجُوْهُ ط وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۝ وَقَدْ

ہر دو کف دست بر زمین زند ۱۲

خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ طٰسٓ ۝ طٰسٓمٓ ۝ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۝ مَرَجَ

الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ (لہ) حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ

حٰمٓ حٰمٓ رُفِعَتْ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلُّ بَلَاءٍ وَّقَضَاءٍ يَجِيْءُ مِنْ هٰذِهِ

بجانب آسمان بر زمین ۱۲ بر زمین دم کند ۱۲

الْجِهَاتِ السِّتِّ نَاْمَنُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ فِى الْعَاهَاتِ

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنِىْ بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنِىْ بِعَذَابِكَ وَعَافِنِىْ

یہاں تک آخواندہ کر دعا مانگے ۱۲

قَبْلَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنَا بِسُوْءِ اَعْمَالِنَا وَلَا تُسَلِّطْ

عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا وَكُفَّ اَيْدِى الظّٰلِمِيْنَ عَنَّا يَا

حَفِيْظُ احْفَظْنِىْ وَيَسِّرْ اُمُوْرِىْ وَحَصِّلْ مُرَادِىْ حٰمٓ حٰمٓ

لہ (حم) اول پیش خود دوم پس پشت سوم دست راست چہارم دست چپ پنجم برخود و بر آسمان ششم بر زمین دم کند ۱۲ سے از ینجا تا والعاہات دست بر داشتہ دعائے مطلب کند ۱۲ سے حم خواندہ بر دست خود دم کردہ بر تمام جسم خود دستہا را بمالد ۱۲

الْأَمْرُ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ

مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ

الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ

بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ ۝ سَقْفُنَا كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ كِفَايَتُنَا

حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

سه بار ۱۲

سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ

لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ

مَّجِيْدٌ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اِنَّ وَلِيِّىَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝

سه بار ۱۲

حَسْبِىَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

ہفت بار ۱۲

الْعَظِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ

سه بار ۱۲

؎ بر حرف از خنصر انگشت بند نماید از دست راست و همچنین بر حمعسق از دست چپ فسیکفیکہم اللہ

خواندہ انگشتان واکند و این آیت را سه بار تکرار کند ۱۲

وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

سہ بار بخواند ۱۲

الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝

اختتامِ دعائے حزب البحر

يَا اَللّٰهُ يَا نُورُ يَا حَقُّ يَا مُبِينُ اكْسُنِي مِنْ نُورِكَ وَعَلِّمْنِي مِنْ

عِلْمِكَ وَفَهِّمْنِي عَنْكَ وَاسْمِعْنِي مِنْكَ وَابْصِرْنِي بِكَ

وَاقِمْنِي بِشُهُودِكَ وَعَرِّفْنِي الطَّرِيقَ اِلَيْكَ وَهَوِّنْهَا عَلَيَّ

بِفَضْلِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ اسْمَعْ دُعَائِي بِخَصَائِصِ لُطْفِكَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ

اٰمِيْنَ ۝ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ہر دو دست بر زمین زند بر مہر اکہ مین ۱۲

عَظِيمَ السُّلْطَانِ يَا قَدِيمَ الْاِحْسَانِ يَا دَائِمَ النِّعَمِ يَا بَاسِطَ

الرِّزْقِ يَا وَاسِعَ الْعَطَايَا يَا دَافِعَ الْبَلَايَا يَا حَاضِرَ الْيُسْرِ بِغَائِبٍ

يَا مَوْجُودًا عِنْدَ الشَّدَائِدِ يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ يَا لَطِيفَ الصُّنْعِ

يَا حَلِيْمًا اَنْ يَعْجَلْ اِقْضِ حَاجَتِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ السَّلَامِ

الْمُنَزَّلِ الْمُقَدَّسِ الْقُدُّوْسِ الْمُطَهَّرِ الطَّاهِرِ يَا دَهْرُ يَا دَيْهُوْرُ

يَا دَيْهَارُ يَا اَزَلُ يَا اَبَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

كُفُوًا اَحَدٌ ۝ يَا مَنْ لَمْ يَزَلْ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط

يَا كَانُ يَا كَيْنَانُ يَا رُوْحُ يَا كَائِنُ قَبْلَ كُلِّ كَوْنٍ وَّيَا

كَائِنُ بَعْدَ كُلِّ كَوْنٍ اِهْيًا[1] اَشْرَاهِيًا اَذُوْنِيْ اَنْبَاؤُتُ يَا

مُجَلِّيْ عَظَائِمِ الْاُمُوْرِ سُبْحَانَكَ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحَانَكَ

عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ

اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَيْسَ

كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ تمام شد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ

---

[1] یہ چار نام سریانی ہیں یا عبرانی ۱۲

وعلیٰ اٰل سیدنا ابراھیم فی العٰلمین انک حمید مجید ۝

تذکرہ حضرت مؤلف رح

جاننا چاہیئے کہ یہ حزب حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے یہ کنیت اُن کی اور نام پاک اُن کا علی بن عبداللہ ہے۔ وفات اُنکی ۶۵۶ھ ہجری میں ہوئی مزار شریف اُن کا ملک عرب میں ہے ایک جگہ کہ نام اُس کا ورمخہ ہے نقل ہے کہ شیخ موصوف جبال قاہرہ میں کہ نام ایک شہر عیید کا ہے مسکن گزین تھے کہ حج کا زمانہ قریب آپہنچا اُسوقت خدام طریقت ویاران حقیقت سے فرمایا کہ غیب سے اس سال حج کرنے کا الہام ہوا ہے تم جاؤ کوئی جہاز تلاش کرو بموجب ارشاد وہ لوگ جہاز کی تلاش کو گئے لیکن کوئی جہاز اہل اسلام کا نہ ملا۔ ایک پیر نصرانی کا جہاز جاتا تھا ناچار اُسی پر مع یاران سوار ہوئے جبکہ لنگر جہاز کا اُٹھا اور آبادی قاہرہ سے گذرے یکایک ہوا جہاز کے مخالف چلی ناخدا نے جہاز کو روکا اسمیں ایک ہفتہ اُسی جگہ جبال قاہرہ میں توقف ہوا اُسوقت منکروں اور کافروں نے زبان طعن کی کھولی اور کہنے لگے کہ شیخ نے ارادہ حج کا کیا ہے اور وقت حج کا عنقریب آپہنچا اور جہاز کی یہ کیفیت ہے کہ باد مخالف کے چلنے سے جنبش نہیں کرسکتا اب دیکھیں شیخ کس طرح حج کرتے ہیں شیخ کو اس بات کے سننے سے سخت رنج ہوا اتفاقاً آپکو اُسی حالت میں نیند آگئی پس خواب میں غیب سے آپ کو اس دعا کے پڑھنے کا الہام ہوا جب آپ بیدار ہوئے تو فوراً وضو کر کے اسکو پڑھنا شروع کیا اور ناخدا سے فرمایا کہ لنگر اُٹھا اُس نے کہا اگر لنگر اُٹھاؤں گا تو اسی وقت جہاز چکر کھا کر اُلٹا واپس جائے گا۔ شیخ موصوف نے فرمایا کہ جہاز چھوڑ اور صانع مطلق کی صنعت کو دیکھ آخر کار جب ناخدا نے لنگر اُٹھایا تو اُس وقت سے ہوا موافق چلی کہ بزودی تمام منزل مقصود پر پہنچے بمجرد دیکھنے اس کرامت کے نصرانی کے لڑکے مشرف باسلام ہوئے لیکن وہ پیر نصرانی مسلمان نہوا رات کو خواب میں دیکھا کہ شیخ مع جماعت عظیم اُن لڑکوں کو ہمراہ لئے ہوئے بہشت میں جاتے ہیں اُسنے چاہا کہ پیچھے پیچھے میں بھی چلا جاؤں پس ملائکہ کرام نے اُسکو روکا اور جھڑک کر کہا کہ تو ابھی کافر ہے اس میں جانے کے قابل نہیں یہ دیکھکر بیدار ہوا اور صبح کو یہ بھی مسلمان ہوا اور رفتہ رفتہ مدارج عالیہ کو پہنچا۔

طریقہ دعاء حزب البحر کے پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا

(منقول از بیاض حضرت مولٰنا شاہ ولی النبی نقشبندی مجددی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ)

واضح ہو جو شخص چاہے کہ دعاء حزب البحر کا عامل ہووے تو اول چند شرطوں کے ساتھ زکوٰۃ دے ورنہ خوف رجعت یعنی ہلاکت اور ضرر کا ہے **پہلی شرط** یہ کہ صاحب مجاز سے اجازت لے **دوسری** ترک حیوانات جمالی و جلالی کرے **تیسری** کپڑا اسلا ہوا نہ پہنے نیا ہو خواہ دُھلا ہو جیسے کہ احرام کا پہنتے ہیں۔ **چوتھے** روزہ رکھے اور مسجد میں اعتکاف کرے روبقبلہ نہ بیٹھے اگر وضو جاتا رہے فی الفور وضو کر کے دوگانہ ادا کر کے حزب مذکور کو پورا کرے **پانچویں** کھانے اور پینے اور وضو اور غسل میں دریا کا پانی استعمال کرے **چھٹے** یہ کہ کھانے کے واسطے صرف جو کی روٹی نمک لاہوری ملا کر ان شرطوں کے ساتھ پکائی جاوے اوّلاً یہ کہ جَو دریا کے پانی سے دھو کر باوضو پیسے جاویں دوسرے باوضو لکڑی کی آگ سے روٹی پکائی جاوے اور یہ خیال رہے کہ اُس لکڑی میں کیڑے وغیرہ نہ ہوں۔ بعد بجالانے شرائط مذکورہ بالا کے تین روز تک ایکسوتیس ۱۳۰ مرتبہ پڑھے اور زکوٰۃ کے تمام ہونے تک جملہ شرائط کا لحاظ رکھے بعد دینے زکوٰۃ کے ہر نماز کے بعد اگر ممکن ہو ایکبار پڑھ لیا کرے ورنہ بعد نماز صبح اور عصر اور مغرب کے ضرور پڑھا کرے اور جب کوئی حاجت پیش آوے اُسوقت ایک فقرہ حزب مذکور سے جو مطلب کے مطابق ہو یا کوئی اسم اسمائے الٰہی سے یا کوئی آیت آیات شریفہ سے مناسب مقصد ہو اُس فقرہ کے آخر میں ملا کر ستر بار پڑھے اور صورت مطلب کو لحاظ میں رکھکر مکرر کرے اسطور پر کہ پہلے حزب کو شروع کرے جبکہ اُس فقرے پر پہنچے بموجب طریقہ مذکورہ بالا کے پڑھے اور پڑھنے کے وقت حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کیطرف متوجہ ہو تاکہ مؤثر زیادہ ہووے اور ایک جماعت نے اہل دعوت سے کہاہے کہ چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھے اور ہر روز بعد غسل ایک دوگانہ ادا کر کے ایکسوتیس ۱۳۰ مرتبہ پڑھے یا بارہ روز عروج ماہ میں ہر روز بیس ۲۰ دفعہ پڑھے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَحْكَمُ

دعاء حزب البحر کے اشارات کا بیان

حروف ہجا یعنی آ با تا ثا کو اول سے آخر تک ایکدم میں پڑھے اور صاحب حزب یعنی حضرت

دشمنوں کی ہلاکی کے واسطے وَالشَّمْسِ سے یُرْجَعُوْنَ تک فقرہ ہے اسم شَدِیْدُ الْاِنْتِقَامِ اور یا اسم یَامُذِلُّ کو ستر بار پڑھے زیادتی علم کے واسطے یٰسٓ سے رَحِیْمٍ تک فقرہ ہے اسم یَاعَلِیْمُ کو ستر مرتبہ پڑھے نرمی دلوں معترضین کے حَسْبِیَ اللّٰہُ سے عَظِیْمٌ تک فقرہ ہے جو آدمی کہ فقرہ مذکور کو وقت صبح اور شام سات سات مرتبہ پڑھے جس مطلب کے واسطے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کو بر لائے گا واسطے شفاء امراض کے بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ سے عَظِیْمٌ تک فقرہ ہے اسم یَاشَافِیْ کو ملاکر ستر بار پڑھے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ اِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبِ۔

طریق پڑھنے دعا حزب البحر کا واسطے حصول مقاصد مخصوصہ کے

اگر کوئی شخص کسی کام میں عاجز ہوگیا ہو اور کوئی صورت اُسکی سرانجام کی نہو تو اُسکو چاہیئے کہ ایک مقام خالی اور صاف پاکیزہ میں، دو رکعت نماز ادا کرے، اور بعد سلام کے اس دُعا کو پانچ یا سات بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اُسکی مشکل آسان ہوگی واسطے حب کے بارہ بار یا سات یا عرق گلاب پر پڑھ کر دم کرے جب هَبْ لَنَا پر پہنچے تو ستر بار پڑھے یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ بعد اس کے کہے یا خدا محبت اور دوستی فلاں بن فلاں کی بیچ دل فلاں بن فلاں کے اور اُس کے تمام اعضا اور استخوان میں ظاہر کر کہ ایک لحظہ بغیر اُس کے اُس کو قرار نہ پڑے۔ اٰمین اور داہنی ہتھیلی زمین پر مارے اسی طریق پر تین روز پڑھکر اُس گلاب کو شیشے میں رکھے جس وقت محبوب کے سامنے جاوے اس گلاب میں سے تھوڑا سا اپنے منہ پر مل لیا کرے واسطے زبان بندی دشمنوں کے بارہ۱۲ روز تک۔۔۔ ہر روز تیس۳۰ بار پڑھے جب وَالطَّمِسْ عَلٰی وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا بِاَشَاهَتِ الْوُجُوْهِ پر پہنچے ستر بار کہے یَاقَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُهٗ یَاقَاهِرُ خداوندا فلاں کو ساتھ شر اور قہر اور غضب اپنے کے مبتلا کر اور اُسکی آنکھ اور کان اور زبان کو باندھ دے اور اپنی طرف اُسکو مشغول کر واسطے شفائے مرض کے بارہ۱۲ روز تک ہر روز بارہ مرتبہ پڑھے اور جب بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پر پہنچے تو ستر بار پڑھے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَاشَافِیْ شفا بخش فلاں بن فلاں کو تمام بیماری اور محنت سے

واسطے تسخیر بادشاہوں اور امیروں کے بارہ روز تک ہر روز بارہ بار پڑھے اور جب
یَا مَنْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ پر پہونچے تو ستر مرتبہ کہے یَا عَزِیْزُ
عَزِّزْ کر مجکو بیچ آنکھ فلاں بن فلاں کے بعد اس کے اِنَّا اَنْزَلْنَا تین بار پڑھے اور بعد
پوری ہونے دعوت کے جب اس گھر کو جاوے تو ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھے واسطے امن
راہ اور سلامتی سفر کے پہلے اس کے کہ سفر میں جاوے تین روز روزہ رکھے اور تینوں دن
مع شرائط دعوت بارہ مرتبہ روز اس دعا کو پڑھے۔ جب بِحَوْلِ اللّٰہِ لَا بِقُوَّتِہِمْ عَلَیْنَا پر
پہونچے تو ستر بار کہے۔ یَا حَفِیْظُ اَحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور جب روانہ ہووے یا جس مقام میں اترے اور جس جگہ پر کسیطرح کا خوف اثناء راہ میں ہو
تو ایکبار اس دعا کو پڑھ لیا کرے واسطے محافظت کشتی اور جہاز کے پہلے اس کے
کہ کشتی یا جہاز پر سوار ہو تین روز تک ہر روز ستر بار پڑھے اور جب یَخْرُجُ لَنَا ھٰذَا الْبَحْرُ پر
پہونچے تو ستر مرتبہ یَا حَفِیْظُ اَحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھے اور
کہے خداوندا میں اپنے تئیں اور اپنے مال و اسباب اور رفیقوں کو تیری امانت میں سونپتا
ہوں خیریت سے کنارے پر پہنچا بعد اس کے پانچویں وقت کشتی میں اس دعا کو اپنا ورد رکھے اور
جب طوفان ہووے تو جبتک طوفان دفع ہو یہ دعا پڑھتا رہے واسطے حصول غنا
اور تونگری کے تین روز تک ہر روز بیس[٢٠] بار پڑھے جب اَنْتُمْ ھَا عَلَیْنَا مِنْ خَزَائِنِ
رَحْمَتِکَ پر پہنچے تو ستر مرتبہ کہے۔ یَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ یَا رَزَّاقُ اُرْزُقْنِیْ رِزْقًا
طَیِّبًا وَّاسِعًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ؕ اور ہر روز سات فقیروں کو روٹی شیرنی کے ساتھ بقدر
وسعت اپنی کے دے تاکہ دروازے فتوح کے اس پر کھل جاویں واسطے ادائے
قرض کے تین روز تک ہر روز پندرہ[١٥] بار پڑھے اور جب وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ
پر پہنچے تو ستر مرتبہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ
عَمَّنْ سِوَاکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ۔ واسطے انشراح صدر اور زیادتی
ذہن اور فہم کے تین روز تک ہر روز قند یا گلاب یا شیرنی پر پڑھے اور جب بَلْ ھُوَ
قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ؕ پر پہنچے تو سات مرتبہ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ پڑھے
لیکن چاہیئے کہ ہر روز نہار پڑھا کرے تاکہ دل کشادہ اور فہم زیادہ ہو جاوے واسطے
کمال معرفت اور غلبہ حال کے تین روز تک ہر روز انتیس بار پڑھے اور جب بَیْنَہُمَا

بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ٥ پر پہنچے تو ستر بار کہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَالَ مَعْرِفَتِکَ وَحَقِیْقَۃَ الْیَقِیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥ واسطے سلامتی ایمان کے تین روز تک ہر روز پڑھے۔ جب حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ٥ پر پہنچے تو ستر بار کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا صَادِقًا وَّیَقِیْنًا کَامِلًا وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ٥ یَا قَاھِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ یَا قَاھِرُ سات مرتبہ پڑھے۔

دعائے حزب النصر

حزب النصر کو بعض لوگ حزب القہر بھی کہتے ہیں حضرت مولٰنا سید ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات سے ہے بعض نسخوں میں یہ ہے کہ ابی المواہب شاذلی کی تالیف سے ہے آیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل شمشیر مومنین ہے اور اس موقع پر دعا مانگنی چاہیئے بعض عارفین کہتے ہیں کہ ہلاکت اعدا کے لئے نہایت سخت اور قبولیت کے لئے قریب تر اس سے بہتر میرے نزدیک کوئی نہیں۔

اس کے عمل کی یہ ترکیب ہے کہ عشاء کے بعد جب لوگ سو جائیں تو وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور تشہد پڑھنے کی ہیئت پر بیٹھے اور حضور دل سے آیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۴۵۰ مرتبہ پڑھے اور اپنے مطلوب کا تصور کرے جب اس تعداد میں پڑھ چکے تو سات مرتبہ یہ حزب پڑھے پھر آیۃ مذکورہ کو ۴۵۰ مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد پھر اس دعا کو سات مرتبہ اس کے بعد جتنا ہو سکے خواہ ۴۵۰ مرتبہ آیۃ مذکورہ اور سات مرتبہ یہ حزب ہمیشہ پڑھتا رہے کئی رات تک پے در پے یہ عمل کرے یہاں تک کہ مدعا حاصل ہو جائے بعض عارفین کا بیان ہے کہ میں نے اس کا خوب تجربہ کیا ہے اور بہت سے سرکش اور ظالم اس کے پڑھنے سے ہلاک اور تباہ ہو گئے ہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ شرعاً جو ہلاکت کا مستحق نہ ہو اس کی تباہی کے لئے صرف اپنے نفس کو خوش کرنے کی خاطر سے نہ پڑھے اور نہ اس کا وبال اسی کی طرف عود کرے گا۔ بعض لوگ باطنی اعدا کی ہلاکت کے لئے بھی اس کو

پڑھتے ہیں لہذا دعا پڑھتے وقت اعداء کے موقع پر باطنی اعداء کا تصور کرنا چاہیے جو شخص اس آیت مذکورہ کو ہر نماز کے بعد ۴۵۰ مرتبہ اور دعا کو تین مرتبہ پڑھا کرے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت اور وقار پیدا ہو اور لوگ اس سے ڈرنے لگیں اور اگر کسی سرکش کے غصہ کے وقت اس حزب کو پڑھے تو اس کا غصہ فرو ہو جائے جو شخص کسی ظالم کی قید میں ہوگا اسے چاہیے کہ سوتے وقت گیارہ مرتبہ اس حزب کو پڑھے خدا چاہے وہ اپنے دشمن پر غالب ہو جائیگا اور وہ مقہور و مغلوب ہوگا یہ مجربات میں سے ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ آیۃ شریف کے نقش کو جو شخص لکھکر اپنے پاس رکھے۔ نیز آیۃ شریف کو ۴۵۰ اور دعا کو تین مرتبہ پڑھے تو امراء اور وزراء کے دلوں میں اس کی بہت بڑی ہیبت پیدا ہو اور جو شخص آیۃ شریف کے نقش کو طالع سعید میں سفید حریر کے ٹکڑے پر لکھے اور آیت کو ۴۵۰ مرتبہ اور دعا کو تین مرتبہ پڑھکر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالی تمام اسباب ضروریہ اس کے مہیا کر دیگا اور خدا کے حکم سے وہ مقبول الدعا ہوگا۔

وَهُوَ هٰذَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ بِسَطْوَةِ جَبَرُوْتِ قَهْرِكَ وَبِسُرْعَةِ اِغَاثَةِ نَصْرِكَ وَبِغَيْرَتِكَ
لِانْتِهَاكِ حُرُمَاتِكَ وَبِحِمَايَتِكَ لِمَنِ احْتَمٰى بِاٰيَاتِكَ نَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا
قَرِيْبُ يَا سَمِيْعُ يَا مُجِيْبُ يَا سَرِيْعُ يَا جَبَّارُ يَا مُنْتَقِمُ يَا قَهَّارُ يَا شَدِيْدَ الْبَطْشِ
يَا مَنْ لَا يُعْجِزُهٗ قَهْرُ الْجَبَابِرَةِ وَلَا يَعْظُمُ عَلَيْهِ هَلَاكُ الْمُتَمَرِّدَةِ مِنَ الْمُلُوْكِ
الْاَكَاسِرَةِ اَنْ تَجْعَلَ كَيْدَ مَنْ كَادَنِيْ فِيْ نَحْرِهٖ وَمَكْرَ مَنْ مَكَرَ بِيْ عَائِدًا اِلَيْهِ
حُفْرَةَ مَنْ حَفَرَ لِيْ وَاقِعًا فِيْهَا وَمَنْ نَصَبَ لِيْ شَبَكَةَ الْخِدَاعِ اِجْعَلْهُ يَا سَيِّدِيْ
مُسَاقًا اِلَيْهَا وَمُصَادًا فِيْهَا وَاَسِيْرًا لَدَيْهَا اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ اِكْفِنَا الْعَدُوَّ
وَلَقِّهِمُ الرَّدٰى وَاجْعَلْهُمْ لِكُلِّ حَبِيْبٍ فِدًى وَسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَاجِلَ النِّقْمَةِ فِي الْيَوْمِ
وَالْغَدِ اَللّٰهُمَّ بَدِّدْ شَمْلَهُمْ اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ اَللّٰهُمَّ قَلِّلْ عَدَدَهُمْ اَللّٰهُمَّ
فُلَّ حَدَّهُمْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اَرْسِلِ الْعَذَابَ اِلَيْهِمْ
اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْهُمْ عَنْ دَائِرَةِ الْحِلْمِ وَاسْلُبْهُمْ مَدَدَ الْاِمْهَالِ وَغُلَّ اَيْدِيَهُمْ

واربط على قلوبهم ولا تبلغهم الآمال اللهم مزقهم كل ممزق مزقته
انتصاراً لأنبيائك ورسلك وأوليائك اللهم انتصر لنا انتصارك
لأحبابك على أعدائك اللهم لا تمكن الأعداء فينا ولا تسلطهم علينا
بذنوبنا حم حم حم حم حم حم حم حم الأمر وجاء النصر فعلينا
لا ينصرون حمعسق حمايتنا مما نخاف اللهم قنا شر الأسواء ولا تجعلنا
محلاً للبلوى اللهم أعطنا أمل الرجاء وفوق الأمل يا هو يا هو يا هو
يا من بفضله لفضله نسألك العجل ثلاثاً إلهي الإجابة ثلاثاً يا من
أجاب نوحاً في قومه يا من نصر إبراهيم على أعدائه يا من رد يوسف
على يعقوب يا من كشف الضر عن أيوب يا من أجاب دعوة زكريا يا من
قبل تسبيح يونس بن متى نسألك بأسرار أصحاب هذه الدعوات المستجابات
أن تقبل ما به دعوناك وأن تعطينا ما سألناك أنجز لنا وعدك الذي
وعدته لعبادك المؤمنين أن لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين
انقطعت آمالنا وعزتك إلا منك وخاب رجاؤنا وحقك إلا فيك
إن أبطأت غارة الأرحام وابتعدت فأقرب الشيء منا غارة الله
يا غارة الله جدي السير مسرعة في حل عقدتنا يا غارة الله
عدت العادون وجاوزوا ورجونا الله مجيراً وكفى بالله ولياً
وكفى بالله نصيراً حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي
العظيم استجب لنا آمين آمين فقطع دابر القوم الذين ظلموا والحمد
لله رب العالمين وهذا جدول الآية الشريفة۔

١٤٧	١٥٤	١٤٩
١٥٢	١٥٠	١٤٨
١٥١	١٤٦	١٥٣

حسبنا	الله	ونعم	الوكيل
الله	ونعم	الوكيل	حسبنا
ونعم	الوكيل	حسبنا	الله
الوكيل	حسبنا	الله	ونعم

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب ہوا مع شرح حزب البحر مع دعائے حزب البحر و فوائد و دعائے حزب النصر
باہتمام تام و سعی مالا کلام در مطبع مجتبائی واقع کراچی مطبوع شد